براہین احمدیہ

پر

ریویو

اس کتاب کے چار حصہ طبع ہوکر ہماری نظر سے گذرے ہین ہم قبل اسکے کہ اس پر رائے زنی کرین اسکے اکثر مطالب کی تلخیص مناسب سمجھتے ہین تاکہ بحکم مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید اس کتاب کی خوبی خود اسی سے ظاہر ہو اور جو کچھ ہم اسکی نسبت کہین اسمین کسی کو مبالغہ کا گمان نہ ہو۔

اسکے حصہ اول مین تو صرف سبب تالیف بیان ہوا ہے اور اس کتاب کے جواب پر دس ہزار روپیہ انعام دینے کا اشتہار بقلم جلی درج کیا گیا ہے۔ اس اشتہار کی نسبت ہم یہہ رائے ظاہر کرتے ہین کہ یہہ مولف کی کمال ثابت قدمی اور عالی ہمتی پر دلیل ہے اور مخالفین اسلام پر خدا تعالی کی جانب سے کامل حجت قایم ہوئی ہے اس اشتہار پر بھی کسی نے اسکے جواب مین قلم نہ اُٹھایا اس سے کس دناکس کو اس بات کا یقین حاصل ہونا لازم ہے کہ مخالفین اسلام سے کسیکو اپنے مذہب کی سچائی کا کامل یقین نہین ہے جو ہے تقلیدی اعتقاد ہے جسپر اونکے علم وخیال مین ایسے دلایل قایم نہین ہین جیسے کہ اسلام کی سچائی پر دلایل قایم ہین اس صورت مین انکا اسلام سے انکار انصاف وفتوت کے خلاف ہے۔

تلخیص مطالب حصہ دوم

اس حصہ دوم مین ایک مقدمہ ہے جسمین امور ذیل کا اظہار ہے

امر اول مذہب مخالفین اسلام سے تعرض اس کتاب کا اصلی مقصد نہین ہے اصل مقصد کتاب اثبات حقانیت قران ونبوت محمدیہ ہے چونکہ اس مقصد کا اثبات اعتقادات واعتراضات مذاہب غیر کے ذکر وجواب پر موقوف ہے لہذا بحکم ضرورت ان مذاہب سے

تعرض ہوا ہے۔

اس **امر اول** کے ذیل مین **چار حاشیہ** بیان ہوئے ہین حاشیہ **نمبر ۱** مین فرقہ آریہ کے غلط عقاید کا بیان ہے۔ حاشیہ **نمبر ۲** مین قرآن شریف کا سب کتب الہامی سے افضل اور اکمل ہونا۔ حاشیہ **نمبر ۳** مین عقاید خلاف عقل کا سچا نہ ہونا۔ حاشیہ **نمبر ۴** مین صرف عقل کا ادراک عقاید حقہ کے لئے کافی نہ ہونا اور مدد الہام کا محتاج ہونا۔

امر دویم۔ اس کتاب کے جواب لکھنے کی اس شرط کا بیان کہ دلایل کتاب کو بتامہا نقل کرکے اسکا جواب دین اور برہم سماج اور مدعیان پیروی الہامی کتب کو اس جواب کی طرف کی ہدایت۔

امر سویم۔ جو دلایل اس کتاب مین بیان ہوئے ہین وہ قران سے ماخوذ ہین۔ مخالفین بھی جو دلایل پیش کرین اپنی کتاب سے نکالین اپنی طرف سے نکالکر پیش کرینگے تو وہ دلایل انکے خیالی نکات بعد الوقوع قرار دئے جاوینگے انکی کتاب کے مصدق نہ سمجھے جاینگے۔ اس **امر** کے **ذیل** مین ایک **حاشیہ نمبر ۵** مرقوم ہے جسمین اس امر (سوم) کا عقلی ثبوت دیا گیا ہے۔

امر چہارم اس کتاب مین کسیکے اکابر مذہب کی نسبت کوئی لفظ خلاف تہذیب نہین لکھا گیا۔ مخالفین بھی اس امر کی رعایت کرین۔ پنڈت دیانند پیشوا آریہ کی طرح انبیا کی جناب مین بے ادبی و گستاخی سے پیش نہ آوین۔

اسکے ضمن مین پنڈت دیانند کی زیادتیون اور بدگوئیون کا بیان ہے اور انکے عقاید باطلہ کی تفصیل۔

اس امر (چہارم) کے ذیل مین **نمبر ۶ سے ۱۰** تک حواشی مرقوم ہین حاشیہ **نمبر ۶** مین عیسائیون کی زیادتیون اور بے تہذیبیون کا ذکر ہے اور حاشیہ **نمبر ۷** مین آریہ کی سوءظنی کا ذکر اور حسن ظن کی ضرورت کا ثبوت اور حاشیہ **نمبر ۸** مین چارون وید کے بے اعتبار ہونے کا ثبوت اور حاشیہ **نمبر ۹** مین آنحضرت کی خاتم الرسل

ہونے کا بیان اور اس اعتراض کا جواب کہ وحی کا فیض بند کیون ہوگیا اور حاشیہ نمبر ۱۰ مین نزول قرآن کی ضرورت کا ثبوت اور اسمین پادریون کی شبہات کا جواب۔

اس حصہ کے اخیر مین اس کتاب کے فواید حسب تفصیل ذیل بیان ہوئے ہین۔ (۱) یہہ کتاب جملہ مہمات دینیہ پر مشتمل ہے (۲) اسمین تین سو دلایل حقانیت اسلام مذکور ہین (۳) اس مین یہودی عیسائی مجوسی آریہ برہمو بت پرست دہریہ عقلیہ اباحتی لامذہب سب کے شبہات کا جواب ہے۔ (۴) اس کتاب مین مخالفین کے اصول مذہب پر عقلی طور پر بحث ونکتہ چینی کی گئی ہے۔ (۵) اس کتاب مین اسرار ومعارف قرآن شریف بیان کئے گئے ہین جنکی نظر سے یہہ کتاب بمنزلہ ایک تفسیر کے ہے (۶) اس مین دلایل عقلیہ صحیحہ سے استدلال کیا گیا ہے جس سے ناظرین کی قوت فکریہ کو ترقی متصور ہے۔

تلخیص مطالب حصہ سوم

حصہ سوم مین پہلی فصل کتاب کا آغاز ہے جسمین قرآن شریف کی افضلیت اور حقانیت پر بیرونی اور اندرونی شہادتون کا بیان مقصود ہے۔ اس مقصود سے پہلے چند تمہیدات کے ضمن مین چند ایسے مقدمات کا بیان ہے جنکا بیان مولف نے قبل مقصود ضروری سمجھا۔ تمہید اول مین شہادت بیرونی اور اندرونی کی تشریح ہے کہ بیرونی سے وہ واقعات خارجی مراد ہین جنکی نظر سے اس کتاب کا منجانب اللہ ہونا ثابت ہوتا ہے اور اندرونی سے اس کتاب کے ذاتی کمالات اور عمدہ تعلیمات۔

تمہید دوم مین بیرونی شہادتون کے چار ماخذون کی تشریح ہے۔

(۱) وہ امور خارجی جو محتاج اصلاح تھے۔ (جیسے کفر وغیرہ اعمال بد)۔

(۲) وہ امور خارجی جو تکمیل کے محتاج تھے۔ (جیسے تعلیمات کتب الہامیہ سابقہ جو زمانہ مابعد*

* زمانہ مابعد کی قید اسلئے لگائی گئی ہے کہ اپنے زمانہ مین وہ تعلیمات بھی مکمل تھین گو زمانہ مابعد مین وہ ناقص معلوم ہونے لگین یہہ اسلئے کہا گیا ہے کہ اسکی تعلیمات کو فی نفسہا ناقص فرض کرنے سے اسکے مقدمہ

کی نسبت ناقص وغیرہ مکمل نظر آتی نہین -

(۳) امور قدرتیہ جو بغیر وسیلہ انسانی تدبیرون کے خدا کی طرف سے پیدا ہوئی ہون -

(۴) امور غیبیہ جو ایسے شخص سے ظاہر ہون جسکی طاقت سے انکا ظاہر ہونا عادۃً محال ہو (جیسے کسی ان پڑھ کا اشارات حکیمہ و دقایق فلسفیہ کو بیان کرنا)

تمہید سوم مین اس امر کا بیان ہے کہ جو چیز محض خدا کی قدرت سے بلا وساطت انسانی تدبیر کے ہوئی ہو اوسکا بمثل اور ایجادات مخلوق سے بالاتر ہونا ضروری ہے اوسکی تمثیل مین مولف نے کتب الہامی کو پیش کیا ہے اور اچھی تفصیل سے ثابت کر دیا ہے کہ کتاب الہامی کا بمثل ہونا ضروری ہے اور اسکے بمثل ہونے سے اوسکا منجانب اللہ ہونا ثابت ہوتا ہے اس تفصیل کے ضمن مین **مخالفون کے اعتراضات** ذیل کا کافی جواب دیا ہے -

(۱) بہت سے کلام انسانی ایسے موجود ہین جنکی مثل آجتک دوسرا کلام نہین ہوا (جیسے گلستان سعدی و تفسیر بے نقط فیضی) پھر کسی کلام کے بمثل ہونے سے اسکا منجانب اللہ ہونا کہان ثابت ہوتا ہے -

(۲) عربی نہ جاننے والون کو قران مجید کا بمثل ہونا کہان ثابت ہوتا ہے -

اس تمہید (سوم) کی **تائید** مین حاشیہ نمبر ۱۱ مرقوم ہے جو حصہ سوم اور حصہ چہارم کتاب کے چار سو ستران صفحہ مین لکھا گیا ہے اور ہنوز پورا نہین ہوا - اس حاشیہ کی چار حاشیہ در حاشیہ ہین جو منجملہ ۱۴۱ صفحہ ۳۴۶ صفحہ مین اس حاشیہ کی شریک ہین اس حاشیہ اور اوسکے حواشی کے سبھی مطالب کی تلخیص کی ہماری رسالہ مین گنجایش نہین مگر ہم بحکم ما لا یدرک کلہ لا یترک کلہ بعض مطالب کی تلخیص ناظرین کی تشویق کے لئے بقید صفحہ کتاب قلم مین لاتے ہین -

---

نقصان کا الزام عاید ہوتا ہے تعالی اللہ عن ذالک علوا کبیرا اسکی تفصیل اور اسپر دلیل کا کوئی طالب ہو تو وہ اشاعۃ السنہ نمبر ۱ جلد ۶ کا صفحہ ۱۴۴ ملاحظہ کرے مولف کی کلام مین گو یہ قید اس مقام مین پائی نہین گئی مگر انکا حاشیہ نمبر ۲ اس قید کی طرف مشعر ہے -

تلخیص مطالب حاشیہ نمبر ۱۱ مندرجہ صفحہ سوم کتاب

نمبر صفحہ*	مطالب
۱۴۶	اس شبہ کا جواب کہ حروف اور کلمات مفردہ مین کلام خدا اور کلام بشر مین مشارکت ہے پہر وہ بیمثل کیونکر ہوا
۱۴۸	الہامی کتاب کی خاصیت (جو قانون قدرت مین پائی نہین جاتی) یقین وجود خالق وجزا وسزا۔
۱۴۹	قانون قدرت سے خدا کے موجود ہونیکا ثبوت نہین ملتا گو اسکی ضرورت ثابت ہوتی ہے اور جزا وسزا کا بہی اسمین ثبوت پایا نہین جاتا۔
۱۵۵	الہام کی نسبت برہم سماج کے پہلے اعتراض کا کہ "الہام کی ضرورت نہین" جواب
۱۶۶	انکے اعتراض دوم کا کہ "الہام کے ضروری ہونے سے اسکا موجود ہونا ثابت نہین ہوتا"۔ جواب۔
۱۶۷	انکے اعتراض سوم کا کہ "عقل جسقدر مفید معرفت ہے نجات کے لئے کافی ہے"۔ جواب۔
۱۶۹	انکے اعتراض چہارم کا کہ "الہام ضروری اور عقل ناکافی ہے تو ہر ایک بشر کو الہام کیون نہین ہوتا"۔ جواب۔
۱۷۶	عیسائیون کے اس اعتقاد پر کہ "انبیا کے لئے تقدس اور عصمت اور محبت الہی حاصل نہین" اعتراض۔
۱۸۳	برہم سماج کے اعتراض پنجم کا کہ "مدار نجات قران ہے تو یہہ تمام معمورات مین شایع کیون نہین ہوا۔
۱۸۸	مورد الہام ہونے مین تفاوت مراتب اشخاص کی حکمتون کا بیان۔

* یہہ نمبر صفحات حاشیہ مین چوتھے کے بعد خط فاصل دیکر لکھا گیا ہے۔ ۱۲

۱۹۱ برہم سماج کے اعتراض ششم کا کہ "قانون قدرت جو کبھی بند نہیں ہوتا رہتا ہے نہ الہام جسکا دروازہ کبھی کبھی کھلتا ہے" جواب

۱۹۹ ناظرین قانون قدرت کا شرک سے بچنا۔

۲۰۳ انکے اعتراض ہفتم کا کہ "کسی کتاب کی تمام صداقتیں ختم نہیں ہو سکتیں" جواب

۲۰۸ انکے اعتراض ہشتم کا کہ "انسان کا خدا سے ہمکلام ہونا بے ادبی ہے" جواب

۲۱۰ انکے اعتراض نہم (جسمین نیچری بھی انکے شریک ہیں) کہ آسمان سے کلام خدا کا نازل ہونا نامتصور ہے اور الہام ان خیالات سے بڑھکر نہیں جو عقلمندونکے دل سے اوٹھتے ہیں" جواب

اس جواب کے ضمن میں کئی اور مطالب بیان ہوئے ہیں اور کئی اعتراضوں کے جوابات ادا ہوئے ہیں

۲۱۱ (۱) صاحب الہام پر امور غیبیہ منکشف ہوتے ہیں۔ (۲) مولف کا دعوی کہ جسکو الہام میں

۲۱۵ و ۲۱۷ شک ہو ہم اسکو مشاہدہ کر دیتے ہیں بشرط صدق۔ (۳) بجز پیرو قرآن کسی عیسائی یہودی آریہ برہمو کو یہہ الہام نہیں ہوتا۔ (۴) اس اعتراض کا کہ "بعض امور

۲۱۸ و ۲۱۹ غیبیہ نجومی رمال میمرزم بھی بتاتے ہیں" جواب (۵) قرآن شریف کی چند پیشین گوئیاں متضمن امور غیبیہ۔ (۶) اس اعتراض کا کہ "انبیا تکلیف میں کیوں رہے" جواب

۲۶۳ برہم سماج کے اعتراض دہم کا کہ "اعتقاد الہام ترقی فکر و عقل سے مانع ہے" جواب

تلخیص مطالب حواشی حاشیہ نمبر ۱۱ مندرجہ حصہ سوم کتاب

اس حصہ میں حاشیہ نمبر ۱۱ کی دو حاشیہ مندرج ہیں حاشیہ در حاشیہ نمبر ۱ و ۲۔

۲۱۷* حاشیہ در حاشیہ نمبر ۱ میں مولوی ابو عبد اللہ غلام علی قصوری صاحب کے انکار الہام اولیاء اللہ کا جواب ہے۔

۲۲۳ الہام اولیاء کے پانچ صورتوں میں سے پہلی صورت۔ حالت غنودگی میں

* یہہ نمبر صفحات حاشیہ در حاشیہ ہیں جو حاشیہ کے بعد خط فاصل دیکر لکھا گیا۔

یہہ نمبر صفحات حاشیہ ہیں جو متن کے بعد خط فاصل دیکر لکھا گیا ہے۔

مین بعض کلمات کا نرمی یا سختی سے جاری ہونا۔

۲۳۶ صورت دوم۔ کامل بیہوشی کے بعد افاقہ مین ایک موزون و لطیف کلام کا جاری ہونا

۲۴۴ اس شبہ کا کہ ایک ادنی امتی اس شرف سے کیونکر مشرف ہو سکتا ہے" جواب

۲۴۷ صورت سوم۔ بلا بیہوشی و غنودگی کوئی کلمہ دل مین آجانا۔

۲۴۸ صورت چہارم۔ سچی خوابین جنمین کوئی غیبی امر خدا کی طرف سے منکشف ہو یا کوئی فرشتہ انسانی شکل مین متشکل ہو کر کوئی بات بتا دے۔

۲۵۸ صورت پنجم۔ خارج سے کوئی آواز سننا۔

۲۶۴ اس قسم کے الہامون پر قران کی شہادت اور الہامات خضر علیہ السلام کا ذکر۔

" حاشیہ در حاشیہ نمبر ۲ مین عیسائیون کے اس اعتراض کا کہ قران نے کونسی نئی عمدہ تعلیم کی ہے جو انجیل مین نہ تھی" جواب

تلخیص مطالب حصہ چہارم کتاب

حصہ چہارم مین فصل اول کا تتمہ ہے اور تمہید سوم کا تکملہ اور تمہید سوم کے متعلق اعتراضات مخالفین (جنمین دو اعتراض حصہ سوم مین منقول ہو چکے ہین) کا بقیہ جوابات۔

۲۹۷ اس اعتراض (نمبر ۳) کا کہ "بولی انسان کی ایجاد ہے پھر اسمین انسان کی ترقی اعلی مراتب کمال تک کیون ناممکن ہے" جواب

۳۰۹ سب بولیون کا خالق خدا تعالے ہے۔

۳۱۷ اس اعتراض (نمبر ۴) کا کہ "بولیون مین ہمیشہ تصرف و تبدل ہوتے ہین" جواب

۳۲۶ اس اعتراض (نمبر ۵) کا کہ "کیون جایز نہین ہے کہ طبعی طور پر بولیان ایجاد ہوئین" جواب

۳۳۹ مختلف بولیون مین القا و الہام ہونا۔

۳۵۹ اس اعتراض (نمبر ۶) کا کہ "جنگلیون کو بذریعہ الہام کسی بولی پر کیون مطلع نہین کیا جاتا" جواب۔

۳۷۳ آریہ کے اس خیال کا ابطال کہ پرمیسر کی بولی صرف سنسکرت ہے باقی بولیان سب مخلوق

+ یہ نمبر صفحات تین مین جو حاشیہ کے اوپر ہے۔

* یہ نمبر صفحات حاشیہ در حاشیہ مین جو حاشیہ کے کونے خط خاص پر لکھے ہین۔

کی ایجاد ہین۔

۳۷۹ اس اعتراض (نمبر ۷) کا کہ "خدا تعالی نے ایک بولی پر کیون اکتفا نہ کیا" جواب

۳۸۱ تمہید چہارم مین یہہ بیان ہے کہ قانون قدرت کی عجائبات بہی ایسے ہین جو بادی النظر سے معلوم نہین ہوسکتے غور سے دریافت ہوتے ہین ایسا ہی خدا کا کلام ہو تو کسی اعتراض کا محل نہین۔

۴۲۴ عام اصول نجات کے آسان اور واضح ہین۔

۴۲۸ تمہید پنجم مین یہہ بیان ہے کہ معجزات معقولی کو معجزات منقولی پر ترجیح ہے۔

۴۳۴ انجیل کے معجزہ منقولی (شفاء بیماران) پر بحث

۴۶۲ تازہ مردہ کہی نمک مین دبانے سے زندہ ہوجاتی ہے۔

۴۶۷ تمہید ششم مین یہہ بیان ہے کہ ان غیبی خبرون کو جو قدرت الہی کی متضمن ہون ان خبرون پر ترجیح ہے جو صرف اخبار ہون۔

۴۷۰ تمہید ہفتم مین یہہ بیان ہے کہ قران کے علوم و معارف ایک امی کی زبان سے ظاہر ہونا عجیب بات ہے۔

۴۷۳ آن حضرت کے امی ہونے کی دلیل۔

۴۸۹ مخالفین کی ان باتون کا کہ "محمد کو کسی بشر یا جنات نے قران سکھایا ہے" جواب

۴۹۹ تمہید ہشتم جو امر خارق عادت کسی ولی سے سرزد ہوتا ہے وہ اوس ولی کے متبوع نبی کا معجزہ ہوتا ہے۔

ان تمہیدات ہشتگانہ کے بعد اس حصہ (چہارم) مین فصل اول کے پہلے باب کا آغاز ہے جسمین قران شریف کی حقانیت پر بیرونی شہادتون کا بیان ہے از انجملہ پہلے دلیل (یا شہادت) کے بیان مین چند آیات قرانی کا ذکر ہے جنکا یہہ مضمون ہے کہ دنیا مین کفر وغیرہ برائیان عام تمام ہو رہی تہین اللہ اور اس حالت مین خدا نے رسول بہیجا۔

۵۴۹ ان آیات سے استدلال کی وجہ۔

* یہہ نمبر صفحات متقابل ہین

۵۵۴ ان مقدمات کا ثبوت جنپر اس استدلال کا مدار ہے۔ خدا تعالیٰ جسمانی اور روحانی حاجتوں کے وقت مدد کرتا ہے۔

۵۵۶ برہم سماج پر اس دلیل سے الزام۔

یہہ اس حصہ کے مطالب متن کا خلاصہ ہے اب اس حصہ کے حاشیہ نمبر ۱۱ اور اسکے حواشی کا خلاصہ بیان کیا جاتا ہے۔

خلاصہ مطالب بقیہ حاشیہ نمبر ۱۱ مندرجہ حصہ چہارم کتاب

۲۷۹* برہم سماج کے اعتراض دہم کا تتمہ جواب

۲۸۵ اس اعتراض کی ایک ضمیمہ کا کہ "الہام قید ہے اور ہم آزاد" جواب

۲۸۶ اس اعتراض کے دوسرے ضمیمہ کا کہ "الہام خلاف فطرت ہے" جواب

۳۰۱ عقل بلا مدد الہام صدق و وفا کے محافظ نہیں۔

۳۱۸ پنڈت شیو نراین اگنی ہوتری کے ریویو براہین احمدیہ کا جواب

۳۲۰ پنڈت کور جسٹر و خطوط کی ذریعہ سے الہامات کا مشاہدہ کرا دینے کا وعدہ بشرط اختیار اسلام بعد مشاہدہ۔

۳۲۷ پنڈت کے اس اعتراض کا کہ "رسول کی شناخت کے لئے بجز فطرت کون گواہ ہے پھر وہی فطرت رہنما کیوں نہیں ہو سکتی" جواب۔

۳۲۹ پنڈت کے اس دعوی کا کہ "قران سے بہتر تصنیف ہو سکتی ہے" جواب

۳۳۱ پھول گلاب کی بمثل خواص کا بیان۔

۳۳۳ سورہ فاتحہ کے بے مثل خواص۔

۳۳۸ سورہ فاتحہ کے خاصہ حصول صفائی دل۔

۳۴۷ سورہ فاتحہ کے معارف و اسرار۔

* یہہ نمبر صفحات حاشیہ ہیں جو متن کے متصل خط فاصل لگا کر لکھا گیا۔

۳۶۱ بسم اللہ پر پادری عماد الدین کے اعتراض کا جواب۔

۳۶۳ پادری کو بامحاورہ عربی بولنے پر انعام کا وعدہ۔

۳۶۵ دنیا میں بجز اسلام کوئی مذہب نہیں جو خدا کی نسبت اس تنزیہ کا اعتقاد رکھتا ہو۔ جو الحمد للہ سے ثابت ہے۔

۳۶۵ ہندوؤں اور آریہ کا اعتقاد ربوبیت میں شرک۔

۳۶۷ عیسائیوں کا عقیدہ شرکیہ

۳۶۸ ۳۷۱ بدھ کا عقیدہ شرکیہ اور عیسائیوں کا اس سے بڑھکر۔

۳۷۱ الرحمن الرحیم مالک یوم الدین کے معارف۔

۳۸۳ ان اوصاف کی چار صداقتیں۔ خدا کا رب ہونا۔ رحمن ہونا۔ رحیم ہونا۔ جزا و سزا کا مالک ہونا۔

۳۸۶ یہہ صداقتیں دنیا سے اٹھ چکی تھیں تو قرآن نازل ہوا۔

۳۸۷ یہودیوں میں ان صداقتوں کا پایا نہ جانا۔

۳۹۰ عیسائیوں میں انکا پایا نہ جانا۔

۳۹۳ ہندوں اور آریہ میں انکا پایا نہ جانا۔

۳۹۶ برہم سماج میں انکا پایا نہ جانا۔

۴۳۹ سورہ فاتحہ کی باقی تین صداقتوں کا بیان اور اقوام غیر کا ان سے محروم ہونا۔

۴۷۳ آریہ وغیرہ کا ان صداقتوں سے بیخبر ہونا۔

۴۷۶ سے ۵۲۳ سورہ فاتحہ کے اسرار و لطائف۔

۴۹۳ قرآن شریف کے مقاصد عشرہ۔

۵۲۴ سورہ فاتحہ کے خواص روحانی۔ از انجملہ اسکے ورد سے مورد الہام ہو جانا۔

۵۳۰ عام لوگوں سے اسکا تجربہ و مشاہدہ کرا دینے کا وعدہ بشرط صدق و اختیار اسلام بعد مشاہدہ

۵۳۴ پنڈت دیانند سے اسکے تجربہ و مشاہدہ کا وعدہ بذریعہ خطوط رجسٹری شدہ۔

۵۴۴ پادریوں کا وعدہ بشرط صدق و ارادت۔

* دیکھو نوٹ صفحہ گذشتہ

۵۴۹ لوگون کے اس شبہ کا کہ "یہ لطایف مسلمانون کے اپنے ایجادات اور ذہنی زکات ہین" جواب

خلاصہ مطالب حواشی حاشیہ نمبر ۱۱
مندرجہ حصہ چہارم کتاب

اس حصہ چہارم مین حاشیہ نمبر ۱۱ کے حاشیہ در حاشیہ نمبر ۲ کا بقیہ ہے اور دو حاشیہ در حاشیہ اور ہین نمبر ۳ و ۴۔

بقیہ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۲ کا خلاصہ

۲۸۳ قران کی دقایق و اسرار جو بیان ہوئے ہین پہلے کسی کتاب مین پائے نہین جاتے۔

۲۹۳ نور افشان کی اس سوال کا کہ "منجی صادق کی علامات و شرایط کیا ہین" جواب

۳۰۲ نجومیون اور جوتشیون کی پیش گوئی کا بے اعتبار ہونا۔

خلاصہ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳

۳۳۰ عیسائیون سے خطاب اور یہہ بحث کہ اناجیل اربعہ سبھی الہامی نہین۔

۳۳۳ عیسائیون کی اس دلیل کا کہ "انجیل کی تعلیم حلم اسکے بے مثل ہونے پر دلیل ہے" جواب

۳۳۷ بت پرستون مین اس سے زیادہ حلم کی تاکید ہے۔

۳۴۵ بحکم فطرت حلم و غضب دونو ضروری ہین۔

۳۵۶ قران کا حکم اسکے مطابق ہے۔

۳۷۳ فیضی کی تفسیر بے نقط کے معارضہ کا جواب۔

۳۸۴ قران کا لغو و فضول کلام سے پاک ہونا۔

۳۹۷ آریہ کے دعوی فصاحت و الہام وید کا جواب۔

۳۹۹ وید شاعرانہ کلام ہے۔

۴۰۳ وید مین شرک کی تعلیم ہے۔

---

‡ یہہ نمبر صفحات حاشیہ در حاشیہ مین جو حاشیہ کے متصل خط فاصل دیکر لکھا گیا ہے۔

۴۰۷ ویدکی شرتیان متضمن تعلیم شرک۔
۴۲۷ اسکے مقابلہ مین قران کی تعلیم توحید۔
۴۴۵ قران کے متابعت کے آثار۔ (۱) کشف حقایق والہامات۔ (۲) اخلاق فاضلہ
۴۵۱
۴۵۵ الہام کا تجربہ و مشاہدہ کرادینے کا وعدہ بشرط صدق وارادت۔
۴۶۱ مسیح کا کوئی معجزہ نہ دکھانا۔
۴۶۸ مولف کے الہامات ہندی و فارسی و انگریزی و عبرانی۔
۵۰۱ جو خوارق پہلے نبی چھپ کر بتاتے تھے وہ اب سید الرسل کے خادم (اپنے آپ کو مراد رکھتے ہین) علانیہ طور پر دکھاتے ہین۔

خلاصۂ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۴

۵۴۴ ایک شخص منکر الہام اولیاء کے سوالات کا جواب۔
۵۴۵ الہامات اولیاء امت محمدیہ کا ذکر۔
۵۴۹ مولف کے الہامات کا ذکر۔

یہہ اس کتاب کا خلاصہ مطالب ہے اب ہم اس پر اپنی رای نہایت مختصر اور بے مبالغہ الفاظ مین ظاہر کرتے ہین۔ ہماری رای مین یہہ کتاب اس زمانہ مین اور موجودہ حالت کی نظر سے ایسی کتاب ہے جسکی نظیر آجتک اسلام مین تالیف نہین ہوئی۔ اور آیندہ کی خبر نہین۔ لعل اللہ یحدث بعد ذالک امرا۔ اور اسکا مولف بہی اسلام کی مالی و جانی و قلمی و لسانی و حالی و قالی نصرت مین ایسا ثابت قدم نکلا ہے جسکی نظیر پہلے مسلمانون مین بہت ہی کم پائی گئی ہے۔ ہمارے ان الفاظ کو کوئی ایشیائی مبالغہ سمجھے تو ہمکو کم سے کم ایک ایسی کتاب بتادے جسمین جملہ فرقہ ہای مخالفین اسلام خصوصاً فرقہ آریہ و برہم سماج سے اس زور شور سے مقابلہ پایا جاتا ہو۔ اور دو چار ایسے اشخاص انصار اسلام کے نشان دہی کرے جنہون نے اسلام کی نصرت مالی و جانی و قلمی و لسانی کے علاوہ حالی نصرت کا بہی بیڑا اٹہا لیا ہو اور مخالفین اسلام اور منکرین الہام کے مقابلہ مین مردانہ تحدی کے ساتھہ یہہ دعوی کیا ہو کہ جسکو وجود الہام کا شک ہو وہ ہمارے پاس

آکر اس کا تجربہ و مشاہدہ کرلے اور اس تجربہ و مشاہدہ کا اقوام غیر کو مزہ بھی چکہا دیا ہو۔

مگر افسوس صد افسوس سب سے پہلے اس کتاب کی خوبی و بحق اسلام نفع رسانی سے بعض مسلمانون ہی نے انکار کیا ہی اور بر طبق اتجعلون رزقکم انکم تکذبون اس احسان مولف کے مقابلہ مین کفران کرکے دکہا دیا۔

انکے اس انکار و کفران کا مورد و موجب مولف کتاب کے وہی الہامات ہین جو اس کتاب

✢ امرتسر و لودیانہ وغیرہ کے ساکنین۔

✢ **نوٹ۔ لایق توجہ گورنمنٹ**۔ اس انکار و کفران پر باعث لودیانہ کے بعض مسلمانون کو تو صرف حسد و عداوت ہی۔ جسکے ظاہری دو سبب ہین۔ ایک یہہ کہ اونکو اپنی جہالت (نہ اسلام کی ہدایت) سے گورنمنٹ انگلشیہ سے جہاد و بغاوت کا اعتقاد ہی۔ اور اس کتاب مین اس گورنمنٹ سے جہاد و بغاوت کو ناجایز لکھا ہی۔ لہذا وہ لوگ اس کتاب کے مولف کو منکر جہاد سمجھتے ہین اور ازراہ تعصب و جہالت اسکی بغض و مخالفت کو اپنا مذہبی فرض خیال کرتے ہین مگر چونکہ وہ گورنمنٹ کے سیف و اقبال کے خوف سے علانیہ طور پر اونکو منکر جہاد نہین کہہ سکتے اور عام مسلمانون کے روبرو اس وجہ سے انکو کافر بنا سکتے ہین لہذا وہ اس وجہ کفر کو دل مین کہتے ہین۔ اور بجز خاص اشخاص (جنسے ہمکو یہہ خبر پہنچی ہی) کسی پر ظاہر نہین کرتے اور اسکا اظہار دوسرے لباس و پیرایہ مین کرتے اور یہہ کہتے ہین کہ براہین احمدیہ مین فلان فلان امور کفریہ (دعوی نبوت اور نزول قرآن اور تعریف آیات قرآنیہ پائی جاتی ہین) اسلئے اسکا مولف کافر ہے۔

موقع جلسہ دستار بندی دیوبند پر یہہ حضرات بہی وہان پہونچے۔ اور لنبی لنبی فتوی تکفیر مولف براہین احمدیہ کے لکھ کر لے گئے اور علماء دیوبند و گنگوہ وغیرہ سے انپر دستخط و مہر ثبت کرنیکے خواستگار ہوئے۔ مگر چونکہ وہ کفر انکا اپنا خانہ ساز کفر تہا جسکا کتاب براہین احمدیہ مین کچہہ اثر پایا نہ جاتا تہا لہذا علماء دیوبند و گنگوہ نے ان فتوؤن پر مہر دستخط کرنے سے انکار کیا اور ان لوگون کو تکفیر مولف سے روکا۔ اور کوئی ایک عالم بہی انکا اس تکفیر مین موافق نہوا۔ جس سے وہ بہت ناخوش ہوئے اور بلا ملاقات وہان سے بہاگے اور کانہم حمر مستنفرۃ فرت من قسورۃ

کے اخص برکات سے ہین - ان الہامات کو **بعض** مسلمان امرتسری تو صرف غیر صحیح و غیر ممکن و ناقابل تسلیم بتاتے ہین اور **بعضے** (لودہانہ والے) انکو کھلم کھلا کفر قرار دیتے ہین **فریق اول** (امرتسری مسلمان) تو اپنے انکار کی وجہ یہہ پیش کرتے ہین کہ الہام غیبی (ہمرنگ وحی) بجز انبیا کسیکو نہین ہو سکتا اور آجتک کسی کو نہین ہوا اور اگر طبعی خیالات و خطرات مراد ہین تو ان کو ولی سے کیا خصوصیت ہے یہہ خطرات کافر انسان بلکہ حیوان بلکہ بہی وغیرہ کو بہی ہوتے ہین -

---

بقیہ نوٹ صفحہ ۱۷۰

کے مصداق ہے

ناظرین انکا یہہ حال سنکر متعجب اور اس امر کے منتظر ہونگے کہ ایسے دلیر اور شیر بہادر کون ہین جو سب علماء وقت کے مخالف ہو کر ایسے جلیل القدر مسلمان کی تکفیر کرتے ہین اور اپنی مہربان گورنمنٹ کے (جسکے ظل حمایت مین باامن شعار مذہبی ادا کرتے ہین) جہاد کو جائز سمجھتے ہین - انکے دفع تعجب اور رفع انتظار کے لئے ہم اُن حضرات کے نام بہی ظاہر کر دیتے ہین - وہ مولوی **عبد العزیز** و مولوی **محمد** وغیرہ پسران مولوی **عبد القادر** ہین جن سبکا ۵۷ء سے باغی و بدخواہ گورنمنٹ ہونا ہم اشاعۃ السنہ نمبر ۱ جلد ۷ وغیرہ مین ظاہر و ثابت کر چکے ہین اور اب بہی پبلک طور پر سرکاری کاغذات کی شہادت سے ثابت کرنیکو موجود و مستعد ہین اگر وہ یا کوئی انکا ناواقف معتقد اس سے انکار کرے -

دوسرا سبب یہہ کہ انہون نے باستعانت بعض معززان اہل اسلام لودہانہ (جنکی نیک نیتی اور خیر خواہی ملک و سلطنت مین کوئی شک نہین) بمقابلہ مدرسہ صنعت کاری انجمن رفاہ عام لودہانہ ایک مدرسہ قایم کرنا چاہا تہا اور اس مدرسہ کے لئے لودہانہ مین چندہ جمع ہو رہا تہا کہ اُن ہی دنون مولف براہین احمدیہ باستدعا اہل اسلام لودہانہ پہنچ گئے - اور وہانکے مسلمان انکے فیض زیارت اور شرف صحبت سے مشرف ہوئے - انکی برکات و اثر صحبت کو دیکھکر اکثر چندہ والے انکی طرف متوجہ ہو گئے - اور اس چندہ کے بہت سے روپیہ طبع و اشاعت براہین احمدیہ کے لئے مولف کی خدمت مین پیشکش کئے گئے - اور مولوی صاحبان مذکور تہیدست ہو کر ہاتہہ ملتے رہگئے - اس امر نے بہی ان حضرات کو بہڑکایا اور مولف کی تکفیر پر آمادہ کیا - جنکو ان باتون کی

اور فریق دوم (لودہانوی مدعیان اسلام) اپنی تکفیر کی یہہ وجہ پیش کرتے ہین کہ ان الہامات مین مولف نے پیغمبری کا دعوی کیا ہی اور اپنے آپ کو اُن کمالات کا جو انبیا سے مخصوص ہین محل ٹھہرایا ہی اور اون آیات قرآنیہ کا جو خاص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور انبیاے سابقین کے خطاب مین وارد ہین مورد نزول قرار دیا ہی۔ از انجملہ چند آیات معہ ترجمہ و نشان محل بیان قرآن و براہین احمدیہ کیجاتی ہین۔

(۱) قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔
(آل عمران ع ۴ براہین احمدیہ صفحہ ۲۳۹)

اے رسول تو کہدے اگر تمہین خدا کی محبت ہے تو میری تابعداری کرو خدا تمسے پیار کریگا۔

(۲) یا ایہا المدثر قم فانذر وربک فکبر۔
(المدثر ع ۱ ب صفحہ ۲۴۲)

اے (نبی) کپڑا لپیٹ کر پڑجانے والے اُٹھہ لوگون کو جگا اور اپنے رب کی بڑائی بیان کر۔

(۳) فاصدع بما تؤمر واعرض عن الجاہلین
(الحجر ع ۶ ب صفحہ ۵۰۳)

اے نبی پکار کر کہہ جو تجھے حکم ملا ہی اور جاہلون سے مونہہ پھیر لے۔

(۴) وقالوا لولا نزل القرآن علی رجل من القریتین عظیم۔ (زخرف ع ۴ ب صفحہ ۵۰۳)

مشرکون نے کہا کہ یہہ قرآن دو بستیون مکہ اور طایف کے کسی سردار پر کیون نہ اترا۔

(۵) تاللہ لقد ارسلنا الی امم من قبلک فزین لہم الشیطان اعمالہم۔
(نحل ع ۸ ب صفحہ ۵۰۴)

ہمکو اپنی قسم ہے ہمنے تجھسے پہلی امتون کی طرف رسول بھیجے پھر شیطان نے انکو اُنکے بداعمال اچھے کر دکھائے۔

(۶) قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی۔
(حم السجدہ ع ۱ ب صفحہ ۵۱۱)

تو کہدے (اے نبی) مین تمہارے جیسا بشر ہی ہون پر میری طرف وحی ہوتی ہی۔

صدق مین شک ہو وہ ہمکو اس امر سے مطلع کرے ہم لودہانہ سے عمدہ اور واضح طور پر ان باتون کی تصدیق کرا دینگے۔ وباللہ التوفیق۔

امرتسر کے مسلمانون کے اس انکار کا باعث انکی نافہمی اور بے ذوقی اور کسیقدر عداوت اہل اللہ اہل باطن سے گوشہ تعصبی انکو خاص کر مولف براہین سے کچھہ عداوت نہین ہی۔

(۷) انا فتحنا لك فتحا مبينا ليغفر لك الله ما تقدم من ذنبك وما تاخر۔ (الفتح ع ۱ ب ص ۵۱۵)	ہمنے تمکو (اے نبی) کھلی کھلی فتح دی ہی تاکہ تیری اگلے پچھلے گناہ ہم معاف کرین۔
(۸) انا اعطيناك الكوثر فصل لربك وانحر (کوثر ع ۱ ب ص ۵۱۷)	اے نبی ہمنے تجھے حوض کوثر عطا کیا ہی پس تو خدا کے لئے نماز پڑھ۔ اور قربان کر
(۹) يا عيسى اني متوفيك ورافعك الي وجاعل الذين اتبعوك فوق الذين كفروا الى يوم القيمة۔ (آل عمران ع ۶ ب ص ۵۵۶)	اے عیسی مین تجھے فوت کرنیوالا ہون۔ اور اپنی طرف اٹھانیوالا اور تیری پیروان کو تیرے منکرون سے قیامت تک اونچا رکھنے والا۔
(۱۰) وبالحق انزلناه وبالحق نزل۔ (بنی اسرائیل ع ۱۲ ب ص ۲۹۸)	ہمنے قران کو حق کے ساتھہ اتارا ہی اور یہہ حق کے ساتھہ اتارا ہی۔
(۱۱) يا آدم اسكن انت وزوجك الجنة (بقرہ ع ۴ ب ص ۴۹۶)	اے آدم تو اور تیری جورو بہشت مین رہو

اسی قسم کی بیسون آیات اور ہین جنکے مورد نزول ہونیکا مولف کو دعوی ہی علاوہ بران بہت سی عربی وانگریزی وفارسی فقرات ایسے اس کتاب مین درج ہین جنسے مولف کا دعوی نبوت مترشح ہوتا ہے جیسے یہہ فقرات (عربی زبان مین)

انت وجيه في حضرتي اخترتك لنفسي (ب ص ۴۸۹)	تو ہماری بارگاہ مین صاحب وجاہت ہی۔ ہمنے تجھے اپنے لئے چن لیا ہی
انا انزلناه قريبا من القاديان وبالحق انزلناه وبالحق نزل۔ (ب ص ۴۹۸)	ہمنے اسکو یا اوسکی الہامات کو قادیان کے قریب اتارا ہی اور ہمنے انکو حق کے ساتھہ اتارا ہی۔ اور حق کے ساتھہ اترے ہین۔

ان **ایات وفقرات** کو دیکھکر فریق مکفر کو یہہ خیال پیدا ہوا ہی کہ مولف کتاب ان ایات قرانی کا جو انبیا کے شان وخطاب مین وارد ہین اپنے آپ کو مخاطب ٹھہراتا ہی اور ان

کمالات کا (جو آیات یا اُن عربی فقرات مین مذکور اور وہ انبیا سے مخصوص ہین) محل ہونے کا مدعی ہے پہر اوسکے دعوی نبوت مین کیا کسر رہی۔

ایک مولوی صاحب (امرتسری) ایک اور مدعی الہام آیات قرآنیہ کے مقابلہ مین اپنے **رسالہ** مین لکھتے ہین کہ مدعی الہام آیات قرآنیہ ان آیات کا مخاطب و مورد اپنے آپ کو ٹھراتا ہے تو اس سے قرآن کا دعوی اعجاز و تحدی (قرآن کے مثل بنانیکا مطالبہ) باطل ہوتا ہے کیونکہ ان آیات کو جو اس شخص کے خطاب مین نازل ہوئے ہین قرآن تو کہا نہین جا سکتا۔ اسلئے کہ وہ غیر نبی کے خطاب مین نازل ہوے ہین اور قرآن وہ ہے جو آنحضرتؐ کے خطاب مین نازل ہوا ہے اور مع ذلک وہ آیات صورت و الفاظ مین مثل قرآن ہین تو قرآن کا بمثل ہونا کہان باقی رہا اور دعوی اعجاز و تحدی کیون کر نہ ٹوٹا۔

ان دلایل تکفیر و انکار کے علاوہ فریقین ان الہامات پر **کئی اعتراضات** اور بھی کرتے ہین جن سے ان الہامات کا غلط اور ناقابل اعتبار ہونا ثابت ہو **ازان جملہ** ایک اعتراض یہہ کہ بعض الہامات مین لفظی و معنوی غلطیان ہین جیسے هزی الیک بجذع النخلة سے جو بصیغہ تانیث ہے مولف مذکر کا خطاب اور یا مریم اسکن انت و زوجک الجنة مین مریم مونث کا صیغہ مذکر سے خطاب اور مریم کے لئے زوج کا اثبات۔

ازانجملہ یہہ کہ بعض الہامات انگریزی مین ہوے ہین اور انگریزی ایسی بری زبان ہے کہ اوسکے پڑھنے اور بولنے سے مومن کا ایمان جاتا رہتا ہے یا اسکو گناہ چمٹ جاتا ہے پہر اسمین الہام خداوندی جو ایمان کا رہنما ہے کیونکر ممکن ہے۔ **ازانجملہ** یہہ کہ مولف نے اپنے الہامات کے قطعی ہونیکا دعوی کیا ہے حالانکہ علماء اہل سنت الہام کو حجت نہین سمجھتے چنانچہ **عقاید نسفی** مین لکھا ہے کہ الہام علم صحیح کا موجب و سبب نہین ہے اور عامہ کتب مین لکھا ہے کہ اولہ شرعیہ چار ہین جنمین کشف و الہام غیر نبی کو کسی نے شمار نہین کیا۔

الالهام ليس من اسباب المعرفة لصحة الشيء عند اهل الحق

یہہ اس کتاب پر اسکے مخالفین کی **مذہبی نکتہ چینی** ہے۔ **بعض** حاسدین کوتاہ اندیش (لودہانہ کے مدعیان اسلام) نے اس نکتہ چینی کے علاوہ اس پر

* یہہ اصولی اعتراضات ہین۔ انکے فروعات اور بہت ہین جنکا ذکر و جواب ان اعتراضات کے جوابات کے ضمن مین آویگا

پولٹیکل نکتہ چینی بھی کی ہے اور بوجہ شدت حسد و عناد و بغرض فتنہ و فساد بعض لودہانہ کے عوام مین یہہ بات شایع کردی ہے کہ یہہ کتاب گورنمنٹ کی مخالف ہے اور اسکی مولف نے پیشوائی مذہبی کے علاوہ پولٹیکل سرداری کا بھی اسمین دعوی کیا ہے اپنے آپ کو مسیح قرار دیا ہے اور اپنی غلبہ اور فتح کی بشارتین اور اپنے مخالفین کی شکست و ہزیمت کی خبرین اسمین درج کی ہین۔ اس بہتان و افترا پردازی سے شاید اسکی غرض یہہ ہو کہ یہہ بہتان عوام مین شہرت پاکر خواص تک پہونچ جاے۔ اور رفتہ رفتہ گورنمنٹ کے گوش گذار ہو جاے اور گورنمنٹ کی طرف سے کتاب یا اسکے مولف سے کسی قسم کی مزاحمت ہو۔

ہر چند ہمکو اپنی بیدار مغز عاقبت اندیش گورنمنٹ سے یہہ توقع (یا اندیشہ) نہین کہ وہ ایسی بے بنیاد اور مبنی بر حسد و عناد باتون کی طرف توجہ کرے اور کسی مفسد خود غرض کے کہنے سے مولف کتاب سے (جسکے تمام خاندان کا خیر خواہ سلطنت ہونا گورنمنٹ کو بخوبی معلوم ہے اور خاص اسکا خیر خواہ ہونا اسکی اسی کتاب سے آفتاب نیمروز کی طرح ثابت ہے) کسی قسم کی مزاحمت کرے ولیکن چونکہ اکثر عوام اور بعض خواص مولف اور اسکے خاندان کے حالات سے واقف نہین اور اکثر اشخاص اصل کتاب کو دیکھہ بھی نہین سکتے اور اس وجہ سے انکے خیال پر اس بہتان کا اثر بد (مولف سے سو ظنی اور کتاب سے وحشت) پیدا ہونا ممکن ہے لہذا ان لوگون کی رفع وحشت اور انکے خیال کی اصلاح و حفاظت کے لئے اس نکتہ چینی کا ذکر و جواب بھی اس ریویو مین مناسب معلوم ہوا۔

ہماری تحقیق و تجربہ و یقین و مشاہدہ کی رو سے یہہ سب نکتہ چینیان (مذہبی ہین خواہ پولٹیکل) از سر تا پا سوء فہمی یا دیدہ دانستہ دہوکہ دہی پر مبنی ہین۔ اور بجز دعوی الہام جو کچھہ مولف کی نسبت کہا گیا ہے محض بے اصل ہے نہ مولف کو نبوت کا دعوی ہے نہ حصول خصوصیات و کمالات انبیاء کا ادعا نہ پولٹیکل سرداری کا خیال ہے نہ بجز مذہبی ہدایت و اشاعت بذریعہ قلم و زبان کسی امر کا قصد و مقال اسلئے ہم حسبتہ للہ و نصیحۃ لخلق اللہ اس ریویو مین ان نکتہ چینیون کا جواب دیتے ہین۔ اور ان تہمتون سے کتاب اور مولف کے دامن کو پاک کرتے ہین اور چونکہ مذہبی نکتہ چینی کا جواب زیادہ بحث طلب ہے

اور جواب پولٹیکل نکتہ چینی مختصر لہذا ہم اسکے جواب کو مقدم کرتے ہین۔ وباللہ التوفیق

پولٹیکل نکتہ چینی کا جواب

مولف براہین احمدیہ کے حالات وخیالات سے جسقدر ہم واقف ہین ہمارے معاصرین ایسے واقف کم نکلینگے۔ مولف صاحب ہمارے ہموطن ہین بلکہ اوایل عمر کے (جب ہم قطبی وشرح ملا پڑھتے تھے) ہمارے ہم مکتب اُس زمانہ سے اجتک ہم مین اُنمین خط وکتابت وملاقات ومراسلت برابر جاری رہی ہے اسلئے ہمارا یہہ کہنا کہ ہم اُن کے حالات وخیالات سے بہت واقف ہین مبالغہ قرار نہ دئے جانے کے لایق ہے۔

گورنمنٹ انگلشیہ کی مخالفت کا خیال کبھی مولف کے آس پاس بھی نہین پھٹکا وہ کیا انکے خاندان مین اس خیال کا کوئی آدمی نہین ہے بلکہ انکے والد بزرگوار مرزا غلام مرتضی نے تو عین زمانہ طوفان بے تمیزی (غدر ۱۸۵۷ء) مین گورنمنٹ کا خیرخواہ جان نثار وفادار ہونا عملاً بھی ثابت کر دیا اس غدر مین جبکہ ترمون کے گھاٹ پر متصل گورداسپورہ مفسدین بدطینت نے یورش کی تھی انکے والد ماجد نے باوجودیکہ وہ بہت بڑے جاگیردار وسردار نہ تھے اپنی جیب خاص سے پچاس گھوڑے مع سواران وساز وسامان طیار کر کے زیر کمان اپنے فرزند دلبند مرزا غلام قادر مرحوم کے گورنمنٹ کی معاونت مین دئے جسپر گورنمنٹ کی طرف سے انکی اس خدمت پر شکریہ ادا ہوا اور کسی قدر انعام بھی ملا۔ علاوہ بران ان خدمات کے لحاظ سے مرزا صاحب مرحوم (والد مولف) ہمیشہ مورد کرم ولطف گورنمنٹ رہے اور دربار گورنری مین عزت کے ساتھہ انکو کرسی ملتی رہی اور حکام اعلی ضلع وقسمت (یعنی صاحبان ڈپٹی کمشنر وکمشنر) چٹھیات خوشنودی مزاج (جنمین سے کئی چٹھیات اسوقت ہمارے سامنے رکھی ہوئی ہین) وقتاً فوقتاً انکو عطا کرتے رہے ہین اُن چٹھیات سے واضح ہوتا ہے کہ وہ بڑے دلی جوش سے لکھی گئی ہین جو بغیر ایک خاص خیرخواہ اور سچے وفادار کے کسی دوسرے کے لئے تحریر نہین ہو سکتیں اکثر صاحبان ڈپٹی کمشنر وکمشنر اپنے ایام دورہ مین ازراہ خوش خلقی ومحبت ودلجوئی مرزا صاحب کے مکان پر جاکر ملاقات کرتے رہے اور انکی وفات پر صاحبان کمشنر وفنانشل کمشنر اور صاحب

لفٹنٹ گورنر بہادر نے اپنے خطوط مین بہت سا افسوس ظاہر کیا ہے اور آیندہ کے لئے قدردانی اور اس خاندان کے لحاظ اور رعایت کا وعدہ فرمایا ہے - اسی شرف خاندان اور قدیم خیرخواہ ہونیکے لحاظ سے صاحب فنانشل کمشنر بہادر نے اندنون مین مرزا **سلطان احمد** (فرزند مولف) کے لئے **تحصیلداری** کی خاص سفارش کی ہے جسکی رپورٹ بہ تعمیل حکم ضلع سے روانہ ہوچکی ہے - الغرض یہہ خاندان قدیم سے خیرخواہ اور زیر نظر عنایت گورنمنٹ چلا آتا ہے - **ان حالات** و واقعات کی **تصدیق** کے لئے منجملہ ان چٹھیات کے جو اسوقت ہمارے پیش نظر ہین ہم تین چٹھیان حاشیہ مین نقل کرتے ہین تاکہ حاسد ناعاقبت اندیش اس خاندان کی گورنمنٹ انگریزی مین قدر و منزلت سے آگاہ ہوکر اپنے ارادہ بد و نیت فاسد سے باز آوین اور عام مسلمان انکے دہوکہ مین آکر اس کتاب اور اسکے مولف سے بدگمان اور متوحش نہون **ہرچند** خاصکر **مولف** کتاب (مرزا غلام احمد صاحب) سے انکی عالمانہ اور درویشانہ وضع

نقل مراسلہ

(ولسن صاحب)

نمبر ۳۵۳

تہور پناہ شجاعت دستگاہ مرزا غلام مرتضے رئیس قادیان حفظہ

عریضہ شما مشعر بر یاددہانی خدمات و حقوق خود و خاندان خود بملاحظہ حضور انجانب در آمد ما خوب میدانیم کہ بلاشک شما و خاندان شما از ابتدای دخل و حکومت سرکار انگریزی جان نثار و فاکیش ثابت قدم مانده اید و حقوق شما در اصل قابل قدر اند بہرنہج تسلی و تشفی دارید سرکار انگریزی

Translate of certificate of - J.M. Wilson (?)

To

Mirza Ghulam Murtaza Khan

Chief of Kadian

I have perused your application reminding me of your and your family's past services and rights. I am well aware that since the introduction of the British Govt. you & your family have certainly remained devoted, faithful & steady subjects & that your rights are really worthy of regard.

حالت کے سبب کوئی ایسی کارروائی نہیں ہوئی مگر جس قدر خیر خواہی گورنمنٹ منصف علماء

حقوق و خدمات خاندان شما را ہرگز فراموش نخواہد کرد بموقع مناسب بر حقوق خدمات شما غور و توجہ کردہ خواہد شد باید کہ ہمیشہ ہوا خواہ و جان نثار سرکار انگریزی بمانند کہ درین امر خوشنودی سرکار و بہبودی شما متصور است فقط

المرقوم ۱۱ جون سنہ ۱۸۴۹ء

مقام لاہور - انارکلی

نقل مراسلہ

(رابرٹ کسٹ صاحب بہادر کمشنر لاہور)

بہادر و شجاعت دستگاہ مرزا غلام مرتضی رئیس قادیان بعافیت باشند۔

از انجا کہ ہنگام مفسدہ ہندوستان موقوعہ ۱۸۵۷ء از جانب آپ کے رفاقت و خیر خواہی و مدد دہی سرکار دولتمدار انگلشیہ در باب نگاہداشت سواران و بہم رسانی اسپان بخوبی بمنصۂ ظہور پہونچی اور شروع مفسدہ سے آجتک

In every respect you may rest assured & satisfied that the British Govt will never forget your family's rights and services which will receive due consi-deration when a favorable oppor-tunity offers itself.

You must continue to be faithful & devoted subjects as in it lies the sa-tisfaction of the Govt & your wel-fare. 11-6-1849 Lahore

---

Translation of Mr. Robert Cust's Certificate

To

Mirza Ghulam Murtaza Khan

Chief of Kadian.

As you rendered great help in en-listing Sowars & supplying horses to Govt in the mutiny of 1857 and maintained loyalty since its begin-ning up to date & thereby gained the favor of Govt a Khilat worth

اور درویشوں کی مناسب ہے اور انکی قدرت میں داخل ہے اس سے انہوں نے بھی یہ تعبیر کیا عالموں کی تلوار قلم ہے

Rs 100/- is presented to you in recognition of good services & as a reward for your loyalty.

Moreover in accordance with the wishes of Chief Commissioner as conveyed in his no. 576 of 10th August 88 this parwana is addressed to you as a token of satisfaction of Govt for your fidelity and repute.

آپ بدل خواہ سرکار رہے۔ اور باعث خوشنودی سرکار ہوا لہذا بجلدی اس خیر خواہی و خیر سگالی کے خلعت مبلغ دو صد روپیہ کا سرکار سے آپ کو عطا ہوتا ہے اور حسب منشا چیف صاحب چیف کمشنر بہادر نمبری ۵۷۶ مورخہ ۱۰ اگست ۱۸۸۸ء پروانہ ہذا باظہار خوشنودی سرکار و نیکنامی و وفاداری بنام آپ کے لکھا جاتا ہے مرقوم تاریخ ۲۹ ستمبر ۱۸۸۸ء۔

Translation of Sir Robert Egerton's Financial Commr's Murasla dt 29th June 1876

My dear friend Ghulam Qadir

I have perused your letter of the 2nd instant & deeply regret the death of your father Mirza Ghulam Murtaza who was a great well wisher & faithful chief of Govt.

In consideration of your family

نقل مراسلہ فنانشل کمشنر پنجاب

مشفق مہربان دوستان مرزا غلام قادر رئیس قادیان حفظہ۔

آپ کا خط ۲۔ ماہ حال کا لکھا ہوا ملاحظہ حضور انجانب میں گذرا مرزا غلام مرتضی صاحب آپ کی والد کی وفات سے ہمکو بہت افسوس ہوا مرزا غلام مرتضی سرکار انگریزی کا اچھا خیر خواہ اور وفادار رئیس تھا ہم آپ کی خاندانی خدمات کے لحاظ سے اسی طرح پر عزت کرینگے جس طرح تمہارے باپ وفادار

اور فقیرون کا ہتھیار دعا مولف نے ان ہتھیارون کے ساتھ گورنمنٹ کی خیرخواہی و معاونت سے دریغ نہین فرمایا اپنی قلم سے بارہا لکھہ چکے اور اپنی اسی کتاب مین جسکی اشاعت انکا شبا روزی فرض ہے وہ صاف درج کر چکے ہین کہ گورنمنٹ انگلشیہ خدا کی نعمتون سے ایک نعمت ہے۔ یہہ ایک عظیم الشان رحمت ہے۔ یہہ سلطنت مسلمانون کے لئے آسمانی برکت کا حکم رکھتی ہے خداوند رحیم نے اس سلطنت کو مسلمانون کے لئے ایک باران رحمت بھیجا۔ ایسی سلطنت سے لڑائی اور جہاد کرنا قطعی حرام ہے اسلام کا

services I will esteem you with the same respect as that bestowed on your loyal father. I will keep in mind the restoration & welfare of your family when a favorable opportunity occurs

کی کیجاتی تھی۔ ہمکو کسی اچھے موقعہ کے نکلنے پر تمہارے خاندان کی بہتری اور پابجائی کا خیال رہیگا۔

المرقوم ۲۹ جون ۷۶ء

الراقم۔ سر ڈابرٹ ایجرٹن صاحب بہادر
قائمقام گورنر پنجاب

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۷۹

* **اصل کلام** مولف یہہ ہے جو اس کتاب کے حصہ سوم و چہارم سے بتلخیص نقل کیا جاتا ہے۔

حصہ سوم کے ابتدائی اوراق مین آپ فرماتے ہین مسلمانون پر جن امور کا اپنی اصلاح حال کے لئے اپنی ہمت اور کوشش سے انجام دینا لازم ہے وہ انہین فکر اور غور کے وقت آپ ہی معلوم ہو جائینگے حاجت بیان و تشریح نہین مگر اسجگہ ان امرون مین سے یہہ امر قابل تذکرہ ہے جس پر گورنمنٹ انگلشیہ کی عنایات اور توجہات موقوف ہین کہ گورنمنٹ ممدوحہ کے دل پر اچھی طرح یہہ امر مرکوز کرنا چاہئے کہ مسلمانان ہند ایک وفادار رعیت ہے کیونکہ بعض ناواقف انگریزون نے خصوصاً ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے کہ جو کمیشن تعلیم کے اب پریسیڈنٹ ہین اپنی ایک مشہور تصنیف مین اس دعوی پر بہت اصرار کیا ہے کہ مسلمان لوگ سرکار انگریزی کے دلی خیرخواہ نہین ہین اور انگریزون سے جہاد کرنا فرض سمجھتے ہین۔ گو یہہ خیال ڈاکٹر صاحب کا شریعت اسلام پر نظر کرنیکے بعد ہر یک شخص پر محض بے اصل اور خلاف واقعہ ثابت ہوگا

ہرگز یہہ اصول نہین کہ مسلمانون کی قوم جس سلطنت کے ماتحت رہکر اوسکا احسان اُٹھاوے
اوسکے ظل حمایت مین بامن و آسایش رہکر اپنا مقسوم کھاوے اُسکے انعامات متواترہ سے

لیکن افسوس کہ بعض کوہستانی اور بے تمیز سفہا کی نالایق حرکتین اس خیال کی تائید کرتی ہین
اور شاید انہیں اتفاقی مشاہدات سے ڈاکٹر صاحب موصوف کا وہم بھی مستحکم ہوگیا ہے کیونکہ کبھی کبھی
جاہل لوگون کی طرف سے اس قسم کی حرکات صادر ہوتی رہتی ہین لیکن تحقیق پر یہہ امر پوشیدہ
نہین رہ سکتا کہ اس قسم کے لوگ اسلامی تدین سے دور و مہجور ہین اور ایسے ہی مسلمان ہین جیسے
مسکین عیسائی تہا پس ظاہر ہے کہ انکی یہہ ذاتی حرکات ہین نہ شرعی پابندی سے اور انکے مقابل پر
اُن ہزارہا مسلمانون کو دیکھنا چاہئے کہ جو ہمیشہ جان نثاری سے خیرخواہی دولت انگلشیہ کی
کرتے رہے ہین اور کرتے ہین ۱۸۵۷ء مین جو کچھہ فساد ہوا اُسمین بجز چھلا اور بدچلن لوگون کے
اور کوئی شائستہ اور نیک بخت مسلمان جو باعلم اور باتمیز تہا ہرگز مفسدہ مین شامل نہین ہوا
بلکہ پنجاب مین بھی غریب غریب مسلمانون نے سرکار انگریزی کو اپنی طاقت سے زیادہ مدد دی چنانچہ
ہمارے والد صاحب مرحوم نے بھی باوصف کم استطاعتی کے اپنے اخلاص اور جوش خیرخواہی سے
پچاس گھوڑے اپنی گرہ سے خرید کرکے اور پچاس مضبوط اور لایق سپاہی بہم پہونچا کر سرکار مین
بطور مدد کے نذر کئے اور اپنی غریبانہ حالت سے بڑھکر خیرخواہی دکھلائی اور جو مسلمان صاحب دولت
و ملک تھے اُنہون نے تو بڑی بڑی خدمات نمایان ادا کئے - اب ہم پھر اس تقریر کی طرف متوجہ ہوتے ہین
کہ گو مسلمانون کی طرف سے اخلاص اور وفاداری کے بڑے بڑے نمونہ ظاہر ہوچکے ہین مگر ڈاکٹر صاحب
نے مسلمانون کی بدنصیبی کی وجہ سے اُن تمام وفاداریون کو نظر انداز کردیا اور نتیجہ نکالنے کے وقت
اُن مخلصانہ خدمات کو نہ اپنی قیاس کے صغری مین جگہہ دی اور نہ کبری مین بہرحال ہماری بھائی
مسلمانون پر لازم ہے کہ گورنمنٹ پر انکے دشمنون سے متاثر ہونے سے پہلے بطور پر اپنی خیرخواہی
ظاہر کرین - جس حالت مین شریعت اسلام کا یہہ واضح مسئلہ ہے جسپر تمام مسلمانون کا اتفاق ہے
کہ ایسی سلطنت سے لڑائی اور جہاد کرنا جسکے زیر سایہ مسلمان لوگ امن اور عافیت اور آزادی
سے زندگی بسر کرتے ہون اور جسکے عنایات سے ممنون منت اور مرہون احسان ہون اور جسکی

پرورش پاوے پہر اسی پر عقرب کی طرح نیش چلاوے۔ اور دعا سے بہی انہون نے اس گورنمنٹ کو

مبارک سلطنت حقیقت مین نیکی اور ہدایت پہیلانے کے لئے کامل مددگار ہو قطعی حرام ہے تو پہر بڑے افسوس کی بات ہے کہ علماء اسلام اپنے جمہوری اتفاق سے اس مسئلہ کو اچھی طرح شایع نہ کرکے ناواقف لوگون کی زبان اور قلم سے مورد اعتراض ہوتے رہین جن اعتراضون سے انکے دین کی سستی پائی جائے اور انکی دنیا کو ناحق ضرر پہونچے۔ سو اس عاجز کی دانست مین قرین مصلحت یہہ ہے کہ انجمن اسلامیہ لاہور و کلکتہ و بمبئی وغیرہ یہہ بندوبست کرین کہ چند نامی مولوی صاحبان جنکی فضیلت اور علم اور زہد اور تقوی اکثر لوگون کی نظر مین مسلم الثبوت ہو اس امر کے لئے چن لئے جائین کہ اطراف اکناف کے اہل علم کو جو اپنے مسکن کے گرد و نواح مین کسیقدر شہرت رکہتے ہون اپنی اپنی عالمانہ تحریرین جنمین بر طبق شریعت حقہ سلطنت انگلشیہ سے جو مسلمانان ہند کی مربی و محسن ہے جہاد کرنیکی صاف ممانعت ہو اُن علماء کی خدمت مین بہ ثبت مواہیر بہیجدین کہ جو بموجب قرارداد بالا اس خدمت کے لئے منتخب کئے گئے ہین اور جب سب خطوط جمع ہو جائین تو یہہ مجموعہ خطوط جو مکتوبات علماء ہند سے موسوم ہو سکتا ہے کسی خوشخط مطبع مین بہ صحت تمام چہپایا جاوے اور پہر دس بیس نسخے اسکے گورنمنٹ مین اور باقی نسخہ جات متفرق مواضع پنجاب و ہندوستان خاص کر سرحدی ملکون مین تقسیم کئے جائین یہہ سچ ہے کہ بعض غیور مسلمانون نے ڈاکٹر ہنٹر صاحب کے خیالات کا رد لکہا ہے مگر یہہ دو چار مسلمانون کا رد جمہوری رد کا ہرگز قایم مقام نہین ہو سکتا بلاشبہ جمہوری رد کا ایسا اثر قوی اور پر زور ہوگا جسمین ڈاکٹر صاحب کی تمام غلط تحریرین خاک سے ملجائینگی اور بعض ناواقف مسلمان بہی اپنے سچے اور پاک اصول سے بخوبی مطلع ہو جائینگے اور گورنمنٹ انگلشیہ پر بہی صاف باطنی مسلمانون کی اور خیر خواہی اس جمعیت کی کما حقہ کہل جاویگی اور بعض کہتانی جہلاء کے خیالات کی اصلاح بہی بذریعہ اسی کتاب کی وعظ و نصیحت کے ہوتی رہیگی۔ بالآخر یہہ بات بہی ظاہر کرنا ہم اپنے نفس پر واجب سمجہتے ہین کہ اگرچہ تمام ہندوستان پر یہہ حق واجب ہے کہ بنظر اُن احسانات کے کہ جو سلطنت انگلشیہ سے اُسکی حکومت اور آرام بخش حکمت

بہت دفعہ یاد کیا ہے انکی آخری دعا انکی اشتہار مطبوعہ ریاض ہند پریس امرتسر جسکی بیس ہزار

کے ذریعہ سے عامہ خلایق پر وارد ہین سلطنت ممدوحہ کو خداوند تعالے کے ایک نعمت سمجھین اور
مثل اور نعماء الٰہی کے اسکا شکر بھی ادا کرین لیکن پنجاب کے مسلمان بڑے ناشکر گذار ہونگے اگر
وہ اس سلطنت کو جو انکے حق مین خدا کی ایک عظیم الشان رحمت ہے نعمت عظمیٰ یقین نہ کرین
انکو سوچنا چاہیے کہ اس سلطنت سے پہلے وہ کس حالت پر ذلالت مین تھے اور پھر کیسے امن و امان
مین آگئے پس فی الحقیقت یہہ سلطنت انکے لئے ایک آسمانی برکت کا حکم رکھتی ہے جسکے آنے سے
سب تکلیفین انکی دور ہوئین اور ہر ایک قسم کے ظلم و تعدی سے نجات حاصل ہوئی اور ہر ایک
ناجایز روک اور مزاحمت سے آزادی میسر آئی کوئی ایسا مانع نہین کہ جو ہمکو نیک کام کرنے سے
روک سکے یا ہماری آسایش مین خلل ڈال سکے پس حقیقت مین خداوند کریم و رحیم نے اس
سلطنت کو مسلمانون کے لئے ایک باران رحمت بھیجا ہے جس سے پودہ اسلام کا پھر اس ملک
پنجاب مین سرسبز ہوتا جاتا ہے اور جسکے فواید کا اقرار حقیقت مین خدا کے احسانون کا اقرار
ہے یہی سلطنت ہے جسکی آزادی ایسی بدیہی اور مسلم الثبوت ہے کہ بعض دوسرے ملکون سے مظلوم
مسلمان ہجرت کرکے اس ملک مین آباد دل و جان پسند کرتے ہین۔ جس صفائی سے اس سلطنت کے
ظل حمایت مین مسلمانون کی اصلاح کے لئے اور انکی بدعات مخاوطہ دور کرنیکے لئے وعظ ہوسکتا ہے
اور جن تقریرات سے علماء اسلام کو ترویج دین کے لئے اس گورنمنٹ مین جوش پیدا ہوتے ہین
اور فکر اور نظر سے اعلے درجہ کا کام لینا پڑتا ہے اور عمیق تحقیقاتون سے تائید دین متین مین
تالیفات ہوکر حجت اسلام مخالفین پر پوری کیجاتی ہے وہ میری دانست مین آجکل کسی اور ملک
مین ممکن نہین۔ یہی سلطنت ہے جسکی عادلانہ حمایت سے علماء کو مدتون کے بعد گویا صدہا سال
کے بعد یہہ موقعہ ملا کہ بے دھڑک بدعات کی آلودگیون سے اور شرک کی خرابیون سے اور مخلوق پرستی
کے فسادون سے نادان لوگون کو مطلع کرین اور اپنے رسول مقبول کا صراط مستقیم کھولکر
بتلاوین کیا ایسی سلطنت کی بدخواہی جسکے زیر سایہ تمام مسلمان امن اور آزادی سے
بسر کرتے ہین اور فرایض دین کو کما حقہ بجا لاتے ہین اور ترویج دین مین سب ملکون سے

(اردو کی شاعری)

کاپی چھپوا کر ہند اور انگلنڈ مین انہون نے شایع کرنی چاہی ہے یہہ کلمات دعائیہ مرقوم ہین - انگریز جنکی شایستہ اور مہذب اور بارحم گورنمنٹ نے ہمکو اپنے احسانات اور

زیادہ مشغول مین جایز ہو سکتی ہے حاشا وکلا ہرگز جایز نہین اور نہ کوئی نیک اور دیندار آدمی ایسا بد خیال دلمین لا سکتا ہے ہم سچ سچ کہتے ہین کہ دنیا مین آج یہی ایک سلطنت ہے جس کے سایہ عاطفت مین بعض بعض اسلامی مقاصد ایسے حاصل ہوتے ہین کہ جو دوسرے ممالک مین ہرگز ممکن الحصول نہین - شیعون کے ملک مین جاؤ تو وہ سنت جماعت کی وعظون سے افروختہ ہوتے ہین اور سنت جماعت کے ملکون مین شیعہ اپنی راے ظاہر کرنے سے خایف ہین ایسا ہی مقلدین موحدین کے شہرون مین اور موحدین مقلدین کے بلاد مین دم نہین مار سکتے - اور گو کسی بدعت کو اپنی آنکھ سے دیکھ لین مونہہ سے بات نکالنے کا موقعہ نہین رکھتے آخر یہی سلطنت ہے جسکی پناہ مین ہر یک فرقہ امن اور آرام سے اپنی راے ظاہر کرتا ہے اور یہہ بات اہل حق کے لئے نہایت ہی مفید ہے کیونکہ جس ملک مین بات کرنیکی گنجایش ہی نہین نصیحت دینی کا حوصلہ ہی نہین اُس ملک مین کیونکر راستی پہیل سکتی ہے راستی پہیلانے کے لئے وہی ملک مناسب ہے جسمین آزادی سے اہل حق وعظ کر سکتے ہین - یہہ بھی سمجھنا چاہیے کہ دینی جہادون کی اصلی غرض آزادی کا قایم کرنا اور ظلم کا دور کرنا تھا اور دینی جہاد انہین ملکون کے مقابلہ پر ہوئے تھے جنمین واعظین کو اپنی وعظ کے وقت جان کا اندیشہ تھا اور جنمین امن کے ساتھہ وعظ ہونا قطعی محال تھا اور کوئی شخص طریقہ حقہ کو اختیار کر کے اپنی قوم کے ظلم سے محفوظ نہین رہ سکتا تھا لیکن سلطنت انگلشیہ کی آزادی نہ صرف ان خرابیون سے خالی ہے بلکہ اسلامی ترقی کی بدرجہ غایت ناصر اور موید ہے مسلمانون پر لازم ہے کہ اس خداداد نعمت کا قدر کرین اور اسکے ذریعہ سے اپنی دینی ترقیات مین قدم بڑھاوین" -

اور **حصہ چہارم** کے ابتدائی اوراق مین آپ فرماتے ہین - تھوڑا عرصہ گذرا ہے کہ بعض صاحبون نے مسلمانون مین سے اس مضمون کی بابت کہ جو حصہ سوم کے ساتھہ گورنمنٹ انگریزی کی شکر باری مین شامل ہے اعتراض کیا اور بعض نے خطوط بھی بھیجے اور بعض نے سخت

دوستانہ معاملات سے ممنون کرکے اس بات کے لئے دلی جوش بخشا ہے کہ ہم اونکے دین و دنیا کے لئے دلی جوش سے بہبودی اور سلامتی چاہین تا انکی گورے و سپید مونہہ

اور درشت لفظ بھی لکھے کہ انگریزی عملداری کو دوسری عملداریون پر کیون ترجیح دی لیکن ظاہر ہے کہ جس سلطنت کو اپنی شایستگی اور حسن انتظام کر دوسری ترجیح ہو اسکو کیونکر چھپا سکتے ہین۔ خوبی باعتبار اپنی ذاتی کیفیت کے خوبی ہی ہے گو وہ کسی گورنمنٹ مین پائی جائے الحکمۃ ضالۃ المومن الخ اور یہہ بھی سمجھنا چاہیے کہ اسلام ہرگز یہہ اصول نہین ہے کہ مسلمانون کی قوم جس سلطنت کے ماتحت رہکر اوسکا احسان اوٹھاوے اسکی ظل حمایت مین بامن و آسایش رہ کر اپنا رزق مقسوم کھاوے اسکی انعامات متواترہ سے پرورش پاوے پھر اوسی پر عقرب کی طرح نیش چلاوے اور اسکے سلوک اور مروت کا ایک ذرہ شکر بجا نہ لاوے بلکہ ہمارے خداوند کریم نے اپنے رسول مقبول کے ذریعہ سے یہی تعلیم دی ہے کہ ہم نیکی کا معاوضہ بہت زیادہ نیکی کے ساتھہ کرین اور منعم کا شکر بجا لاوین اور جب کبھی ہمکو موقعہ ملے تو ایسی گورنمنٹ سے بدلی صدق کمال ہمدردی سے پیش آوین اور بہ طیب خاطر معروف اور واجب طور پر اطاعت اوٹھاوین سو اس عاجز نے جسقدر حصہ سوم کے پرچہ مشمولہ مین انگریزی گورنمنٹ کا شکر ادا کیا ہے وہ صرف اپنے ذاتی خیال سے ادا نہین کیا بلکہ قرآن شریف اور احادیث نبوی کی ان بزرگ تاکیدون نے جو اس عاجز کے پیش نظر ہین مجھکو اس شکر ادا کرنے پر مجبور کیا ہے سو ہمارے بعض ناسمجھہ بھائیون کی یہہ افراط ہے جسکو وہ اپنی کوتاہ اندیشی اور بخل فطرتی سے اسلام کا جزو سمجھہ بیٹھے ہین ؎

ای جفاکیش نہ عشق است طریق عشاق

ہرزہ بدنام کنی چند نکونامے را (براہین احمدیہ)

جس طرح دنیا مین خوبصورت ہین آخرت مین بھی نورانی و منور ہون - فنسئل اللہ تعالی خیرھم فی الدنیا والاخرۃ - اللھم اھدھم وایدھم بروح منک واجعل لھم حظا کثیرا فی دینک - الخ"

پھر ایسے شخص پر یہہ بہتان کہ اسکے دل مین گورنمنٹ انگلشیہ کی مخالفت ہے اور اسکی کتاب کی نسبت یہہ گمان کہ وہ گورنمنٹ کے مخالف ہی پرلے سرے کی بے ایمانی اور شرارت شیطانی نہین تو کیا ہی - خیرخواہان سلطنت و پیروان مذہب اسلام ان یاوہ گو حاسدون کی ایسی باتین ہرگز نہ سنین اور اس کتاب یا مولف کیطرف سے وطنی کو اپنے دلون مین جگہ نہ دین - گورنمنٹ سے تو ہم پہلے ہی مطمئن ہین کہ وہ ان باتون کو مولف کی نسبت ہرگز نہ سنیگی - بلکہ جو ان باتون کو گورنمنٹ تک پہونچائیگا - اسکو اسکی دروغ گوئی پر سرزنش کریگی -

شاید وہ مفتری حاسد اپنے افسرا کی تائید مین اس کتاب کی اُن عبارات و بشارات کو جنہین مولف نے اپنی یا اسلام کی فتح اور مخالفین اسلام کی ہزیمت کی خبرین دی ہین یا اپنی مشابہت مسیح علیہ السلام سے بیان کی ہی عوام مین جنکو وہ بہکانا چاہتا ہی پیش کرین یا کر چکے ہون - لھذا اس مقام مین ان عبارات و بشارات کا حل مطلب ضروری ہے تاکہ عوام ان عبارات و بشارات کے مطالب سمجھنے مین غلطی نہ کھائین اور ان مفتریون کے دہوکہ مین نہ آجائین - پس واضح ہو کہ وہ عبارات و بشارات جن سے ان مفتریون کے ہاتھ مارنے کا گمان ہے یہہ ہین -

(۱) آیۃ بشارت فتح اسلام - جو براہین احمدیہ مین بصفحہ ۵۱۵ منقول ہی اور اس رسالہ مین بصفحہ (۱۷۳)

انا فتحنا لک فتحا مبینا

(۲) آیۃ پیشین گوئی ہزیمت مخالفین اسلام جو براہین مین بصفحہ ۴۹۸ موجود ہے کہ کیا وہ کہتے ہین ہم سب بدلینے والی ہی - وہ سب بھگائے جائینگے اور پیٹھ پھیر دینگے -

ام یقولون نحن جمیع منتصر سیھزم الجمع ویولون الدبر -

(۳) مولف کی یہہ کشفی پیش گوئی جو بصفحہ ۵۱۵ براہین احمدیہ منقول ہے کہ اس موقع

(الہام آیۃ الفتح) کے اثناء مین جبکہ یہہ عاجز بغرض تصحیح کاپی کو دیکھ رہا تھا۔ بعالم کشف چند ورق ہاتھہ مین دئے گئے اور اُن پر لکھا ہوا تھا کہ فتح کا نقارہ بجے پہر ایک نے مسکرا کر ان ورقون کے دوسری طرف ایک تصویر دکھائی اور کہا کیا کہتی ہے تمہاری تصویر جب اس عاجز نے دیکھا تو وہ اسی عاجز کی تصویر تھی اور سبز پوشاک تھی مگر نہایت رعب ناک جیسے سپہ سالار مسلح متحیاب ہوتے ہین اور تصویر کے یمین و یسار مین حجۃ اللہ القادر و سلطان احمد مختار لکھا تھا"

(۴) مولف کی یہہ الہامی پیش گوئی بزبان انگریزی بصفحہ ۴۸۴ کتاب براہین احمدیہ

گاڈ اِز کم اِنگ بائی ہز آرمی۔
ہی اِز ود یو ٹو کل اینیمی۔
یعنے خدا اپنا لشکر لئے آرہا ہے وہ دشمن کے مارنے کے لئے تیرے ساتھہ ہے۔

God is coming by his army
He is with you to kill enemy.

(۵) آیۃ خطاب مولف بلفظ یا عیسیٰ جو براہین بصفحہ ۵۵۶ اور اس رسالہ مین بصفحہ (۱۷۳) منقول ہو چکی ہے۔

(۶) مولف کی نسبت یہہ بشارت بصفحہ ۵۲۱ کتاب کہ "بادشاہ تیرے کپڑون سے برکت ڈہونڈینگے"۔

اسی قسم کی اور آیات و بشارات بزبان عربی فارسی و انگریزی اس کتاب مین پائے جاتے ہین اور اسکی کے مطابق اس کتاب کے معاونون اور مولف کے معتقدون کی کلام مین الفاظ نصرت و فتح مستعمل ہوئے ہین۔ (دیکھو اشتہار طولانی جماعت معاونین کتاب مطبوعہ ریاض ہند پریس امرتسر جسمین لفظ فتح و نصرت موجود ہین اور بحق مولف یہہ شعر منقول ہے ؎ سب مریضون کے ہے تمہین پہ نگاہ۔ تم مسیحا ہو خدا کے لئے)

ولیکن اس کتاب مین ان بشارات و عبارات کے الفاظ کی تشریح و تفسیر ایسی ہو چکی ہے کہ اسمین کسی مفتری کے افترا اور کسی مفسد کے اختراع کی گنجایش نہین۔ اسمین صاف اور کھلے طور پر بیان کیا گیا ہے کہ فتح اسلام سے

ملکی فتح مراد نہین اور نہ ہزیمت مخالفین اسلام سے انکا میدان جنگ مین شمشیر و تفنگ سے بھاگ جانا مراد ہے بلکہ فتح اسلام سے اسکا دلایل و بیان و حجت و برہان سے غالب ہونا۔ اور ہزیمت و مغلوبیت مخالفین سے انکا بحث و دلایل سے عاجز آنا مراد ہے۔

اور مولف کو بلفظ یا عیسیٰ مخاطب کرنے سے یہہ مراد نہین ہے کہ مولف

درحقیقت وہ مسیح موعود ہے جسکا اہل اسلام اور عیسائیون (دونو) کو انتظار ہے بلکہ اس سے مراد یہہ ہے کہ مولف حضرت مسیح علیہ السلام سے مشابہ* اور بعض اوصاف مین مماثل ہے سو یہہ اونکے جسمانی اور سیاست ملکی کے اوصاف مین بلکہ صرف روحانی اور تعلیمی صفت مین

اور مولف کے کپڑون سے بادشاہون کی برکت ڈھونڈنے سے یہہ مراد نہین کہ انکو ظاہری بادشاہت ہو جائیگی اور دوسرے بادشاہ موجودہ وقت خصوصاً انگریز جنکے ظل حمایت و بادشاہت مین مولف رہتا ہے انکی زیر حکومت ہو جائینگے بلکہ اس سے انکی دینی بادشاہی اور روحانی سرداری اور اخروی پیشوائی مراد ہے اس بشارت کی نظیرین حضرت مسیح کی وہ بشارتین ہین جو عیسائیون کے زعم مین عہد عتیق و جدید مین انکی بادشاہت و تسلط کی نسبت وارد† ہین۔ حالانکہ حضرت مسیح عیسائیون

---

* یہہ تشبیہ بعینہ ان تشبیہون کی مانند ہے جو عیسائیون کے اعتقاد مین عہد عتیق و جدید مین حضرت مسیح کے حق مین ابراہیم سے (پیدایش ۱۷-۵) آدم سے (رومی ۵-۱۴) اسحاق سے (پیدا ۲۲-۱ و ۲) پناہ کے شہر سے (گنتی ۳۵-۶) پیتل سے (خر ۲۷-۲۹) پیتل کے حوض سے (خر ۳۰-۱۸) بزغالہ سے (احبار ۱۶-۳۰) وغیرہ وغیرہ سے وارد ہین جنسے کوئی مسلمان یا عیسائی یہہ سمجھ نہین سکتا کہ مسیح درحقیقت آدم یا ابراہیم یا پیتل کا حوض یا بزغالہ وغیرہ ہے۔

† کہ وہ خدا کا تخت نشین ہے (مکاشفات یوحنا ۳-۲۱) وہ داؤد کے تخت پر اور اسکے ملک پر آجسے لیکے ابد تک بندوبست کریگا۔ (یسع ۹-۷ وغیرہ) یعنے تو اپنے بادشاہ کو کوہ مقدس صیہون پر بٹھلایا ہے (زبور ۲-۶ وغیرہ) اے پہلوان اپنی تلوار کو جو

سکے اعتقاد مین دنیا کے بادشاہ نہین ہوئے اور نہ انہون نے کبھی تلوار لٹکائی اور نہ کسی پر چلائی خود حضرت مسیح نے پلاطوس کو مخاطب ہوکر فرمادیا ہے کہ میری بادشاہت اس جہان کی نہین اگر میری بادشاہت اس جہان کی ہوتی تو میرے نوکر لڑائی کرتے تاکہ مین یہودیون کے حوالہ نہ کیا جاتا پر میری بادشاہت یہان کی نہین (یوحنا ۱۸-۳۹)۔ اب ہمکو یہہ دکھانا باقی رہا کہ مولف کے کلام مین اُن عبارات کی اس قسم کی تشریح و تفسیر کہان پائی جاتی ہے تاکہ ناظرین ہماری بیانات کو ہماری خیالی تاویلات نہ سمجھین اور اُنکو نکات بعد الوقوع قرار دیکر مطلب سعدی دگر ست نہ کہہ سکین لہذا ہم اس باقی کو ادا کرتے ہین اور اپنے بیان کا ایک ایک لفظ مولف کی کلام سے نکالدیتے ہین

واضح ہو کہ مولف نے پیشین گوئی نمبر ۲ حصہ چہارم کتاب مین بصفحہ ۴۹۸ نقل کرکے اسکا ترجمہ ان الفاظ سے کیا ہے کیا کہتے ہین کہ ہم ایک قومی جماعت ہین جو

تیری حشمت اور بزرگواری ہی حمایل کرکے اپنی ران پر لٹکا اور اپنی بزرگواری سے سوار ہو اور سچائی اور حلیمیت اور صداقت کے واسطے اقبال مندی سے آگے بڑھ اور تیرا دہنا ہاتھ تجھکو ہیبتناک کام سکھلادیگا۔ تیرے تیر تیز ہین لوگ تیرے نیچے گرے پڑتے ہین (یہ بادشاہ کے دشمنون کے دل مین لگ جاتے ہین (مزامیر ۴۵-۳ وغیرہ) سمندر سے سمندر تک اور دریا سے انتہا سے زمین تک اسکا حکم جاری ہوگا وے جو بیابان کے باشندے ہین اُسکے سامنے جھکینگے دشمن اور جزیرہ ان کے سلاطین نذرین لاوینگے سبا اور سبا کے بادشاہ گذرانینگے ان سارے بادشاہ اسکے حضور سجدہ کرینگے (زبور ۷۲-۸ وغیرہ) تو میرے دہنے ہاتھ بیٹھ جبتک کہ مین تیرے دشمنون کو تیرے پانو تلے کی چوکی بناؤن (زبور ۱۱۰-۱ وغیرہ) کیونکہ جبتک وہ سارے دشمنون کو اپنے پانو تلے نہ لاوے ضرور ہے کہ سلطنت کرے (۱-قر-۱۵-۲۵) اوسی برّی سے لڑائی کرینگے اور برّہ اُنپر غالب ہوگا کیونکہ وہ خداوندون کا خداوند ہے اور بادشاہون کا بادشاہ ہے (مکاشفات ۱۷-۱۴)۔ اس بادشاہی کی ایک عمدہ نظیر اسوقت کی موجود ہے

جواب دینے پر قادر ہین عنقریب یہہ ساری جماعت بہاگ جائیگی اور پیٹھ پہیر لیگی اور پیشین گوئی نمبر ۴ کا ترجمہ بہی خود ہی ان الفاظ سے کیا ہے - خدا تعالے دلایل اور براہین کا لشکر لیکر چلا آتا ہے وہ دشمن کو مغلوب اور ہلاک کرنے کے لئے تمہارے ساتہہ ہے ؎

یہہ الفاظ ہمارے اس بیان کے صاف مصدق ہین کہ فتح و ہزیمت سے مراد ان پیشگوئیون مین بحث و دلایل و جواب و سوال مین ہار جیت ہے نہ تلوار کی لڑائی مین -

اسی صفحہ مین آیۂ بشارت غلبہ اسلام منقولہ حاشیہ نقل کرکے حضرت مسیح سے اپنا مشابہ ہونا (نہ عین مسیح ہونا) ان الفاظ سے بیان کیا ہے - یہہ آیت جسمانی اور سیاسی ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق مین پیشگوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ

ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ

دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور مین آئیگا اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا مین تشریف لائینگے تو انکے ہاتہہ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار مین پہیلجائیگا لیکن اس عاجز پر ظاہر کیا گیا ہے کہ یہہ خاکسار اپنی غربت و انکسار اور توکل اور ایثار اور آیات اور انوار کے رو سے مسیح کی پہلی زندگی کا نمونہ ہے اور اس عاجز کی فطرت اور مسیح کی فطرت نہایت ہی باہم متشابہ واقع ہوئی ہے گویا ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے یا ایک ہی درخت کے دو پہل ہین اور بجز اتحاد ہے کہ نظر کشفی مین نہایت ہی باریک امتیاز ہے اور نیز ظاہری طور پر بہی ایک مشابہت ہے اور وہ یون کہ مسیح ایک کامل اور عظیم الشان نبی یعنے موسیٰ کا تابع اور خادم دین تہا اور اسکی انجیل توریت کی فرع ہے اور یہہ عاجز بہی اوس جلیل الشان نبی کے احقر خادمین مین سے کہ جو سید الرسل اور سب رسولون کا تاج ہے اگر وہ حامد ہین تو وہ احمد ہین اور اگر وہ محمود ہین تو وہ محمد ہے صلے اللہ علیہ وسلم سو چونکہ اس عاجز کو حضرت مسیح سے

؎ کی بجائے فوج ہے جسمین جرنیل کرنیل میجر کپتان بہی عہدہ دار فوجی موجود ہین اور حقیقت مین فوجی کوئی نہین وہ بسبب اپنے روحانی مناصب کے مدعی ہین ایسی تشبیہات اور اصطلاحات کسی مسلمان نے بدعت لئے تو کیا گناہ کیا اور ان الفاظ کے استعمال سے خیر خواہی سلطنت کی دم بہرتا ہے کیونکہ باغی ہوگیا -

؎ ایسا اتحاد امام محدث ابن حزم ظاہری کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے شیخ م

مشابہت تامہ ہے اسلئے خداوند کریم نے مسیح کی پیشگوئی مین ابتدا سے اس عاجز کو بھی شریک کر رکھا ہے یعنے حضرت مسیح پیش گوئی متذکرہ بالا کا ظاہری اور جسمانی طور پر مصداق ہے اور یہہ عاجز روحانی اور معقولی طور پر اُسکا محل اور مورد ہے یعنے روحانی طور پر دین اسلام کا غلبہ حجج قاطعہ اور براہین ساطعہ پر موقوف ہے اس عاجز کے ذریعہ سے مقدر ہے گو اُسکی زندگی مین یا بعد وفات ہو۔

یہہ الفاظ ہمارے اس بیان کے مصدق ہین کہ مولف کو مسیح موعود ہونے کا دعوی نہین بلکہ حضرت مسیح سے مشابہت کا ادعا ہے سو بھی نہ ظاہری و جسمانی اوصاف مین بلکہ روحانی اور تعلیمی وصف مین اور غلبہ اسلام سے جسکی مولف کو بشارت دی گئی ہے

م محی الدین ابن عربی کے مکاشفہ مین منکشف ہوا ہے چنانچہ فتوحات مکیہ کے باب ۲۳۱

غاية الوصلة ان يكون الشيء عين ما ظهر ولا يعرف. كما رايت رسول الله صلعم وقد عانق ابن خزم المحدث فغاب احدهما في الآخر فلم نر الا واحداً وهو رسول الله صلعم فهذه غاية الوصلة وهو المعبر عنه بالاتحاد۔ (فتوحات مکیہ)

مین آپ نے فرمایا ہے کہ نہایت درجہ کا اتصال یہہ ہے کہ ایک چیز بعینہ وہ چیز ہو جائے جسمین وہ ظاہر ہوا اور خود نظر نہ آوے جیسا کہ مینے خواب مین آنحضرت کو دیکھا کہ آپ نے ابو محمد بن خزم محدث سے معانقہ کیا پس ایک دوسرے مین غایب ہو گیا بجز ایک رسول اللہ صلعم کے نظر نہ آیا۔ نواب صاحب بہوپال نے کتاب اتحاف النبلا مین اسکی تائید مین ایک عربی رباعی نقل کی ہے جسکا مطلب

توهمنا اشينا بليل مزارنا
فهمّ ليسمع بيننا بالتباعد
فعانقته حتى اتحدنا تعانقاً
فلما اتانا ما راى غير واحد

یہہ ہے کہ ہمارے بدگمان رقیب نے شب کو ہمارے پاس ہمارے مشوق کے آنے کا گمان کیا تو ہم مین جدائی ڈالنے مین کوشش کرنے لگا۔ پس مینے اپنے مشوق کو گلے سے لگا لیا۔ پھر وہ رقیب آیا تو اوسنے بجز مجھ ایک کے کسی کو نہ دیکھا۔ پھر یہہ شعر فارسی

دلائل و براہین کا غلبہ مراد ہے نہ سیاست ملکی مین غلبہ اور بصفحہ ۵۵۷ پیش گوئی نمبر (۵) جسمین مولف کا لفظ یا عیسیٰ مخاطب کیا گیا نقل کرکے اسکا ترجمہ ان الفاظ سے کیا۔ اے عیسیٰ مین تجھے کامل اجر بخشونگا یا وفات دونگا اور اپنی طرف اٹھاونگا اور تیرے تابعین کو انپر

یا عیسیٰ انی متوفیک۔ الخ

جو منکر ہین قیامت تک غلبہ بخشونگا یعنے تیرے ہم عقیدہ اور ہم مشربون کو حجت اور برہان اور برکات کے رو سے دوسرے لوگون پر قیامت تک فایق رکھونگا پہلون مین سے بھی ایک گروہ ہے اور پچھلون مین سے بھی ایک گروہ ہے اس جگہ عیسیٰ کے نام سے بھی یہی عاجز مراد ہے۔

اس عبارت مین الفاظ حجت۔ برہان۔ برکات۔ ہمارے بیان کے صاف موید ہین۔ اور بصفحہ ۴۹۲ اس کتاب کے ایک عربی فقرہ اس مضمون کا کہ ہم زمین مین ایک خلیفہ

اردت ان استخلف فخلقت ادم
انی جاعل فی الارض۔

بنانے والے ہین نقل کرکے کہا ہے اسجگہ خلیفہ کے لفظ سے ایسا شخص مراد ہے کہ جو ارشاد اور ہدایت کے لئے بین اللہ و بین الخلق واسطہ ہو خلافت ظاہری کہ جو سلطنت اور حکمرانی پر اطلاق پاتی ہے مراد نہین ہے اور نہ وہ بجز قریشی کے کسی دوسرے کے لئے خدا کی طرف سے شریعت اسلام مین مسلم ہو سکتی ہے بلکہ یہہ محض روحانی مراتب اور روحانی نیابت کا ذکر ہے اور آدم کے لفظ سے بھی وہ آدم جو ابو البشر ہے مراد نہین بلکہ ایسا شخص مراد ہے جس سے سلسلہ ارشاد اور ہدایت کا قایم ہو کر روحانی پیدائش کی بنیاد ڈالی جائے گویا وہ روحانی زندگی کے رو سے حق کے طالبون کا باپ ہے اور یہہ ایک عظیم الشان پیش گوئی ہے جس مین

---

۴ نقل کیا ہے ؎ جذبہ شوق بحد یست میان من و تو ٭ کہ رقیب آمد و نشناخت نشان من و تو

اسکے بعد یہہ جدوعا یہہ لکھا ہے۔ رزقنا اللہ من ھذا الاتحاد فی الدنیا والاخرۃ یعنے خدا تعالیٰ ہمکو بھی ایسا ہی اتحاد دنیا و آخرت مین نصیب کرے۔ اس اتحاد پر بعض اسوقت کے لوگون نے کچھ اعتراض بھی کئے ہین جنکے ضمیمہ اخبار سفیر ہند سنہ ۱۸۸۸ء کے نمبر ۱۳ و ۱۴ مین اونکے کافی جواب دیئے ہین۔ ناظرین اون نمبرون کو دیکھین۔

روحانی سلسلہ کے قایم ہونیکی طرف اشارہ کیا گیا ہے ایسے وقت مین جبکہ اس سلسلہ کا نام و نشان نہین۔

اس عبارت نے تو ہمارے بیانات کی پوری تائید کر دی اور مخالفین کی تہمتون کی جڑہ کاٹ ڈالی اسکو اس جملہ نے کہ اس منصب خلافت سے (جسکا اس پیشگوئی مین مولف کو وعدہ دیا گیا ہے) خلافت ظاہری جو سلطنت اور حکمرانی پر اطلاق پاتی ہے مراد نہین اور نہ وہ بجز قریش کسی دوسرے کے لئے خدا کی طرف سے شریعت اسلام مین مسلم ہو سکتی ہے بلکہ یہہ محض روحانی مراتب اور روحانی نیابت کا ذکر ہے" صاف تصریح کر دی ہے کہ مولف کو ظاہری حکومت و سلطنت اسلامی کا ہرگز دعوی نہین اور نہ وہ اس دعوی کو بحکم شریعت اپنے لئے جائز سمجھتا ہے کیونکہ وہ قریش سے مخصوص ہے اور مولف قریشی نہین فارسی الاصل ہے (چنانچہ صفحہ ۲۴۲ وغیرہ کتاب اسپر شاہد ہے) لو بس جھگڑا ختم ہوا اور خوب فیصلہ ہو گیا کہ مولف کی نسبت جو دعوی پولیٹیکل سرداری کا (اسلام مین خلافت کہلاتی ہے) تجویز کیا گیا ہے یہہ بحکم اسلام اور خود مولف کی کلام کے امکان سے خارج ہے نہ اسنے یہہ دعوی کیا نہ آیندہ کر سکتا ہے نہ اوسکا مذہب اس دعوی کی اجازت دیتا ہے۔

بالآخر ہم اسقدر کہنے سے باز نہین رہ سکتے کہ اگر یہہ معاملہ گورنمنٹ تک پہنچتا تو یقین تھا کہ ہماری زیرک اور دانشمند گورنمنٹ ایسے مفسدون کو (جنہون نے بحق ایسے شریف خاندانی کے جو ایک معزز نیکنام و خیرخواہ سرکار کا بیٹا ہے اور خود بھی سرکار کا دلی خیرخواہ و شکرگذار و دعاگو ہے اور درویشی و غربت سے زندگی بسر کرتا ہے ایسا مفسدانہ افترا کیا اور بہت لوگون کے دلون کو آزار پہنچایا ہے) سخت سزا دیتی۔

اور ہم یہہ بھی امید رکھتے ہین کہ گورنمنٹ ایسے خیرخواہ و وفادار خاندان کو (جسکی جانثاری اور وفاداری کا وہ نازک وقتون مین تجربہ کر چکی ہے) کبھی نہ بھولیگی اور یوم بیوم اوسکی قدر و منزلت کو بڑھائیگی ؎

قدیمان خود را بیفزاے قدر
کہ ہرگز نیاید زپروردہ غدر

مذہبی نکتہ چینی کا جواب

فریق اول (امرتسری منکرون) کی وجہ انکار کا جواب

تمہید

اس فریق کا انکار گو صورۃً انکار فریق دوم سے اخف ہے (کیونکہ فریق دوم مکفر ہے یہہ مکفر نہین) مگر درحقیقت یہہ انکار اشد ہے۔ اسلئے کہ فریق دوم کا انکار گو حد تکفیر تک پہنچا ہوا ہے مگر وہ صرف اور خاص کر الہامات مولف براہین احمدیہ کے متعلق ہے اونکے سوا اور الیاء اللہ کے الہامات سے اسکو تعلق نہین اور اونکو مطلق الہام اولیاء اللہ سے انکار نہین۔ اور یہہ حضرات (فریق اول معتزلہ اور نیچریہ کی طرح مطلق اولیاء اللہ کے الہام غیبی (ہمرنگ وحی) سے انکاری ہین۔ اور مولف براہین کے سوا بہی کسی ولی (سری۔ سقطی۔ جنید بغدادی۔ شیخ عبدالقادر جیلانی وغیرہ) کے الہام غیبی کو نہین مانتے۔ اسلئے انکار انکار بلا تکفیر فریق دوم کے انکار با تکفیر سے اشد اور اغلظ ہے۔ اور اسکا جواب و تعاقب بہ نسبت جواب انکار فریق دوم اہم و اقدم ہے اور اسمین نہ صرف مولف براہین احمدیہ یا اور الیاء اللہ کے الہامات کی نصرت و حمایت متصور و مقصود ہے بلکہ الہام انبیا کی تائید بہی اسمین متحقق ہے اور یہی تائید (الہام انبیا) ہمارا اصلی مقصد ہے۔ اسلئے کہ غیر نبی کے الہام غیبی سے مطلق انکار نبی کے الہام سے انکار کا مقدمہ ہے اور اسکی طرف کھینچ لیجا سکتا ہے کیونکہ دونون الہامون کا حال و اصول ایک ہے بلکہ سچ پوچھو تو وہ دونو ایک ہی چشمہ یا منبع کی دو نہرین ہین لہذا ایک سے انکار ہو تو دوسرے کے تسلیم کرنے کی عقلی وجہ کوئی نہین۔ اور ایک کے وجود سے انکار کرنے سے دوسرے سے انکار کا بہی خوف ہے۔ اسیوجہ سے محققین اہل عرفان نے کہا ہے۔ جس کو اولیاء کے اس فیض باطنی اور علم لدنی سے انکار ہو۔ اسکو سوء خاتمہ کا خوف ہے۔ شاید اسکے دل مین ایک نہ ایک دن انبیا کے علم لدنی و الہام غیبی سے انکار بہی جگہ پکڑ لے۔ تمہید ختم ہوئی اب جواب وجہ انکار فریق اول قلم مین آتا ہے۔

الہام غیبی (ہمرنگ وحی) جس سے فریق اول کو انکار ہے وہ الہام ہے جس کی چار صورتون کی تشریح براہین احمدیہ کے حصہ سوم کے صفحہ ۲۲۳ و ۲۳۶ و ۲۴۷ و ۲۵۸ مین ہو چکی ہے۔ اور اوسمین کلام و تکلم خداوندی پایا جاتا ہے۔ ایسا الہام (جسمین کلام و خطاب ہو) فریق اول کے نزدیک وحی کہلاتا ہے اور وہ انکے خیال مین بجز نبی کسی کو نہین ہو سکتا‡ اور نہ کبھی کسی کو ہوا۔ پھر فریق اول نے اس دعوی کے مناقض یہہ بھی کہدیا ہے کہ جسکو خدا کی طرف سے کلام و الفاظ سے خطاب ہو وہ اوسکو الہام کیون کہتا ہے وحی کیون نہین بولتا۔ اور اسکے ساتھہ یہہ بھی کہدیا ہے† کہ حضرت موسی کی ان کو انہین معنی کر وحی ہوئی تھی اور وحی بمعنی اعلام بکلام و ارسال فرشتہ نبوت کا خاصہ نہین۔ اس قول مین انہون نے الہام بکلام (جسکو وہ وحی کہتے ہین اور خاصہ نبوت سمجھتے ہین) کو اورون کے لئے جایز کر دیا۔ (گو اسکا نام الہام نہین رکھا) اور جس امر سے وہ انکاری تھے اسکا انہون نے خود اقرار کر لیا۔

لہذا انکے اس خیال و مقال (گو وہ مجرد دعوی بلا دلیل ہے) کے جواب مین صرف اسقدر

---

‡ چنانچہ سرگروہ فریق اول کے رسالہ ابطال الہام مین ہے لیکن اس طور کہنا کہ خدا نے مجھکو یہہ آیت الہام کی۔ اور اسکی کلام و تکلم کا خیال کرنا کہ خدا نے مجھسے کلام کی اور اس آیت کو مجھے فرمایا ان معنون سے جایز نہین"

† چنانچہ اسی رسالہ مین ہے۔ اور اوحینا الی موسی مین مفسرین الہام کی معنی کہتے ہین لیکن الہام کے معنی درست نہین ہوتے کیونکہ الہام صرف القا ہی ہوتا ہے وہان جواب نہین ہوتا۔ اگر وحی کے معنے صرف اعلام کے یا ارسال فرشتہ کے کئے جاوین تو صحیح نہین۔ کیونکہ وحی رسالت خاصہ انبیا ہے نہ وحی اطلاع و ارسال فرشتہ کئی اشخاص کے پاس فرشتہ آئے اور کلامین کین اور کئی نے آوازین سنین۔ پھر اسکی تمثیل مین چند وجہ نقل کرکے کہا ہے سجایز ہے موسی کی ان کو فرشتہ کے ذریعہ سے یا کسی اور وسیلہ سے کلام ہوئی ہو جب یہہ بات ثابت ہوئی کہ الہام کے معنون مین کلام اور تکلم ماخوذ نہین اگر کوئی شخص دعوی کلام و تکلم کا کرے تو ہم اوسکو صادق نہ جانین گے اسپر الہام بولنا اوسکا غلط ہے وحی کیون نہین بولتا وحی کے معنون مین کلام و تکلم ماخوذ ہے

کہنا کافی ہے کہ مدعی الہام کا دعوی یہی تہا کہ مجھے خدا تعالی نے فلان فلان آیت یا فلان کلام سے مخاطب فرمایا ہے۔ اور مجھ سے خدا تعالی ہمکلام ہوا ہے جس کو فریق اول نے مان لیا۔ رہی اسکی یہہ نزاع کہ وہ بشہادت لغت اسکو الہام نہین کہتا وحی نام رکہتا ہے۔ سو یہہ لفظی نزاع ہے (جسکی طرف محصلین و محققین کبہی رجوع نہین کرتے) اس نزاع کا قطع و رفع مدعی الہام کے لفظ الہام کو چہوڑ دینے اور بجاے الہام لفظ وحی استعمال کرنے سے باسانی ممکن ہے۔ وہ بجاے دعوی الہام کلام یہہ دعوی کر سکتا ہے کہ خدا نے مجہے وحی بمعنے اعلام کلام سے (جو فریق اول کے نزدیک خاصہ نبوت نہین ہے) مشرف فرمایا ہے اور اسی وحی کے ذریعہ سے فلان آیت یا فلان کلام سے مخاطب کیا ہے۔ جسمین **فریق اول** کو (اگر وہ انصاف کرے) کسی وجہ سے مجال مقال نہین ہے اور اگر وہ انصاف سے مناظرہ کی داب سے یکسو ہو کر اب اسمین یہہ بات نکالے کہ وحی کلام کا (جسکو ہم غیر نبی کے لئے جائز رکہتے ہین) کانون سے مسموع ہونا ضروری ہے اور مدعیان الہام کلام ملہم کے دلپر وارد ہونیکا دعوی کرتے ہین (چنانچہ مولف براہین احمدیہ نے پہلی تین صورتون الہام مین دلپر القا ہونیکا صریح دعوی کیا ہے۔ کانون سے آواز سننے کو صرف پانچوین صورت سے مخصوص کیا ہے) اور القا و واردات قلبی کو عرفاً و لغۃً بہی کلام نہین کہا جاتا پس ہمپر تسلیم الہام کلام کا الزام کیونکر صحیح ہو سکتا ہے۔ تو اگرچہ اب انکی یہہ بات لائق سماعت و مستحق جواب نہین کیونکہ مشتی بعد از جنگ کا مصداق ہے۔ **فریق اول** کے نزدیک وحی کلام و القائی قلب مین منافات تہی تو پہلے اوسنے اس امر کی کیون نہ تصریح کی اور وحی کلام کو جب غیر نبی کے لئے جائز کیا تہا تو اسمین مسموع ہونے کلام کی کیون قید نہ لگا دی۔ تاہم استحقاق حق و اظہار صواب کے لئے اونکی اس بات کا جواب یہہ دیا جاوے گا کہ اگر کلام ملہم کو (جسکا خدا کی طرف سے صرف دل پر القا ہو ظاہری کانون سے سنا نہ جائے) وحی نہ کہا جائے اور نہ اسکو کلام کہین تو وحی بغیر تلو انبیاء جسکو فرشتہ نہ لاتا تہا صرف اوسکا القا انبیاء کے قلب پر ہوتا تہا وحی نہ کہلاوے اور نہ اسکو کلام ربانی کہا جاوے حالانکہ کوئی مسلمان اسکا قایل نہین۔ اور عرف بہی اس کے مخالف ہے۔ عرف عام اور عرف شرع مین بلا اختلاف حدیث النفس اور کلام نفسی

اس لحاظ سے کہ وہ تکلم مین آسکتا ہے۔ اور کبھی نہ کبھی زبان پر آتا ہے کلام بولا جاتا ہے۔ اور ایسا ہی تکلم و تلفظ عام دو معنی سے حقیقت لفظ مین جو کلمہ و کلام کا جز ہے لغۃً و عرفاً ماخوذ ہے۔ لہذا فریق اول کو ہرگز نہین پہنچتا کہ وہ کلام ملہم کے (جسکا صرف القا ہوا ہو کانون سے وہ سنائی نہ دیا ہو) وحی ہونے سے انکار کرے اور اس الزام تناقض سے بچ سکے۔ اس بیان سے ثابت ہوا کہ جو اس فریق (اول) نے نفی الہام اولیاء اللہ پر استدلال پیش کیا ہے اس سے اس الہام کا ثبوت نکلتا ہے نہ نفی اور اس استدلال کو پیش کرنے والے پر رجل قضی علی نفسہ کی مثل خوب صادق آتی ہے۔ یہہ اس فریق کے سرگروہ کی استدلال کا حال ہے۔ اب اس فریق کے عوام مصداق ومنھم امیون لا یعلمون الکتاب الا امانی وان ھم الا یظنون کی استدلالات اور ان کے جوابات کو سننا چاہیے

بعض عوام فریق اول نفی الہام اولیاء اللہ پر یہہ نقلی استدلال پیش کرتے ہین کہ خدا تعالے نے قرآن مین فرمایا ہے کہ وہی (عزوجل) غیب جاننے والا ہے وہ اپنے غیب پر

عالم الغیب فلا یظھر علی غیبہ احدًا الا من ارتضی من رسول فانہ یسلک من بین یدیہ ومن خلفہ رصدًا۔ (سورۃ الجن ع ۲)	بجز رسول کسی کو مطلع نہین کرتا۔ اسکے آگے اور پیچھے وہ پہرا چوکی رکھتا ہے جس سے صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ ولی کو وہ اپنے غیب پر مطلع نہین کرتا۔

* چنانچہ تمکو کسی پہلی کتاب پڑھنے والے لفظ کی تعریف مین تکلم و تلفظ کو ایسا ہی وسیع کرتے اور یہہ کہتے ہین۔ اللفظ ما یتلفظ بہ الانسان حقیقۃً او حکمًا۔ الخ

+ اور جو آپ کو غیر نبی پر نزول والہام آیات قرآن مین شبہہ ہے اسکا جواب جواب استدلال فریق ثانی کے ضمن مین عنقریب آتا ہے۔

‡ یہہ استدلالات بھی سرگروہ فریق اول کے افادات و تعلیمات سے ہین جو روز مرہ کی درس و تعلیم مین

اور بعضی یہہ عقلی استدلال پیش کرتے ہین کہ غیر نبی کو ہمرنگ وحی نبوی الہام غیبی ہو تو نبی و غیر نبی مین فرق نہین رہتا۔ اور نبی کی نبوت مین اشتباہ واقع ہو جاتا ہے۔

بعضی ان ہی استدلالات سے وسیع نتایج نکالتے ہین اور الہام غیبی اولیا اللہ کے علاوہ انکے تمام خوارق و کرامات کا بطلان بھی ان دلایل سے استنباط کرتے ہین۔

یہہ مقالات و استدلالات [illegible] وغیرہ کی ہین جو بواسطہ شیخ فریق اول اب اس گروہ کی عوام مین شایع ہوئی ہین اور انکے جوابات بھی پرانے علماء اہل سنت نے بسط و تفصیل کے ساتھہ بھی کتب عقاید و تفاسیر مین دیدیے ہین۔ لہذا اس مقام مین ان ہی علماء کے جوابات کو حوالہ قلم کرنا کافی ہے۔ ناظرین اہل علم ان پرانی مباحث و دلایل کی نقل و اعادہ کا اعتراض ہمپر نہ کرین۔ ان ہی حضرات (فریق اول) کو (جنہون نے اس پرانے سلسلہ کو اب نئے سر سے ہلایا اور اس زمانہ مین اعتزال کا جال پھیلایا اور اہل سنت خصوصاً اہل حدیث کو معتزلی و نیچری* بنانا چاہا ہے) جو کہنا ہو سو کہین۔

اپ سے سرزد ہوتی ہین گو اپکے رسالہ مین یہہ مندرج نہین ہوئے ورنہ وہ بیچارہ عوام استدلال و دلیل کو کیا جانین وہ اکثر تو اُمّی محض ہین اور بعض جو اردو فارسی مین لیاقت شد بود رکھتے ہین علوم دین سے ناواقف ہین لہذا جو کچھہ انکے سامنے کہتے ہین وہ اسپر بلا دلیل ایمان لے آتے ہین۔ اسکی صحت و فساد کو وہ پہچان نہین سکتے۔ [illegible] مسلم جو مشرف باسلام ہوتے ہی قبل استحکام تعلیم عقاید اسلام حضرت کی صحبت مین [illegible] ہوتے ہین انکے حال پر سخت افسوس آتا ہے کہ وہ اپنی تقلید چھوڑ کر ایسے شخص سے تقلید کیون [illegible] کے۔ [illegible]

* نیچری بنانا اس مسئلہ سے بھی انکا مقصود [illegible] کہ معجزات و خوارق سے انکار مذہب نیچری کا اصل اصول ہے۔ اس سے علاوہ [illegible] نیچری مسائل اپنے گروہ کے عوام و جہلا مین پھیلاتے ہین [illegible] کہ حضرت [illegible] پیدا نہین ہوئے"

پس واضح ہو کہ ان حضرات نے جو نقلی استدلال پیش کیا ہے یہہ جار اللہ زمخشری معتزلی کا استدلال ہے۔ چنانچہ تفسیر کشاف میں آیہ متمسکہ فریق اول کے ذیل میں اسنے کہا ہے کہ اس آیۃ میں کرامات اولیاء کا ابطال پایا جاتا ہے کیونکہ جن لوگوں کی طرف کرامات منسوب ہیں وہ اگرچہ پسندیدہ ولی ہیں مگر رسول نہیں ہیں۔ اور خدا تعالے نے اپنے غیب پر مطلع کرنے کے لئے رسولوں کو مخصوص کر دیا ہے۔ اس کا جواب علماء اہل سنت (کثرھم اللہ تعالے) سے امام رازی قاضی بیضاوی شاہ عبد العزیز دہلوی وغیرہ اکابر نے متعدد وجوہ سے دیا ہے ان سب میں سے جواب حضرت شاہ صاحب بسیط و لطیف ہے۔ لہذا اس مقام میں اسی جواب کی نقل پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ حضرت شاہ عبد العزیز نے تفسیر عزیزی میں فرمایا ہے۔

> وفی هذا ابطال الکرامات لان الذین تضاف الیهم الکرامات وان کانوا اولیاء مرتضین فلیسوا برسل وقد خص الله الرسل من بین المرتضین بالاطلاع علی الغیب۔ (کشاف)

باید دانست کہ صاحب کشاف بنا بر مذہب اعتزال خود در تحت این آیہ گفتہ وفی هذا ابطال الکرامات الخ۔ ولیکن با وجود ادعاے دانشمندی این صرف از وسیع بعید واقع شدہ زیرا کہ این آیۃ نفی اطلاع بر غیب بر جیسے رفع تلبیس و اشتباہ کلی در آن حاصل شود از غیر رسولان میکند نہ نفی اطلاع بر غیب مطلقا چہ جائے کہ کرامات دیگر را ابطال نماید و در تفسیر گذشت کہ اظہار شخصے بر غیب چیزے دیگر است۔ و اظہار غیب بر آن چیزے دیگر۔ و از نفی آن نفی این لازم نمی آید۔ اولیاء اللہ را اگرچہ اظہار بر غیب حاصل نیست اما اظہار غیب بر ایشان جائز و واقع ست چنانچہ در حق مادر موسی علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام۔ سورۃ قصص منصوص ست۔ کہ انا رادوہ

اور اونکا بالید پیدا ہونا صریح طور پر ثابت نہیں جسکا فساد دیکھنا اشاعۃ السنہ جلد ۱۲ کے نمبر ۲ و ۳ کے ملاحظہ سے بخوبی ظاہر ہو سکتا ہے۔

الیک وجاعلوہ من المرسلین۔ اکثر علماء اہل سنت کہ فرق در اظہار شخص بر غیب و اظہار غیب بر شخص نکردہ اند میگویند کہ مراد از غیب درین آیۃ احکام شرعیہ اند کہ تکلیف بآنہا عام بر مکلفین می باشد و اگر از غیب مطلق غیب مراد باشد لازم آید کہ نبی محض را مثل حضرت خضر نیز اطلاع بر ہیچ غیب حاصل نہ شود زیرا کہ در آیۃ حصر علم غیب بر لفظ رسول فرمودہ اند و رسول اخص از نبی ست آرے اطلاع بر احکام شرعیہ جدیدہ دادن خاصہ رسول ست کہ در دیگر یافتہ نمے شود و بعض از ایشان گفتہ اند کہ حصر بہ ملاحظہ قید اصالت است یعنی بالاصالۃ اطلاع بر غیب خاصہ پیغمبران ست و اولیا را اطلاع بر غیب بطریق وراثت و تبعیت حاصل مے شود چنانچہ نور قمر مستفاد از نور شمس ست۔ اور اس سے پہلے تفسیر آیۃ فلا یظہر علی غیبہ مین غیب پر کسیکو مطلع کرنے اور اسکو غیب کی اطلاع دینے مین فرق کے بیان مین فرمایا ہے۔ پس مطلع نمی کند ہیچکس را بوجہے کہ رفع تلبیس و اشتباہ خطا بکلی در آن اطلاع حاصل شود۔ و احتمال خطا و اشتباہ اصلاً نماند و ہمین اطلاع دادن کذائی ست کہ او را اظہار شخصی بر غیب توان گفت بخلاف اطلاع منجمین و اطبا و کاہنان و رمالان و جفریان و فال بینان کہ علم ایشان بعض حوادث کونیہ از راہ استدلال باسباب و علامات ظنیہ یا اخبار متحملۃ الصدق والکذب جنیان و شیاطین تخمینی و وہمی می باشد نہ یقینی۔ و اولیا را ہر چند علم الہامی یقینی بعض حقایق ذات و صفات یا وقایع کونیہ حاصل می شود اما تلبیس و اشتباہ بجمیع الوجوہ از ان مرتفع نمے گردد تا اظہار ایشان بر غیب و استیلا بر ان مستحق گردد بلکہ اظہار غیب بر ایشان و انعکاس صورت غیبیہ در آئینہ وجدان ایشان ست و لہذا بکلام بآن متحقق نمے شود و خود ہم در تحصیل یقین بآن و اعتماد بر آن محتاج بشواہد کتاب و سنت کہ تمام وحی اند میشوند پس اظہار بر غیب ہیچکس را نمے دہند۔ الا من ارتضی من رسول۔ مگر کسیکہ پسند می کند و آنکس رسول مے باشد خواہ از جنس ملک باشد مثل حضرت جبریل علیہ السلام و خواہ از جنس بشر مثل حضرت محمد و موسیٰ و عیسیٰ علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات کہ او را اظہار

بر بعض از غیوب خاصہ خود مفرماید تا آن غیوب را بمکلفین برساند و تلبیس و اشتباہ را از ان بکلی رفع نماید تا احتمال خطا و ناراستی اصلاً پیرامون آن نگردد و عامہ مکلفین کہ بدیدن معجزہ تصدیق رسول بشری نمودہ باشند در وحی ہر بارہ بر آن اعتماد نمودہ در غلط نیفتند و راہ گم نکنند ولہذا در انزال وحی احتیاط بلیغ بکار مے برد **فانہ یسلک** یعنے پس تحقیق پروردگار من روانہ میکند **من بین یدیہ** پیش دست آن رسول خواہ ملکی باشد خواہ رسول بشری و پیش دست قوت فکریہ و قوت وھمیہ و قوت خیالیہ اوست و طبایع و اخلاق حاضر الوقت **و من خلفہ** یعنی و از پس پشت آن رسول خواہ ملکی باشد خواہ بشری و پس پشت علوم مخزونہ در حافظہ اوست و عادات و اخلاق متروکہ **رصدا** چوکیداران را از جنس ملائکہ تا وقت آوردن وحی و گرفتن آن قوت فکریہ و وھمیہ و خیالیہ را سبقت کردن ندہند" الخ

اس **کلام** بلاغت نظام **مین** حضرت شاہ صاحب مرحوم نے استدلال منکرین الہام و کرامات اولیاء اللہ کا شافی جواب دیا اور بخوبی ثابت کر دیا ہے کہ اس آیۃ مین خدا تعالی نے اپنے غیب پر بجز رسول کسیکو ایسے طور پر مطلع کرنے کہ اسمین خطا و اشتباہ کا امکان نہ ہو اور اسکے ساتھ فرشتون کا پہرہ چوکی بھی ہو کی نفی کی ہے۔ مطلق اطلاع غیب کی غیر رسول سے نفی نہین کی اور ایسی اطلاع غیب خدا کی طرف سے غیر رسول کے لئے جائز بلکہ واقع ہو چکی ہے۔ چنانچہ والدہ حضرت موسیٰ و خضر علیہ السلام کے لئے ہوئی۔

خاکسار (اڈیٹر) کہتا ہے۔ اس مقام مین ان تمثیلات کی تشریح ضروری ہے تاکہ عوام اہل حدیث جو فریق اول کے دام اعتزال مین پھنس رہے یا پھنسا چاہتے ہین۔ ان تمثیلات منصوصہ قرآنیہ سے واقف ہو کر ان کے دام سے رہائی پائین اور یہہ جان جائین کہ مطلق اطلاع غیب خاصہ انبیا نہین ہے خاص کر اطلاع بحفاظت و حراست انبیاء سے مخصوص ہے۔

حضرت موسی کی والدہ کو غیب پر مطلع کرنے کا حال قرآن مین یون

بیان فرمایا ہے۔ کہ ہمنے مادر موسیٰ کو یہہ الہام کیا (جب اسکو حضرت موسیٰ کے تولد ہونے پر فرعون کے حکم قتل کا ڈر لگا) کہ تو اسکو دودھ پلا۔ پھر جب تجھے (اسکے مارے جانیکا) ڈر لگے تو اسے (صندوق مین بند کرکے) دریا مین ڈالدے اور (اسکے ڈوب جانے یا فرعون کے ہاتھہ سے مارے جانیکا) خوف و غم نکر ہم اسکو تیرے پاس پھر لائینگے اور اسکو پیغمبر بنائینگے۔

وَاَوْحَيْنَا اِلٰى اُمِّ مُوْسٰٓى اَنْ اَرْضِعِيْهِ فَاِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَاَلْقِيْهِ فِى الْيَمِّ وَلَا تَخَافِىْ وَلَا تَحْزَنِىْ اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَيْكِ وَجَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۔ (القصص ع ۱)

اور حضرت خضر علیہ السلام کا حال اطلاع غیب قرآن مین یہہ بیان ہوا ہے کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھہ کشتی مین سوار ہوئے تو انہون نے کشتی کے تختے کو اوکھاڑ دیا۔ پھر ایک بیگناہ لڑکے کو مار ڈالا۔ پھر ایک قوم کسی گرنے والی دیوار کو کھڑا کر دیا۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان فعلون پر اعتراض کیا تو حضرت خضر نے اونکا سبب یون بتایا کہ وہ کشتی تو مسکینون کی تھی (جسکے ذریعہ سے) وہ دریا مین کام کیا کرتے تھے مین نے اسکو (اس لئے) عیب ناک کرنا چاہا (کہ) اُنکے پیچھے سے ایک (ظالم) بادشاہ آرہا تھا جو سب (اچھی) کشتیونکو بیگار مین پکڑ لیتا تھا وہ لڑکا (پیدائشی کافر تھا اور) اُسکے ماں باپ مسلمان تھے مجھے خوف لگا کہ وہ (بڑا ہوکر) انکو گمراہی و کفر مین ڈال دیگا۔ مین نے (اسکو قتل کرنے سے) یہہ چاہا کہ خدا انکو اسکے بدلے اس سے بہتر ستھرا اور رحم والا فرزند عطا کرے۔ وہ دیوار

اَمَّا السَّفِيْنَةُ فَكَانَتْ لِمَسٰكِيْنَ يَعْمَلُوْنَ فِى الْبَحْرِ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَعِيْبَهَا وَكَانَ وَرَآءَهُمْ مَّلِكٌ يَّاْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ غَصْبًا وَاَمَّا الْغُلٰمُ فَكَانَ اَبَوٰهُ مُؤْمِنَيْنِ فَخَشِيْنَآ اَنْ يُّرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا وَّكُفْرًا فَاَرَدْنَآ اَنْ يُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً وَّاَقْرَبَ رُحْمًا وَاَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِى الْمَدِيْنَةِ وَكَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنْ يَّبْلُغَآ اَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا

کنزهما رحمة من ربك وما فعلته
عن امری ذالك تاویل ما لم تسطع
علیه صبرا۔ (الکہف ع ۱۰)

دو یتیم لڑکون کی تہی اور اسکے نیچے انکا خزانہ تہا
اور انکا باپ نیک تہا خدا نے ازراہ مہربانی
(میرے اس فعل سے یہہ چاہا کہ وہ دونو
جوان ہوکر اپنا خزانہ نکالین۔ یہہ جو کچھہ مینے کیا یا کہا اپنی رای یا اختیار سے نہین کیا یعنی
یہہ خدا کا حکم اور الہام تہا۔

ایسی ہی منصوص اور صریح **ایک اور مثال** (حضرت مریم کو غیب کی اطلاع دہی)
قرآن مین موجود ہے جسکو شاہ صاحب نے اس مقام مین ذکر نہین کیا۔ اوسکا ذکر بہی
بمقابلہ اس نقلی استدلال* مخالفین کے مناسب ہے۔

خدا تعالے نے سورہ مریم مین فرمایا ہے۔ کہ ہمنے مریم کی طرف اپنی روح الامین کو
بہیجا وہ اوسکو پورے انسان کی صورت
مین دکہائی دیا اوسنے کہا مین تجہسے
خدا کی پناہ مین آئی اگر تجہے خدا کا ڈر ہے وہ
بولا مین تو خدا ہی کا رسول ہون کہ تجہو ایک
ستہرا لڑکا دون وہ بولی مجہے لڑکا کیونکر
ہوگا مجہے کسی بشر نے جایز طور پر ہاتہہ نہین
لگایا۔ اور نہ مین ناجایز فعل کرنے والی ہون
اوسنے کہا ایسا ہی بلا مس بشر تولد فرزند

فارسلنا الیها روحنا فتمثل لها بشرا
سویا قالت انی اعوذ بالرحمن منك ان
کنت تقیا قال انما انا رسول ربك لاهب
لك غلاما زکیا قالت انی یکون لی غلام
ولم یمسسنی بشر ولم اك بغیا قال کذالك
قال ربك هو علی هین ولنجعله ایة للناس
ورحمة منا وکان امرا مقضیا۔
(مریم ع ۲)

ہوگا۔ تیرا رب کہتا ہے یہہ امر بلا مس بشر لڑکا دینا مجہے آسان ہے اور تاکہ مین
اوسکو لوگون کے لئے ایک نشانی قدرت اور اپنی طرف سے رحمت بناؤن یہہ امر
ہوا ہوا ہے۔

* گو سرگروہ فریق اول کے استدلال سابق کی مقابلہ مین پیش نہین کی جاسکتی کیونکہ اسمین

ان تمثیلات ثلثہ کو پڑھ یا سنکر مسلمان پیرو قرآن کو اسمین شک باقی نہین رہ سکتا کہ خدا تعالی نے حضرت مریم علیہا السلام اور والدہ موسی علیہ السلام کو (جو بالاتفاق نبی نہ تہین) اور حضرت خضر علیہ السلام کو (جو باتفاق جمہور علماء اسلام نبی نہ تہے۔ اور انکو رسول نہ ہونے مین تو کلام ہی نہین۔) بعض غیب باتون کی اطلاع دی جس سے یقیناً وجزماً معلوم ہوگیا۔ کہ اس آیۃ متمسکہ مخالفین مین غیر نبی کے لئے مطلق اطلاع غیب کی نفی ہرگز مراد نہین کسی خاص وجہہ (یا قسم) کی اطلاع غیب کی نفی مراد ہے۔ وہ وجہہ یا قسم وہ ہو جو شاہ صاحب وغیرہ نے بیان کی ہے خواہ کوئی اور وجہہ (یا قسم) جسکو یہہ حضرات خود تجویز کرلین ‡ بہرحال ظاہری اطلاق ہرگز مورد نفی نہین ہوسکتا۔

ان تمثیلات کی نسبت فریق اول کا خیال و مقال

اور

اُس کا ابطال

یہہ تمثیلات منصوصہ قرآنیہ قطعیہ یقینیہ فریق اول کے خواص اور بعض عوام پر ہتھیار یا منتہی نیز

اوسنے غیر نبی کی طرف وحی خداوندی (اطلاع غیب پر مشتمل کیون نہ ہو) جایز رکھی ہے لہذا اس تمثیل کا اسی نقلی استدلال مخالفین کے مقابلہ مین پیش کرنا مناسب ہے جسمین غیر نبی کے لئے مطلق طلاع غیب کی (بواسطہ فرشتہ ہو خواہ بلا واسطہ) نفی کی گئی ہے۔

‡ اس مین اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ وجہہ بیان کردہ شاہ صاحب یا کسی اور صاحب کی صحت کا بالخصوصیۃ ہمکو دعوی نہین ہمارا مقصود صرف یہہ ہے کہ اس آیۃ مین مطلق اطلاع دینے کی نفی ہرگز مراد نہین۔ اس مطلق نفی کو چھوڑ کر اسکی مراد جو چاہو سو ٹھہرالو۔ ہمکو اس سے استقام مین بحث نہین۔

توباوجود ادعاء پیروی قرآن وترک تقلید این وآن ناانصافی وسخن پروری سے ان **تمثیلات** کے **جواب** مین یہہ کہدیتے ہین کہ انہین غیر نبی کے لئے اطلاع غیبی پائی جاتی ہے تو یہہ **پہلی امتون کے لئے ہے** - اس امت محمدیہ کے اولیاء کہلانے والون کے لئے (جنکے الہامات سے ہمکو انکار ہے) ایسی اطلاع غیبی ان تمثیلات مین یا اور کہین کہان پائی جاتی ہے - پہر اس امتہ کے اولیاء کو دعوی الہام غیبی کیونکر جائز ہے -

انکے اس مقال کا **مآل** وماحصل یہہ ہے کہ ہمنے اپنے اوس انکار عام کو چھوڑا - اور یہہ مان لیا کہ مطلق اطلاع غیب خاصہ انبیا نہین - غیر نبی کو بعض صورتون سے اطلاع غیب دیجاتی ہے - مگر یہہ شرف ومنصب پہلی ہی امتون کو حاصل تہا - یہہ امتہ (محمدیہ مرحومہ) اس شرف وفیض الہی سے محروم وبے نصیب ہے اس امتہ مین صحابہ سے لیکر اسوقت کے اولیاء تک کوئی اُس شرف ومنصب (جو اور موسیٰ یا حضرت مریم یا خضر علیہم السلام کو عطا ہوا تہا) لایق واہل نہین گذرا -

ہر چند انکا یہہ خیال ومقال اس قابل نہ تہا کہ ہم اسکو نقل کرتے چہ جائیکہ اسکا جواب قلم مین لاتے کیونکہ اسمین پرلے سرے کی خفت اور اس امتہ مرحومہ کے اولیاء واصفیا (صحابہ وتابعین وغیرہ ائمہ دین) کی اہانت پائی جاتی ہے مگر چونکہ انکا یہہ خیال ومقال پہلے سے عوام فریق اول مین شایع ہوکر صحیح تسلیم کیا گیا ہے - اسلئے مجبوراً واضطراراً اسکا **جواب** دیا جاتا ہے -

بعد تسلیم اس امر کے کہ "خدا تعالے بعض وجوہ سے اطلاع غیب غیر نبی کو بہی دیتا ہے اور یہہ امر پہلی امتون مین بشہادت قرآن پایا گیا ہے" - اس امتہ مرحومہ کے لئے اس شرف کے حصول پر ہمارے پاس کوئی **خاص** نص قرآن یا حدیث نہ بہی ہو تو ہمکو حصول اس شرف کے ثابت کرنے کے لئے ایک وہ **آیۃ** جسمین اس مرحومہ امتہ کو خیر امت ٹہرایا

کنتم خیر امۃ اخرجت للناس (آل عمران ع ۱۲)

عن بہز عن ابیہ عن جدہ انہ سمع النبی صلے اللہ علیہ وسلم یقول فی قولہ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس قال انتم تتمون سبعین امۃ انتم خیرھا واکرمھا علی اللہ - ھذا حدیث حسن

(جامع ترمذی صفحہ ۴۸۹)

گیا ہے اور ایک وہ حدیث جو اس آیت کی تفسیر ہے اور اسمین یہ تصریح ہے کہ تم نے (اے امت محمدیہ) ستر امتون کو پورا کیا ہے اور تم ان سب سے اللہ کے نزدیک بہتر اور بہت باعزت ہو **کافی دلیل** ہے ومع ہذا بالفعل ہم ایک خاص

روایت حدیث حصول اس شرف کے ثبوت مین پیش کرتے ہین منکرین مخالفین اس حدیث کا ثبوت اس مدعا کے لئے ناکافی ہونا ثابت کرینگے تو ہم اس قسم کی بیسیون روایات کتب حدیث سے اور پیش کرینگے - انشاء اللہ تعالے

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی سے روایت ہے کہ ایک دن آپ

المحب الطبری عن عمرو بن الحارث قال بینما عمر یخطب یوم الجمعۃ اذ ترک الخطبۃ ونادی یا ساریۃ الجبل مرتین او ثلثا ثم اقبل علی خطبتہ فقال ناس من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ لمجنون ترک خطبتہ ونادی یا ساریۃ الجبل فدخل علیہ عبد الرحمن بن عوف وکان یغبط علیہ فقال یا امیر المومنین تجعل للناس علیک مقالا بینما انت فی خطبتک اذ نادیت یا ساریۃ الجبل ای شی ھذا قال واللہ ما ملکت ذلک

مسجد نبوی مین منبر پر جمعہ کا خطبہ پڑھ رہے تھے کہ ناگاہ اثنا خطبہ مین آپ نے یہہ الفاظ فرمائے **"یا ساریۃ الجبل"** یعنی اے ساریہ (یہہ ایک امیر لشکر ہے جسکو آپ نے سپہ سالار کرکے نہاوند[1] مین بھیجا تھا - اور وہ میدان جنگ مین بے موقعہ کھڑا ہوا تھا اور اسکا یہہ بے موقعہ کھڑا ہونا خدا تعالی نے حضرت عمر کو غیب سے مشاہدہ کرا دیا تھا) پہاڑ کو پس پشت لے - لوگ آپ کے یہہ الفاظ سنکر متعجب و معترض ہوئے - تو بعد نماز حضرت عبد الرحمن بن عوف نے آپ سے

[1] نہاوند کوہستان جنوبی ہمدان مین ایک شہر کا نام ہے - قاموس

حین رایت ساریة واصحابه یقاتلون
عند جبل وهم یأتون من بین ایدیهم
ومن خلفهم فلم املك ان قلت یا ساریة
الجبل الجبل فلم تمض الایام حتی
جاء رسول ساریة بکتابه ان القوم
لقونا یوم الجمعة فقاتلناهم من
حین صلینا الصبح الی ان حضرت الجمعة
وذر حاجب الشمس فسمعنا صوت مناد
ینادی الجبل مرتین فلحقنا بالجبل فلم
نزل قاهرین لعدونا حتی هزمهم
الله تعالی۔

(ازالۃ الخفا حضرت شاہ ولی اللہ)

استفسار حال کیا۔ آپ نے فرمایا
مین نے ساریہ اور اسکے ساتھہ والون کو ایک
پہاڑ کے پاس ایسے موقعہ پر کہڑے ہوئے
دیکھا کہ اون کے آگے پیچھے دونون
طرف سے دشمن آرہے تھے جسمین
انکی شکست کا خوف تھا تو مین یہہ بات
کہنے سے رک نہ سکا۔ پہر بہت دن نہ گذرے تھے
کہ ساریہ کا قاصد الکا خط لیکر پہنچا جسمین
یہہ لکھا تھا کہ صبح سے جمعہ کے وقت تک
ہمارا دشمن سے مقابلہ رہا (اور میدان ہاتھہ
نہ آتا تھا) کہ ناگاہ ہمنے دو دفعہ یہہ پکار سنی
کہ اے ساریہ پہاڑ کو پس پشت لے
پس ہمنے پہاڑ کو پس پشت لیکر دشمن
کا یکسو ہوکر مقابلہ کیا تو خدا نے دشمن کو بہگا دیا۔

اس حدیث کو امام بیہقی و حافظ ابی نعیم نے دلائل النبوت مین لالکائی نے شرح السنت مین و پیر عاقولی نے اپنے فوائد مین ابن الاعرابی نے کرامات الاولیاء مین خطیب بغدادی نے رواۃ مالک مین محب طبری و ابن مردویہ ابو یعلی وغیرہ نے اپنی اپنی تصانیف مین روایت کیا ہے۔ اور انسے اکابر محدثین

اخرج البیهقی وابو نعیم فی دلائل النبوة
واللالکائی فی شرح السنة والدیرعاقولی
فی فوائده وابن الاعرابی فی کرامات الاولیاء
والخطیب فی رواة مالك عن نافع عن
ابن عمر قال وجه عمر جیشا وامر علیهم

رجلاً یدعی ساریۃ فبینما عمر یخطب جعل ینادی یا ساریۃ الجبل ثلثاً الحدیث قال ابن حجر فی الاصابۃ اسنادہ قصتہ ساریۃ حسن۔

(تاریخ الخلفاء صہ ۱۲۴)

وتکلمین (متقدمین ومتاخرین) نے طبقۃً بعد طبقۃً اپنی تصانیف مین (جیسے صاحب مشکوٰۃ نے مشکوٰۃ مین حافظ ابن حجر نے اصابہ مین امام سیوطی نے تاریخ الخلفاء مین۔ حضرت شاہ ولی اللہ نے ازالۃ الخفا مین ملا علی قاری نے شرح فقہ اکبر مین علامہ تفتازانی نے شرح عقاید مین) نقل کرکے اس سے استشہاد اور اسپر اعتماد کیا ہے۔ اور حافظ امام ابن حجر نے اصابہ مین اسکی اسناد کو حسن کہا ہے۔ چنانچہ امام سیوطی نے تاریخ الخلفا مین ان سے نقل فرمایا ہے۔

اس حدیث مین ایک تو حضرت عمر فاروق کو خدا تعالی کا غیب پر اطلاع دینا پایا جاتا ہے جنہون نے اتنی دور سے صف جنگ کا معاینہ کرلیا۔ دوسرے حضرت ساریہ اور انکے ساتھہ والون کو جنہون نے اتنی غیبوبت سے حضرت عمر فاروق کی آواز کو سن لیا۔

اب اس سے بڑھکر اس امت مرحومہ کے لئے حصول اس شرف پر شہادت دلیل اور کیسی بکار ہے اور اس دلیل کے ثبوت و دلالت مین کسیکو کب جاء انکار ہے اب تو فریق اول کا اپنے خیال سے دست بردار ہونا بھی شرط انصاف وعلامت اتباع قرآن وحدیث ہے مگر افسوس فریق اول کے بعض ناانصاف اس حدیث کو پڑھکر یا سنکر بھی اپنے خیال سے دست بردار نہین ہوتے اور اس حدیث کی صحت یا دلالت مین کچھہ نہ کچھہ (رہنے خواہ نہ رہے) کہہ دیتے ہین۔

اس کے ثبوت مین تو وہ یہہ کلام کرتے ہین کہ یہہ حدیث ضعیف ہے" +

+ یہہ دعوے ہمنے اس فریق کے خواص سے نہین سنا۔ اور نہ ان کے رسالہ ابطال الہام

اور دلالت مین یہہ کلام کہ اس مین صرف صحابہ کی اطلاع غیب کا ثبوت پایا جاتا ہے غیر صحابہ (پچھلے اولیاء) کے الہامات و اطلاع مغیبات کا اس مین کہان ثبوت ہے۔

انکی اس کلام (دوم) کا ماحصل یہہ ہے کہ ہمنے صحابہ کی اطلاع غیبی کو بھی مانا۔ اور اس سے انکار کو بھی چھوڑ دیا اب ہمکو صرف ان سے پچھلے اولیاء کے الہامات و اطلاع مغیبات سے انکار ہے اور اسیکا ثبوت بکار۔

انکے دعوی ضعف حدیث کا جواب تو ہمارے بیان سابق مین آچکا ہے کہ یہہ حدیث حسن ہے ضعیف نہین ہے اور شاید یہہ حضرات بھی (اگر انہین کچھہ سمجھہ و انصاف ہے) اس جواب کو دیکھکر پھر اس ضعف کا نام نہ لین۔

اور دعوی خصوصیت صحابہ کا جواب مولف براہین احمدیہ نے خود اپنی کتاب کے حصہ چہارم مین بصفحہ ۵۴۵ دیدیا ہے جسکا ماحصل یہہ ہے کہ صحابہ سے پچھلے

مین دیکھا صرف اون کے عوام کی زبان پر ہے۔ عرصہ تخمیناً پندرہ سال کا ہوا ہے کہ ہمنے اپنی وعظ مین اس حدیث کو ثبوت کرامات اولیاء اللہ مین پیش کیا تھا تو ایک نومسلم نے (جو سرگروہ فریق اول کا دست گرفتہ ہے) یہہ کہدیا تھا کہ یہہ حدیث ضعیف ہے اندنون بھی ایک نومسلم نے (کہ وہ بھی ان حضرت کا مقلد و گرویدہ ہے) یہہ دعوی کیا ہے۔ ہرچند یہہ دعاوی بڑے حضرت کی تعلیمات و افادات سے ہین ورنہ وہ بیچارہ عوام کیا جانین مگر حیف تک حضرت اعلی برملا خود یہہ دعوی زبان پر یا قلم مین نہ لاوین اور اسکی ثبوت مین کسی محدث و امام جرح و تعدیل کا قول پیش نہ کرین ہم اس دعوی کی طرف زیادہ التفات نہین کرتے اور عامیون سے خطاب مناسب نہین سمجھتے۔ حضرت اعلی خود مدعی ضعف حدیث ہین تو مرد میدان بنین پھر ہمسے اسکا جواب سنین بیچارہ نومسلم جاہلون کے کانون مین ایسی باتین پھونک دینا اور انپر دین کو مشتبہ کرنا مردانگی کی بات نہین ہے۔

✠ اصل کلام مولف یہہ ہے نبوت کے عہد مین مصلحت زبانی کا تقاضا یہی تھا کہ جو غیر نبی ہے اسکے

پہلے اولیاء اللہ کے اس قسم کے الہامات کا ثبوت حضرت شیخ عبد القادر جیلانی کی کتاب فتوح الغیب اور شیخ مجدد الف ثانی کے مکتوبات کی جلد دوم مین موجود ہے ان کتابون کو ملاحظہ کرو تو معلوم ہو کہ یہہ شرف (الہام غیبی) صحابہ کے بعد بہی اولیاء امت محمدیہ کو بطور وراثت عطا ہوتا چلا آیا ہے۔

الہامات نبی کے وحی کی طرح قلمبند نہ ہون تا غیر نبی کا نبی کے کلام سے تداخل واقعہ نہ ہو جائے لیکن اُس زمانہ کے بعد جسقدر اولیاء اور صاحب کمالات باطنیہ گذرے ہین اُن سب کے الہامات مشہور و متعارف ہین کہ جو ہر یک عصر مین قلمبند ہوتے چلے آئے ہین اسکی تصدیق کے لئے شیخ عبد القادر جیلانی اور مجدد الف ثانی کے مکتوبات اور دوسرے اولیاء اللہ کی کتابین دیکھنی چاہئین کہ کس کثرت سے اونکے الہامات پائے جاتے ہین بلکہ امام ربانی صاحب اپنے مکتوبات کی جلد ثانی مین جو مکتوب پنجاہ و یکم ہے اُسمین صاف لکھتے ہین کہ غیر نبی بہی مکالمات و مخاطبات حضرت احدیت سے مشرف ہو جاتا ہے اور ایسا شخص محدث کے نام سے موسوم ہے اور انبیا کے مرتبہ سے اوسکا مرتبہ قریب واقع ہوتا ہے ایسا ہی شیخ عبد القادر صاحب نے فتوح الغیب کے کئی مقامات مین اسکی تصریح کی ہے اور اگر اولیاء اللہ کے ملفوظات اور مکتوبات کا تجسس کیا جائے تو اس قسم کے بیانات اُن کے کلمات مین بہت سے پائے جائینگے اور امت محمدیہ مین محدثیت کا منصب اسقدر بکثرت ثابت ہوتا ہے جس سے انکار کرنا بڑے غافل اور بیخبر کا کام ہے اس اُمت مین آجتک ہزارہا اولیاء اللہ صاحب کمال گذرے ہین جنکی خوارق اور کرامات بنی اسرائیل کے نبیون کی طرح ثابت اور متحقق ہو چکی ہین اور جو شخص تفتیش کرے اسکو معلوم ہوگا کہ حضرت احدیت نے جیسا کہ اس اُمت کا خیر الامم نام رکھا ہے ویسا ہی اس اُمت کے اکابر کو سب سے زیادہ کمالات بہی بخشے ہین جو کسی طرح چہپ نہین سکتے اور اُن سے انکار کرنا ایک سخت درجہ کی حق پوشی ہے"۔ براہین احمدیہ حاشیہ صفحہ ۵۴۶

اور ظاہر ہے کہ صحابہ سے پچھلے اکابر کے حالات کے لئے اسی قسم کا ثبوت کافی ہے یہہ ضروری نہین ہے کہ پچھلے اکابر کے حالات و واقعات کو بھی قرآن و حدیث ہی سے نکالے

اور اگر یہہ حضرات دایرہ ثبوت و دلایل کو تنگ کرین۔ اور پچھلے اولیاء کے حالات کا ثبوت قرآن و حدیث ہی سے طلب کرین اور یہہ کہین کہ کس آیۃ یا حدیث مین آیا ہے کہ شیخ عبد القادر جیلانی و مجدد الف ثانی کو فلان فلان الہام غیبی ہوا ہے تو مین نہین جانتا کہ کوئی عاقل (ہندو ہو خواہ مسلمان یہودی ہو خواہ نصرانی ہر ہو ہو خواہ آریہ) انکے اس سوال کو مستحق جواب قرار دے۔ لہذا مناسب ہے کہ یہہ حضرات ایسا سوال کرنے سے شرماوین اور اہل اسلام پہ اقوام غیر کو نہ ہنساوین۔

اس بحث سے ثابت ہوا کہ تمثیلات ثلثہ قرآنیہ جنمین غیر نبی کا بعض مغیبات پر خدا تعالی کی طرف سے مطلع ہونا پایا جاتا ہے بلا مزاحمت ثابت ہین۔ اور ان تمثیلات کے نسبت فریق اول کا یہہ خیال کہ وہ پہلی امتون سے مخصوص ہین یا یہہ عذر کہ اس امۃ محمدیہ یا خاص کر صحابہ سے پچھلے اولیاء کی اطلاع غیب پر اسلام مین کوئی شہادت پائی نہین جاتی صحیح نہین۔ اور ان تمثیلات اور انکی نظایر سے جو امۃ محمدیہ مین پائی جاتی ہین یقیناً و قطعاً معلوم ہوتا ہے کہ آیۃ متمسکہ فریق اول مین غیر رسول کے لئے اطلاع غیب کی نفی مطلقاً ہرگز مراد نہین اور استدلال نقلی فریق اول اس آیۃ سے سے بتقلید جار اللہ زمخشری معتزلی باطل ہے۔

استدلال عقلی (عوام فریق اول) بھی معتزلہ ہی کا استدلال ہے جو انہون نے عموماً (الہام وغیرہ) کرامات اولیاء کی نفی مین پیش کیا ہے اور وہ کتب کلامیہ (شرح مواقف شرح عقاید۔ شرح فقہ اکبر۔ تمہید سالمی وغیرہ) مین منقول ہے۔ اور اسکا جواب بھی ان کتب مین موجود ہے۔ ہم اس مقام مین

ان کتابون کی اصل عبارات معہ حاصل مطالب حواس استدلال کے علاوہ فریق اول کے اور وساوس وخیالات کے جواب پر بھی مشتمل ہین نقل کرتے ہین۔

شرح مواقف مین لکھا ہے مقصد نہم اس بیان مین ہے کہ کرامات اولیاء

المقصد التاسع فی کرامات الاولیاء

وانها جائزة واقعة اما جوازها على اصولنا فظاهر ان وجود الممكنات مستند الى قدرته الشاملة ولا يجب غرض فى افعاله ولا شك ان الكرامة امر ممكن اذ ليس يلزم من فرض وقوعها محال واما وقوعها فلقصة مريم حيث حبلت بلا ذكر ووجد الرزق عندها بلا سبب وتساقط عليها الرطب من النخلة اليابسة وجعل هذه الامور معجزة لزكريا او ارهاصا لنبوة عيسى صلوة الله عليهما مما لا يقدم عليه منصف وقصة آصف وقصة اصحاب الكهف وشئ منها لم يكن معجزا لفقد شرطه ومن انكر الكرامة احتج بانها لا تتميز عن المعجزة فلا تكون المعجزة دالة على النبوة وينسد باب اثباتها والجواب انها تتميز بالتحدى مع ادعاء النبوة فى المعجزة وعدمه

(جنمین الہام غیبی بھی داخل ہے) جائز (ممکن) اور واقع ہین۔ اسکا جواز تو ہمارے (اہلسنت کے) ان اصول سے ثابت ہے کہ جو امر ممکن ہو خدا اسپر قادر ہے اور خدا کے کسی فعل مین اسکی ذاتی غرض ضروری نہین اور یہہ ظاہر ہے کہ کرامت امر ممکن ہے کیونکہ اسکا وقوع فرض کرنے سے کوئی محال لازم نہین آتا ہے اور اسکا وقوع حضرت مریم علیہا السلام کے ان حالات سے کہ وہ بغیر مرد کے حاملہ ہوگئی اور اسکے پاس رزق غیبی پہنچا اور خشک درخت خرما سے اسپر کھجورین گر پڑی گئین ثابت ہے۔ (ان امور کو حضرت زکریا کا معجزہ یا نبوت عیسی علیہ السلام کے لئے انتظاری (پیشگی معجزہ) قرار دینا ایسا امر ہے کہ کوئی منصف اسپر متوجہ نہین ہوسکتا) اور قصہ آصف اور قصہ اصحاب کہف سے بھی انکا وقوع ثابت ہے۔ ان امور سے معجزہ کوئی نہ تھا۔ کیونکہ معجزہ کی شرط

* سرگروہ فریق اول کے بعض دست گرفتہ لوگون سے ہمنے یہی سنا ہے یہ لوگ اسکے جواب کو جو اس مقام مین اور بصفحہ (۲۱۶) ہے بغور پڑھین۔

التحدی مع ذالک الادعاء فی الکرامۃ

(شرح مواقف ص۷۰۰)

(جسکا ذکر عنقریب آتا ہے) اسمین پائی نہین گئی۔ جو لوگ کرامات کے منکر ہین وہ یہہ دلیل پیش کرتے ہین کہ کرامۃ معجزہ کی مثل واقع ہو تو اسمین اور معجزہ مین فرق نہین ہو سکتا اس صورت مین معجزہ دلیل نبوت نہین رہتا اور اثبات نبوت کا دروازہ بند ہو جاتا ہے اسکا جواب یہہ ہے کہ معجزہ اور کرامۃ مین فرق یہہ ہے کہ معجزہ مین دعوی نبوت کے ساتھہ مقابلہ کا مطالبہ ہوتا ہے اور یہہ امر کرامت مین نہین ہوتا یعنی اسمین ولی اپنی نبوت کا دعوی کرکے بالمقابلہ کرامۃ نہین دکھاتا اور نہ اسکا معارضہ چاہتا ہے۔

اور شرح عقاید نسفی مین ان تمثیلات وقوع کرامۃ کے علاوہ بعض اولیاء اللہ کا پانی پر چلنا اور ہوا مین اڑنا اور بعض اولیاء سے حیوانات اور جمادات کا کلام کرنا اور حضرت عمر فاروق کا صف جنگ ساریہ کو غیب سے مشاہدہ کرنا اور حضرت خالد کا زہر کہانے سے ضرر نہ پانا اور حضرت فاروق کے فرمان سے دریائے نیل کا جاری ہونا وغیرہ نقل کرکے انکے مقابلہ مین اس استدلال معتزلہ کو نقل کیا اور اسکا جواب یہہ دیا ہے کہ ولی کے ہاتھہ پر کرامت کا

لما استدلت المعتزلۃ المنکرۃ لکرامۃ الاولیاء بانہ لو جاز ظہور خوارق العادات من الاولیاء لاشتبہ بالمعجزۃ ولم یتمیز النبی من غیر النبی اشار الی الجواب ویکون ذلک الظہور الی ظہور الخوارق من الولی الذی ہو من احاد الامۃ معجزۃ للرسول الذی ظہرت ہذہ الکرامۃ لواحد من امتہ لانہ یظہر بہا ای تلک الکرامۃ انہ ولی ولن یکون

ظاہر ہونا اسکے پیشوا نبی کا معجزہ ہے اسی کرامۃ سے اسکا ولی ہونا ظاہر ہوتا ہے کیونکہ ولی وہی شخص ہے جو نبی کی اطاعت کا اقرار کرے اور اگر یہہ ولی خود اپنی نبوت کا دعوی کرے تو یہہ ولی ہو ہی نہین سکتا اور نہ اس کے ہاتھہ پر کرامت ظاہر ہو سکتی ہے۔

حاصل یہہ کہ امر خلاف عادت جو ہو وہ نبی کا معجزہ ہے۔ خود اس سے صادر ہو

محققاً فی دیانته و دیانته الاقرار بالقلب واللسان برسالته رسوله مع الطاعة له فی اوامره ونواهیه حتی لو ادعی هذا الولی الاستقلال بنفسه وعدم المتابعة له لم یکن ولیاً ولم یظهر ذلک علی یده۔ والحاصل ان الخارق للعادة هو بالنسبة الی النبی معجزة سواء ظهر من قبله او من قبل احاد امته۔ وبالنسبة الی امته کرامة لخلوه عن دعوی نبوة من ظهر ذلک من قبله

(شرح عقاید)

خواہ اُسکی امت سے اور وہی امر امتہ کی نسبت کرامتہ ہے معجزہ اسلئے نہیں کہ جس سے وہ سرزد ہوتا ہے اُسکیطرف سے اپنی نبوت کا دعوی پایا نہیں جاتا۔

اسکے بعد شرح عقاید مین معجزہ اور کرامتہ مین وجوہ فرق بیان کی ہین ہمنے بنظر اختصار اور نیز اس خیال سے کہ بعض وجوہ فرق کا بیان اور کتب خصوصاً شرح فقہ اکبر کی عبارات مین اچھے طور پر ہوا ہے۔ پوری عبارت شرح عقاید کو نقل نہین کیا۔

یہی جواب تمہید ابو شکور سالمی مین متزلہ کی اس استدلال کا دیا ہے

والذی یدل علی صحة هذا هو ان الکرامة لو لا یجوز اثباتها للاولیاء فلا یجوز اثباتها للانبیاء لان النبی قبل الوحی وقبل ظهور النبوة یکون ولیاً عند الناس وان کان نبیاً عند الله ویجوز اثبات الکرامة له قبل ظهور نبوته کما کان لنبینا علیه السلام وکان لابراهیم وموسی وعیسی وغیرهم من الانبیاء علیهم السلام قبل الوحی والنبوة یسمی عند الناس ولیاً فلو لا یجوز

پہر اسکے معارضہ ومقابلہ مین مذہب اہلسنت پر یہہ استدلال قایم کیا ہے کہ اگر اولیاء کے لئے اثبات کرامتہ جایز نہ ہو تو نبی کے لئے بھی کرامات کا اثبات جایز نہ ہوگا۔ کیونکہ نبی دعوی نبوت سے پہلے لوگون مین ولی ہی کہلاتا ہے اور قبل نبوت اسکی کرامات کا ظاہر ہونا ممکن ہے چنانچہ آنحضرت وحضرت ابراہیم وحضرت موسی وغیرہ سے کرامات ظاہر ہوئی ہین پس اگر ولی کے لئے اثبات کرامات جایز

اثبات الکرامۃ للولی فلا یجوز اثباتہ للنبی قبل الوحی فلیکن فیہ نفی الکرامۃ عن النبی صلعم وھو محال۔ الی ان قال قبل الدعوی لا یجب الفرق بین النبی والولی عند الناس ولا یجب الایمان قبل الدعوی واذا ادعی فلا تبقی شبہۃ فلا یلزم

(تمہید سالمی)

نہو تو قبل از وحی نبی کے بھی جایز نہ ہوگا۔ اسمیں آنحضرت کی کرامات کا قبل از وحی سرزد نہ ہونا لازم آتا ہے جو محال ہے یہہ کہکر فرمایا ہے کہ قبل دعوی نبوت نبی اور ولی مین فرق ضروری نہین اور نہ نبی پر قبل دعوی نبوت ایمان لانا واجب ہے اور جب دعوی نبوت ہوگا تو اس سے خود شبہ جاتا رہیگا۔ پس کرامت کا معجزہ مین شبہ ڈالنا ثابت نہ ہوا۔

ملا علی قاری نے شرح فقہ اکبر مین

ثم ظاھر کلام الامام الاعظم فی ھذا المقام موافق لما علیہ جمھور العلماء الاعلام من ان کل ما جاز ان یکون کرامۃ لولی لا فارق بینھما الا التحدی خلافا للقشیری ومن تبعہ کابن السبکی حیث قالا الانحو ولد دون والد وقلب جماد بھیمۃ فلا یکون کرامۃ ھذا۔ والکتاب والسنۃ ینطق بظھور الکرامۃ من مریم وصاحب سلیمان۔ واما ما قیل من ان الاول ارھاص لنبوۃ عیسی علیہ السلام او معجزۃ لزکریا والثانی معجزۃ لسلیمان علیہ السلام فمدفوع بانا لا ندعی

معنی لیکن جاز ان یکون ۱۲

کہ ظاہر کلام امام اعظم رح اس مقام (فقہ اکبر) مین جمہور علماء کے موافق ہے کہ جو امر خارق عادت بطور معجزہ نبی کے لئے جایز ہے وہ بطور کرامت ولی کے لئے جایز ہے معجزہ اور کرامت مین بجز تحدی کوئی فرق نہین ہے۔ اسمین امام قشیری اور اسکے تبع ابن السبکی کو اختلاف ہے وہ کہتے ہین اس قسم کی کرامۃ کہ بدون باپ بیٹا تولد ہو یا پتھر کا جانور بن جائے ولی سے سرزد نہین ہو سکتی اس قسم کے سوا اور کرامات کا سرزد ہونا جایز ہے اور قرآن وحدیث ظم سور کرامات اولیاء حضرت مریم

الاجواز الخوارق لبعض الصالحین
غیر مقرون بدعوی النبوۃ ولا یضرنا
تسمیتہ ارہاصًا او معجزۃ لنبی ھو من امتہ
سابقًا او لاحقًا وسیاق القصۃ والالما
سأل عن الکیفیۃ والحاصل ان الامر
الخارق للعادۃ فھو بالنسبۃ الی النبی
معجزۃ سواء ظھر من قبلہ او من قبل امتہ
لدلالتہ علی صدق نبوتہ ورسالتہ فھذا
الاعتبار جعل معجزۃ لہ والا فحقیقۃ المعجزۃ
انتکون مقارنۃ للتحدی علی ید المدعی
وبالنسبۃ الی الولی کرامۃ الرازی ذکر
خوارق اعداء اللہ (فرعون ودجال)
وقال انما قضاء حاجات لا کرامات
ثم قال واعلم ان ظھور خوارق العادۃ
بطریق الموافقۃ علی ید المتابع جائز دون
المتنبی لان ظھورہ علی ید المتبنی و
یوجب انسداد باب معرفۃ النبی واما
ظھورہ علی ید المتابع لا یوجب انسداد
باب معرفۃ اللہ لان کل عاقل یعرف
ان المدعی المشتمل علی دلالات الحدوث
وسماۃ القصوی لا یکون الھا وان

اور آصف سے صاف ناطق ہین۔ ان کرامات
کی نسبت جو کہا گیا ہے کہ پہلے (کرامت
حضرت مریم) حضرت عیسی علیہ السلام
کی نبوت کا پیشگی معجزہ تہا یا حضرت زکریا
علیہ السلام کا معجزہ۔ اور دوسری کرامت
(آصف) حضرت سلیمان کا معجزہ تہا۔ اسکا
جواب یہہ ہے کہ ہمکو تو صرف یہہ دعوی ہے
کہ امر خارق عادت جسکے ساتہہ دعوی نبوت
نہو نبی کے سوا اور صالحین سے سرزد
ہونا جایز و ممکن ہے اسکو کوئی ارہاص یا
معجزہ اُس نبی کا جسکی امت سے وہ سرزد
ہوا ہے (نبی پہلا ہو خواہ پچہلا) کہے
تو ہمارے دعوی کو اس سے کچہہ نقصان
نہین پہنچتا۔ اور قصہ کی روانگی (بیان)
سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ بوقت ظہور خوارق
مریم یا آصف کسیکی نبوت کا دعوی نہین
کیا گیا۔ بلکہ حضرت زکریا کو تو خوارق حضرت
مریم کا علم بہی نہین تہا ورنہ آپ اسکی کیفیت
نہ پوچہتے۔ حاصل یہہ کہ امر خلاف عادت
نبی کے حقمین معجزہ ہے اُس سے ظاہر
ہو خواہ اُسکی امت سے۔ کیونکہ وہ نبوت

بدلیل ان الامر لیکن ھذا دعوی النبوۃ بل لم یکن لذکر یا علم بالقصۃ

+ دیکھو نوٹ صفحہ ۲۱۲۔

مرئی منہ الف خارق للعادۃ۔ (شرح نقد اکبر) نبی کی صداقت پر شہادت دیتا ہے اسی لحاظ سے اسکو معجزہ کہا گیا ہے ورنہ حقیقت مین تو معجزہ وہ ہوتا ہے جسکے ساتھہ دعوی نبوت اور متحدی لطلب معارضہ مقرون ہو۔ اور وہی امر خلاف عادت ولی کے حق مین کرامت ہے اسکے بعد ملا علی قاری نے امور خلاف عادت اعدا دین فرعون و دجال وغیرہ کو ذکر کیا اور انہین اور معجزات انبیا مین یہہ فرق بتایا کہ خوارق اعدا دین کو کرامتہ نہین کہا جاتا۔ ان لوگون کی حاجت روائی کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ جس سے مقصود ان لوگون کی اہانت وعقوبت ہے پہر فرمایا کہ یہہ جان رکھو کہ اعدا دین سے جو مدعی الوہیت ہو اسکے ہاتھہ سے ایسے خوارق عادت کا ظاہر ہونا جایز ہے نہ اُس شخص کے ہاتھہ سے جو خود بخود نبی بن بیٹھے یہہ اسلئے کہ ناحق مدعی نبوت کے ہاتھہ پر ایسے امور ظاہر ہون تو سچے نبی کی نبوت کے پہچان کا دروازہ بند ہو جاتا ہے اور اسمین اور جہوٹے نبی کے امر خارق عادت مین فرق معلوم نہین ہوتا۔ اور مدعی الوہیت سے امر خارق عادت ظاہر ہو تو خدا تعالے کی ربوبیت کی پہچان کا دروازہ بند نہین ہوتا۔ کیونکہ جہوٹے مدعی الوہیت کا جہوٹ اسکے حال سے کہ وہ حادث (پیدا) ہے اور اسمین علامات نقصان و عجز (کہانا پینا جگہ کا محتاج ہونا وغیرہ) پائے جاتے ہین ظاہر ہو جاتا ہے خواہ اس سے ہزار امر خارق مشاہدہ مین آوے۔

ان تقریرات و عبارات مین عقلی استدلال فریق اول کا جواب مع زواید و فواید ادا ہوا اور بخوبی ثابت ہو گیا کہ ولی کا الہام غیبی یا اسکی اور کرامات وہبی الہام انبیاء اور ان کے اور معجزات مین شبہ انداز نہین ہین۔ بلکہ اور موید اور منکرون کے لئے تازہ شواہد و نظایر ہین۔ خصوصاً ایسے شخص کے الہامات و کرامات جو اُن کو اپنے نبی کی نبوت کی تائید و شہادت مین پیش کرے اور منکرین الہام نبی کو اُسکے نظایر دکہائے اور بصد زبان یہہ کہے کہ یہہ سب برکات میرے نبی افضل الرسل کی متبع اور خادم ہونیکا صدقہ ہے

اور اسی کے کرامات و معجزات چنانچہ مولف براہین احمدیہ سے واقع ہوا ہے۔*

مقالات و استدلالات فریق اول کا جواب تمام ہوا۔ اب فریق دوم (لودہیانہ کے مکفرین) کا جواب و خطاب شروع ہوتا ہے۔

جواب استدلال (وجہ انکار) فریق دوم

فریق دوم کی استدلال کا ماحصل یہہ ہے کہ مولف براہین احمدیہ نے اپنے آپ کو بہت سی آیات قرآن کا (جو حضرت محمد رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) و آدم و عیسی و ابراہیم علیہم السلام کے خطاب مین وارد ہین اور از انجملہ گیارہ آیات بدیل وجہ انکار فریق دوم بصفحہ ۱۷۲ منقول ہو چکی ہین) مخاطب و مورد نزول ٹھہرایا ہے۔ اور ان کمالات کا جو انبیا سے مخصوص ہین (جیسے وجوب اتباع۔ نزول قرآن۔ وحی رسالت فتح مکہ حوض کوثر۔ زندہ آسمان کی طرف اٹھایا جانا وغیرہ) محل قرار دیا ہے۔ اس سے مفہوم ہوتا ہے کہ مولف براہین احمدیہ کو در پردہ نبوت کا دعوی ہے

اسکے جواب دو ہین۔ اول یہہ کہ مولف براہین احمدیہ نے یہہ دعوی نہین کیا کہ قرآن مین ان آیات کا مورد نزول و مخاطب مین ہون اور جو کچھہ قرآن یا پہلی کتابون مین محمد رسول اللہ صلعم و عیسی و ابراہیم و آدم علیہم السلام کے خطاب مین خدا نے فرمایا ہے اس سے میرا خطاب مراد ہے اور نہ یہہ دعوی کیا ہے کہ جو خصوصیات و کمالات اُن انبیا مین پائی جاتی ہین۔ وہ مجھہ مین پائی جاتی ہین۔ کلا واللہ ثم باللہ ثم تاللہ اس کتاب مین یا خارج مولف نے یہہ دعوی نہین کئے۔ اور ان کو کامل تمیز

---

* اسکی کتاب کا صفحہ ۲۴۳ و صفحہ ۴۸۸ و صفحہ ۴۹۹ و صفحہ ۵۲۱ و صفحہ ۵۵۸ وغیرہ کو ملاحظہ مین لاؤ اور قیامت کو حساب کو ایمان کو قرآن کو پیش چشم رکھہ کر خلاف واقع سوء ظن سے باز آؤ۔

اور صاف اقرار ہے کہ قرآن اور پہلی کتابون مین ان آیات مین مخاطب و مراد وہی انبیا ہین جنکی طرف انہین خطاب ہے اور ان کمالات کے محل وہی حضرات ہین جنکو خدا تعالے نے ان کمال کا محل ٹھرایا ہے۔

اپنے اوپر اون آیات کے الہام یا نزول کے دعوی سے ان کی مراد (جسکو وہ صریح الفاظ سے خود ظاہر کر چکے ہین ہم اپنی طرف سے اختراع نہین کرتے) یہہ ہے کہ جن الفاظ یا آیات سے خدا تعالے نے قرآن یا پہلی کتابون مین انبیا علیہم السلام کو مخاطب فرمایا ہے ان ہی الفاظ (یا آیات) سے دوبارہ مجھے بھی شرف خطاب بخشا ہے پہر میرے خطاب مین ان الفاظ سے اور معانی مراد رکھے ہین جو معانی مقصود قرآن اور پہلی کتابون سے کچھہ مغایرت اور کسیقدر مناسبت رکھتے ہین اور وہ معانی ان معانی کے اظلال و آثار ہین۔

تمثیلات

آیۃ نمبر ۱ (منجملہ آیات پیش کردہ فریق ثانی) کے معنی قرآن مین وہ یہی سمجھتے ہین کہ یہہ آیۃ آنحضرت کے خطاب مین ہے اور اسمین آنحضرت کا اتباع امت پر واجب کیا گیا ہے۔ اور جب ان ہی الفاظ سے خدا نے انکو ملہم و مخاطب کیا تو ان الفاظ مین (نہ قرآن مین) وہ اپنے آپ کو مخاطب سمجھتے ہین اور اپنے اتباع سے اتباع* آنحضرت ص مراد قرار دیتے ہین چنانچہ بصفحہ ۴۰ کتاب اُن الفاظ ملہمہ کا ترجمہ ان الفاظ سے فرماتے ہین کہ اگر تم خدا سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو یعنے اتباع رسول مقبول کرو۔ تا خدا تمسے بھی محبت کرے۔

---

* یہی اتباع محمدی وہ اپنے اتباع سے اس اشتہار کے (جسکی بیس ہزار کاپی چھپوا کر

اور آیۃ نمبر ۲ کے قرآن مین تو وہ یہہ معنی سمجھتے ہین کہ اسمین قرآن مجید کی نسبت مشرکین کے قول کی حکایت ہے کہ وہ دو بستیون (مکہ اور طایف) مین سے کسی سردار آدمی پر کیون نہ اترا اور جب ہی ان الفاظ سے خدا نے اونکو ملہم و مخاطب فرمایا تو (انمین (نہ قرآن مین) امر منزل سے وہ اپنے الہام کو مراد خداوندی سمجھتے ہین (یہی وجہ ہے کہ انکے الفاظ مین لفظ منزل کے بعد لفظ قرآن واقع نہین ہوا جیسا کہ قرآن کی آیۃ مین ہے اور اسیکے مطابق آیات پیش کر وہ فریق ثانی کے ضمن مین نقل ہوا) اور دو شہرون سے کوئی اور دو شہر (مثلاً لدہانہ اور امرتسر) اور سردار آدمی سے کوئی مولوی فاضل (جیسے سرگروہ فریق اول و ثانی) مراد قرار دیتے ہین چنانچہ بصفحہ ۵۰۴ ان الفاظ ملہمہ کا ترجمہ ان لفظون سے کرتے ہین" اور کہینگے کہ کیون نہین یہہ (انکا الہام) اترا کسی عالم و فاضل پر اور شہرون مین سے" الخ۔

اور آیۃ نمبر ۵ کے قرآن مین تو وہ یہی معنی سمجھتے ہین کہ وہ آنحضرت کی خطاب مین نازل ہوئی ہے اور اسمین آپ سے پہلے رسولون کا حال بیان ہوا ہے۔ اور جسمین آپ کی رسالت کی طرف بھی اشارہ ہے۔ (باقی آیندہ)

ہندو انگلنڈ مین انہون نے شایع کرنی چاہئے) ۱ سطر مین مراد رکھتے ہین۔ جو لوگ مولف کی اصل کتاب کو نہین دیکھتے وہ اس اشتہار کے اس جملہ کہ "اسکے (یعنی مولف کے) قدم پر چلنا موجب نجات و سعادت و برکت اور اسکے برخلاف چلنا موجب بعد و حرمان ہے" سے بھی مولف کا دعوی نبوت نکالتے ہین اور یہہ خیال نہین کرتے کہ مولف کس چال مین اپنی پیروی کو موجب نجات اور اسکے خلاف کو موجب بعد کہتا ہے وہی آنحضرت کی چال جسپر چلنے کا مولف کو دعوی ہے یا اسکی اپنی ذاتی خیالی چال۔ معترضین اصل کتاب نہ سہی اسی اشتہار کے اس فقرہ سے پہلے ۴

۴ سطر ۱۷ کہ ان الفاظ کو کہ مولف کو محض بہ برکت متابعت حضرت خیر البشر و افضل الرسل ۴

اشاعۃ السنۃ نمبر (۸) جلد (۷)

مضامین غیر

مشیر قیصر کے مناظرات کی نسبت فیصلہ کا بقیہ

(امر سوم متنازعہ فیہا) جناب اڈیٹر صاحب اخبار مشیر قیصر نے اپنے پرچہ نمبر ۲ جلد ۸ مورخہ ۸ جنوری ۱۸۸۳ء مین یہہ دعوی کیا ہے کہ یہہ جو توبہ نامہ اسی پرچہ مشیر مین طبع ہوا ہے اور ہندوستان مین بذریعہ اشتہارات و اخبارات شہرت پا رہا ہے حقیقت مین مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب نے اسکو مکہ معظمہ مین لکھا ہے اور دلیل یہہ ہے کہ اکثر حجاج کے خطوط و بیانات اسکے مصدق ہین۔

اسطرف ابو سعید محمد حسین صاحب **فاضل لاہوری** اس توبہ نامہ کو جعلی بتلاتے ہین اور بیان و خطوط حجاج کا یہہ جواب دیتے ہین کہ جنہون نے یہہ جعل بنایا یا بنانے مین انکے شریک رہے یہی اسکے مصدق ہین یہہ لوگ مولانا ممدوح کے دشمن مخالف بلکہ مدعی ہین انکی شہادت مولانا ممدوح کے حق مین ناجایز ہے دشمن ہونیکے وجوہات فاضل ممدوح نے اشاعۃ السنہ نمبر ۱ جلد ۶ مین طول و طویل لکھے ہین جو قرین قیاس معلوم ہوتے ہین۔

فاضل ممدوح **جعلی ہونے توبہ نامہ** اور نامعتبری بیان و خطوط مصدقین توبہ نامہ پر بہت سے **دلایل پیش** کرتے ہین منجملہ انکے (۱) بہت سے عالم مہاجر حاجی متقی پرہیزگار اس توبہ نامہ اور بیان مصدقین توبہ نامہ کی تکذیب کرتے ہین (۲) جعلی توبہ نامہ کے مصدقین کا باہم اختلاف پانچ امور مندرجہ اشاعۃ السنہ نمبر ۱ جلد ۶ مین ثابت کرتے ہین (۳) توبہ نامہ کی کارروائی کو خلاف قانون عدالت و خلاف رابطہ ریگانگت بٹرگورنمنٹ و دولت عثمانیہ ثابت کیا ہے۔ (۴) ان کارروائیون کا خلاف عقل ہونا ثابت کیا ہے۔ (۵) توبہ نامہ کے الفاظ خلاف قواعد عربی ثابت کئے ہین جیسے کسی اہل علم کا لکھا ہوا

توبہ نامہ ثابت نہین ہوتا۔ (۶) توبہ نامہ کا مضمون بے معنی و خلاف مقصود ہے جسکو دور و شور سے ثابت کیا ہی۔ (۷) توبہ نامہ پر کسی عدالت کی مہر یا حاکم کے دستخط نہین ہین (۸) توبہ نامہ مخالف ہے اُس روبکار پاشا کے معظمہ کے جسپر پاشا موصوف کی مہر ہے جسکا فوٹوگراف ہندوستان مین منگایا گیا جو کبھی غلط نہین ہو سکتا ہے (۹) مخالفین سے اصل توبہ نامہ یا اُسکی فوٹوگراف کا مطالبہ فرمایا ہے اور درصورت آجانیکے نصف خرچ اسکا فاضل ممدوح نے اپنے ذمہ لیا ہے اور اپنے شیخ سید محمد نذیر حسین صاحب کے حامی و ناصر ہونے سے انکار کیا ہی۔ (۱۰) جنکی نسبت توبہ نامہ کا لکھنا بیان کیا ہی (یعنے سید محمد نذیر حسین صاحب) وہ اس توبہ نامہ کے لکھنے سے مطلق انکار کرتے ہین۔

اب ہم **دلایل** فریقین پر **نظر** کرتے ہین

اڈیٹر صاحب کی دلیل بسبب اختلاف بیان راویون اور مخالف و دشمن ہونے سے مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب کے قابل تسلیم نہین۔ کیونکہ مخالف کی گواہی نامعتبر ہے اسیطرح فاضل ممدوح کی دلیل اول بھی اسی علت سے قابل قبول نہین۔

تنبیہ

اس بیان مین ایک فریق (گواہان واقعہ) غلط گو ہے۔ جائے عبرت ہے و محل حیرت ہی کہ یہہ معاملہ اقوام غیر سنتے ہونگے کہ خاص اپنے متبرک و مقدس معبد کعبہ معظمہ مین ایسے ایسے فاضل و عالم جھوٹھہ بولین تو مسلمانون کی دیانت و ایمانداری کو یہہ کیسا سمجھتے ہونگے اگر اب بھی مسلمان نہ سمجھین تو اونکو خدا سمجھاوے۔

آمدم بر سر مطلب رہی فاضل ممدوح کی **نو دلایل** وہ حقیقت مین مدلل و مبرہن ہین کہ اُنکا جواب نہ تو اڈیٹر صاحب نے دیا اور نہ کسی اونکے معاون نے دیا اور نہ ہمارے خیال مین آتا ہے حقیقت مین یہہ دلایل لاجواب **قابل** قبول ہین اگر ہم اُن کو نہ مانین تو ہمسا نا انصاف و متعصب کون ہوگا۔

انمین آخر **تین** دلایل **بہت** ہی **قوی** ہین جنمین کسی طرح کا شبہ و احتمال نہین آسکتا ہے۔

دلیل ہشتم میں اختلاف روبکار مکہ معظمہ اور توبہ نامہ میں جو بیان ہوا ہے بہت صحیح ہے روبکار اس توبہ نامہ کو صاف رد کر رہا ہے مضمون روبکار حاکم مکہ معظمہ جو بنام حاکم مدینہ منورہ لکھا تھا یہ ہے۔ مولوی محمد نذیر حسین صاحب کے ہموطنوں نے اُنپر تہمت اعتزال لگائی تھی جس سے بعد تحقیقات وہ بری نکلی۔ اگر مولانا ممدوح نے توبہ کی ہوتی یا توبہ نامہ لکھا ہوتا تو یہ مضمون روبکار کا ہرگز نہ ہوتا بلکہ یہ لکھا ہوتا کہ انہوں نے اپنی وہابیت یا اپنے اعتزال سے توبہ کی اُن پر مواخذہ نہ ہو۔

دلیل نہم اس سے زیادہ قوی ہے اگر توبہ نامہ کا کچھ بھی وجود ہوتا تو اڈیٹر صاحب یا اُنکے معاون و انصار ضرور اصل یا اُسکے فوٹوگراف کو منگواتے اور شایع کرتے جیسا کہ روبکار پاشا مکہ مکرمہ کا فوٹوگراف اہل حدیث نے شایع کیا ہے۔

دلیل دہم سب سے زیادہ واضح ہے۔ مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب زندہ ہندوستان میں موجود ہیں جو صاف اس توبہ نامہ سے انکار و لاعلمی ظاہر کر رہے ہیں۔

افسوس صد ہزار افسوس اُن مسلمانوں پر ہے جنہوں نے خاص مکہ معظمہ (جہاں تمام دنیا کے مسلمان اپنے گناہوں سے توبہ کرنے اور خیرات و حسنات کرنے آتے ہیں) میں یہ جعل بنایا اور جھوٹا توبہ نامہ لکھا کر ایک اتنے بزرگ پر تہمت لگائی نہ خدا سے خوف کیا نہ دنیا میں کاذب کہلانے سے عار آئی۔ اور اُنسے زیادہ افسوس اُن سادہ لوح بزرگواروں پر جنہوں نے باوجود دیکھنے روبکار پاشا مکہ معظمہ و دیگر دلائل مکذب توبہ نامہ کے بھی اس جعلی توبہ نامہ کو صحیح تصور کیا اور ابتک اسی پر اڑے چلے جاتے ہیں۔ خدا انکو عقل و انصاف دیوے۔ آمین

اعجاز متناقضہ

اڈیٹر صاحب اخبار **مشیر قیصر** اپنے پرچہ نمبر ۲ جلد ۸ مطبوعہ ۸ جنوری میں فاضل ممدوح کو علماء حرم محترم و سلطان روم کا **توہین** کرنیوالا قرار دیتے ہیں اور تحریر فرماتے ہیں کہ انہوں نے علماء حرم اور حاکم کو کہلا کہلا مشرک اور کافر اور ظالم قرار دیدیا۔

ادہر فاضل ممدوح فرماتے ہیں کہ ہم اور تمام اہل حدیث اس مقدس شہر اور مطہر معبد

(مکہ مکرمہ) کی توہین کو کفر سمجھتے ہین اور اُسکی تعظیم کو جزء ایمان جانتے ہین اور خود سلطان روم کی تعریف کرتے ہین اور مخالفین (اڈیٹر مشیر قیصر اور اُنکے ہم خیال) کی نسبت فرماتے ہین کہ یہہ اہل مکہ کو رشوت لینے اور ظالمانہ کارروائی کرنیکا اتہام لگاتے ہین جس سے خود حکام مکہ کی توہین لازم آتی ہے۔

اڈیٹر صاحب کے دعوی کی دلیلون مین سے فاضل ممدوح کا ایک فقرہ ہے جس سے اڈیٹر صاحب نے توہین استنباط کی ہے ہم معہ اُسکے اگلے پچھلے فقرات کے یہان لکھتے ہین تاکہ معلوم ہو کہ فاضل ممدوح کا اُس سے کیا مقصود ہے اور اُن سے کیا سمجھا جاتا ہے۔

واضح ہو کہ **فاضل** ممدوح نے اشاعۃ السنہ نمبر ۸ جلد ۷ صفحہ ۲۳۳ مین ایک مضمون اخبارون کے اڈیٹرون کی نصیحت مین لکھا تھا کہ وہ مذہبی چھیڑ چھاڑ نہ کیا کرین۔ اسکے ضمن مین مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب (جنکی نسبت اخبارون نے لکھا تھا کہ وہ مکہ مین پکڑے گئے اُنکو زدوکوب ہوئی وغیرہ) کے معاملہ کا ذکر کیا اور جو سلطنت روم و حاکم مکہ پر اڈیٹرون نے اتہام لگائے لکھکر نتیجہ مین صفحہ ۲۴۰ کی یہہ عبارت ارقام فرمائی "کیا جب عامہ اہل حدیث ان اخبارون کو پڑھکر یہہ یقین کر لینگے کہ اُنکے مقتدا و پیشوا مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی سے اہل مکہ نے یہہ سلوک کیا ہے جو ان حضرات خیر خواہان مذہب حنفی نے بیان کیا ہے تو وہ اہل مکہ کو مشرکین مکہ کی مثل یا مردانیوں کی مثل یا یزیدیون کی مانند قرار نہ دینگے۔ اور کعبہ شریف کے حج کو اس جور و تعدی و رفع امن کے سبب اپنے ذمہ سے ساقط سمجھکر اس فرض اتفاقی کو ترک نہ کرینگے۔ اور جب وہ مذہب اہل حدیث کی نسبت ان حضرات کے یہہ الفاظ سنینگے کہ یہہ مذہب جدید ہے یا محمد بن عبد الوہاب کی تجدید ہے تو اُسکے مقابلہ مین وہ چارون مذاہب اور چارون مصلیون کو محدث و بدعت قرار نہ دینگے۔ اور جب وہ اپنے اکابر علماء کی توہین کے الفاظ ان اخبارون مین پڑھینگے تو وہ ازراہ حمیت جاہلیت حضرت امام ابو حنیفہ اور اُنکے تلامذہ کو (خدا اُنکو اپنی رحمت مین ڈھانک لے) صلواتین و تبرے نہ سنائینگے۔ اس جانب سے یہہ باتین وقوع مین نہ بھی آئین تو کیا جانب ثانی (حنفیہ) جنکی خاطر یہہ مضامین اُن اخبارون مین درج ہوتے ہین اس جرم غیر کلمہ گویون کو

(جنکی تعداد ان ہی اخبارون مین استثنی لاکہہ تبلائی گئی ہی) دایرہ اسلام سی خارج اور معاہد ومشاہد اسلام سے علیحدہ نہ کرینگے - اور درپے انکے قتل وایذا کے نہ ہونگے - اور یہہ امور خواہ کسی جانب سی واقع ہون ترقی قومی کے مزاحم وبانع نہین ہونگی - اور موجب خلل نظام عام وامن کافہ انام (جو اصول سلطنت کے بہی مخالف ہے) قرار نہ پائینگے"

اس عبارت مین اڈیٹرون کی خوفناک کارروائی کے نتایج تبلائے گئے ہین کہ اہل حدیث ان اخبارون کو پڑہ کر حنفیہ ومذاہب اربعہ کے دشمن ہونگے اور حنفیہ اہل حدیث کے - اگر اس سے توہین مانی جاوی تو ہر دو فریق کی توہین ہوئی جس سی خود بہی فاضل ممدوح کا دایرہ اسلام سی خارج ہونا لازم آویگا اور یہہ ظاہر ہے کہ کوئی ادنی فہم والا اپنی اور اپنے مذہبون کی توہین اپنے منہہ سے نہین کرتا ہی فاضل ممدوح کیونکر کرینگے - **اڈیٹر صاحب** کو یہہ خیال نہ آیا کہ ہم لوگون کی کارروائی کے بیان کرنے سی جب فاضل ممدوح سلطان روم وغیرہ کی توہین کرنیوالے ہوگئے تو ہم لوگون کا کیا حال ہوگا جنکی تحریرات کا یہہ نتیجہ ہے -

انہین اڈیٹرون کے بیانات کے سچ ہونیکی شرط پر فاضل ممدوح صفحہ ۲۳۷ مین یہہ فرماتے ہین "اگر یہہ حالات وفضایل سچ ہین تو تم سن لوگے کہ ایک نہ ایک دن جاجیونکی حفظ امن کیلئے خاص مکہ شریفہ مین بہی انگریزی کا نسل (جیسا کہ جدہ مین ہی) متعین ہوگا اور سلطان روم کی بدانتظامی شہرہ پاکر اسکا رہا سہا رعب بہی روم کی راہ لیگا"

فاضل ممدوح کی اس بیان سی بہی کوئی توہین سلطان روم کی نہین پائی جاتی اگر ہے تو انکی بدانتظامی کی ہی وہ بہی اڈیٹرون کی جانب سی جنہون نے سلطنت روم کی بدانتظامی کی شہرت کی ہی اور سچ پوچہو تو اڈیٹر کیا اس سلطنت کی بدانتظامی کا دنیا مین کون قایل نہین ہی اگر بدانتظامی نہ ہوتی تو انکی سلطنت شاہان غیر کیون تقسیم کرلیتے اسی سال صدہا حجاج حج سی اسی بدانتظامی کی وجہ سی محروم رہی جس بدانتظامی کی تمام اخبارون مین پکار تھی - خود اخبار **مشیر قیصر** مین بہی ہمنے اس **بدانتظامی کی شکایت** پڑہی ہی - اور حق پوچہو تو بدانتظامی بہی بادشاہون مین کچہہ تعجبات سے نہین ہی - اکثر سلاطین وشاہان حتی کہ بعض خلفاء کے وقت مین بہی کبہی کبہی بدانتظامیان ہوگئی ہین

اگر کانسل انگریزی کا سلطنت روم مین متعین ہونا توہین تصور کیجاوے تو جدہ مین کانسل مقرر ہونے سے پیشتر ہی توہین ہو چکی اور مکہ معظمہ مین تو نایب کانسل (ڈاکٹر عبد الرزاق) اب بھی موجود ہے پس اس سے توہین استنباط کرنا عجب ہے

اڈیٹر صاحب نے ایک دلیل توہین سلطان روم کی اپنی اخبار مطبوعہ ۷ مئی مین یہہ پیش کی ہے کہ "فاضل ممدوح نے جو بحث خلافت کی فرمائی اور سلطان روم کو خلیفہ کہنا اور روسے شرع شریف ناجایز ثابت کیا یہہ سب غصہ وہی ہے کہ انکے مرشد مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب سے حرم شریف مین مواخذہ ہوا ورنہ کچھہ ضرورت بحث خلافت کی نہ تھی بلکہ یہہ بحث بے محل ہے" مگر ہماری سمجھہ مین یہہ وجہ جو اڈیٹر صاحب اس بحث کی فرماتے ہین مطلق نہین آتی ہے کیونکہ فاضل ممدوح اس مواخذہ (قید حوالات زدوکوب وغیرہ) کا مطلق انکار کرتے ہین اور اشاعۃ السنہ نمبر ۸ جلد ۶ کے صفحہ ۳۲۱ کی آٹھوین سطر مین صاف فرماتے ہین "کوئی دانا اور خیر خواہ سلطنت روم ایسا خیال نہین کر سکتا کہ پاشا مکہ نے ایسی معزز رعایا اور خیر خواہ برٹش گورنمنٹ سے ایسی سخت و ناجایز مزاحمت کی ہو" اور قیاس مین بھی یہہ نہین آتا ہے کہ محض بعض حضرات کی چغلی کھانے سے (کہ مولوی نذیر حسین صاحب وہابی ہین) مواخذہ ہو حالانکہ مولانا موصوف کو ہمیشہ وہابیت سے انکار ہے۔ اور جو اصل وہابی نجدی مدعی بوہابیت و خارجی و شیعہ ہین وہ بلا روک ٹوک حج کرین پس عقلاً بھی اُن یا اونکے حاشیون کی تکذیب ہوتی ہے۔ پس جب پاشا مکہ کی نسبت اس زیادتی و مواخذہ کا فاضل ممدوح انکار کرتے ہین تو سلطان روم سے کیون غصہ ہو کر اُن کی توہین کرینگے۔ اڈیٹر صاحب خود ہی مواخذہ کے مدعی ہین اور خود ہی اس مواخذہ پر فاضل ممدوح کا غصہ آنا تجویز فرماتے ہین مگر ان باتون کا کچھہ ثبوت نہین ہے۔ ہمارے نزدیک اس بحث خلافت کی اسوقت بہت بڑی ضرورت ہے۔ جسکے بڑے فواید ہین۔

ضرورت بحث خلافت

اسوقت گورنمنٹ انگلشیہ کو مسلمانون کے دشمنون نے مسلمانون کی طرف سے بدگمان کرنیکی طرح طرح کے بے اصل خیالات دلائے ہین۔ خصوصاً مسئلہ جہاد سے گورنمنٹ کو

* کیونکہ کا غصہ ہے

ذمہ ہی مین اور مہدی کے اشتہارات جہاد ان تہمات کو اور بھی جاری ہین اور مسٹر بلنٹ کے فیوچر اسلام کا ترجمہ اردو زبان مین جسمین بحث خلافت بھی ہی اور اڈیٹرون (جیسے نیر اعظم مظہر العجائب وغیرہ) وخیر خواہان اسلام نی (جیسے سید اکبر حسین صاحب منصف علیگڈہ جنہون نے اخبار مشیر قیصر نمبر ۸ جلد ۸ مطبوعہ ۱۹- فروری ۱۸۸۲ء مین بحث خلافت ضمناً کی ہے) بھی اس بحث کو چھیڑا ہے۔ تو اب اس سے بڑھکر مسئلہ خلافت کی صحیح معنی بتلانی کا اور کونسا وقت آویگا۔ خصوصاً اشاعۃ السنہ (جو مذہبی رسالہ ہی اور دینی و دنیوی اصلاحین مسلمانونکی کرنا اپنا فرض سمجھتا ہی اور یہی اسکا کام ہی) کو خاموش رہنا کب زیبا ہی۔

اس ایک مسئلہ خلافت کے بیان سے بی انتہا فوائد ہین

(۱) برٹش گورنمنٹ کا مسلمانون پر اطمینان و بھروسہ رکھنا۔ جس سے صدہا پولٹیکل فواید متصور ہین۔ (۲) مسلمانون کو برٹش کا زیادہ مطیع بنانا اسکے فواید بھی واقفان معاملات پولٹیکل پر مخفی نہین ہین۔ (۳) مہدی کے اشتہارات کا ہندوستان مین بی اثر کر دینا جسکے فواید رعایای ہند (مسلمان و اہل ہنود دونو) و گورنمنٹ کو بے شمار ہین (۴) مسلمان اڈیٹران اخبار (جیسے اڈیٹر مشیر قیصر) کو اصل مسئلہ خلافت کا معلوم ہو جانا تاکہ اپنا فرض منصبی (امن و اتفاق وغیرہ) بخوبی ادا کر سکین ایسے خوفناک مسایل (جیسے سلطان روم کا شہر عی خلیفہ اسلام قرار دینا جس سے مخالفت برٹش گورنمنٹ کے ہو جانیکا احتمال ہے) ناواقفی سے نہ دہر گھسیٹین جسکا نتیجہ حکام و رعایای برٹش دونو کے حق مین مضر ہو (۵) مسٹر بلنٹ (جو ترقی و بہی خواہ اسلام ہین اور بہبودی اسلام کے کام کرنے مین ساعی ہین) کی مخالفت سے لوگون کو باز رکھنا جس سے اتفاق اہل اسلام و ترقی اسلام کی تدابیر (جیسے حیدرآباد مین علم عربی کا مدرسہ قایم کرنا وغیرہ) مین رخنہ اندازی نہ ہونی یا دے انہین سے ہر ایک فایدہ مین اور بھی بے شمار فواید ہین جو ناظرین کو غور و تامل کرنے سے خود ظاہر ہو جاوینگے پس اڈیٹر صاحب کا اس بحث خلافت کو بے محل قرار دینا بیجا و بے محل ہی۔ پھر اس بحث سے سلطان روم و اہل مکہ کی توہین فاضل ممدوح سے کیونکر ہو سکتی ہی۔ ایک دلیل اڈیٹر صاحب

کی توہین سلطان کی نسبت یہہ بہی ہی کہ فاضل ممدوح نے سلاطین عثمانیہ کا نسب نامہ جو لکھا اسکا کوئی محل نہ تہا اسمین عثمان اول کی نسبت لکھا ہی "یہہ شخص صحرا ارمنیہ کا رہنے والا تہا" مین کہتا ہون جبکہ خلیفہ کا قریش ہونا شرط ہی تو سلطان روم (جنکی خلافت کی بحث درپیش ہی) کا قریش نہ ہونا بغیر نسب نامہ لکہے ہوے کیونکر ثابت ہوتا کیا عام اڈیٹرون کی طرح فاضل ممدوح بہی بلا دلیل دعوی کو چہوڑ دیتے اور جبکہ اکثر نادانون کو سلطنت عثمانیہ سے حضرت خلیفہ ثالث کے نام کا اشتباہ ہوتا ہے تو اس عثمان ترک کا ذکر کیون نہ کرتے - اور اگر تاریخ نظم الممالک سے عثمان اول کا صحرا ارمنیہ کا باشندہ ہونیکو نقل کیا تو اسمین کیا توہین ہوئی خود اڈیٹر صاحب اسی ۲۷ - مئی کے اخبار مین فرماتے ہین "کوئی بادشاہ ایسا نہین کہ ابتدا سے دنیا ہی اوسکے خاندان مین سلطنت رہی ہو یہی کیفیت تمام خاندانون کی ہی" پہر جب یہہ حال ہی تو سلطان کی توہین اس سے کیونکر ہوئی - اگر نسب نامہ کسی تواریخ سے بضرورت نقل کرنا توہین خیال کیا جاوے - تو خود اڈیٹر صاحب نے بہی اسی توہین کو اپنی اخبار مین نقل فرمایا اڈیٹر صاحب اس الزام سے کب بری ہو سکتے ہین اور مورخون پر تو اڈیٹر صاحب کی طرف سے یہہ ایسا جرم لگایا گیا کہ کوئی بیچارہ نہین بچ سکتا - بلکہ ہر مورخ بقول اڈیٹر صاحب گالیان کہانیکا مستحق ہی کیونکہ اڈیٹر صاحب نے جو گالیان فاضل ممدوح کو دین تو بقول اڈیٹر صاحب بعوض اسی توہین سلطان روم (جو بزعم اڈیٹر صاحب فاضل ممدوح سے سرزد ہوئی) چنانچہ اپنی ۲۷ - مئی کی اخبار مین گالیان دینے کا بہی عذر کیا ہی - اور نسب نامہ لکہنا خود توہین قرار دے چکے ہین - پس اگر ہر مورخ کو ہر شخص گالیان دینے کا مستحق نہین ہی تو جس مورخ نے جنکا نسب نامہ لکہا ہوگا وہ تو بہر حال بقول اڈیٹر صاحب گالیان دے سکتا ہی پس دعوی اڈیٹر صاحب کا بالکل بے اصل ثابت ہوا آپ دعوی فاضل ممدوح کا کہ "ہم اور تمام اہل حدیث مکہ معظمہ کی توہین کو کفر سمجہتے ہین" بسبب نقل کرنے اس مضمون کے آیات و احادیث کے اشاعۃ السنہ کے صفحہ ۲۰۹ مین قابل قبول ہے - اور قیاس بہی یہی چاہتا ہی کہ جبکہ یہہ لوگ اہل حدیث ہین تو خلاف حدیث مکہ معظمہ کی توہین کب جائز سمجہتے ہونگے اور فاضل ممدوح نے سلطان روم کی تعریف اشاعۃ السنہ نمبر ۱ جلد ۶ کے صفحہ ۲۹۲ مین اس طرح کی ہی - سلطنت روم ہمارا فخر ہے اور سلطان روم

ہماری عزت کیونکہ "سلطنت اسلامی سلطنت ہے اور سلطان ایک اسلامی بادشاہ" - اور جو فاضل ممدوح نے اپنے مخالفین کی نسبت فرمایا کہ انہون نے اہل مکہ کو رشی اور ظالم قرار دیا ہے جس سے توہین اہل مکہ لازم آتی ہے" اگرچہ یہہ امر واقعی ہے کیونکہ اخبار مشیر قیصر و نور الانوار و مظہر العجایب وغیرہ مین مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب پر ظلم کرنا اور اونکا روپہ دیکر رہائی پانا لکھا ہے جس سے توہین حکام مکہ لازم آتی ہے مگر یہہ توہین اہل مکہ ان لوگون سے بہ نیت صادر نہین ہوئی اور جب تک توہین قصداً نہ کیجاوے توہین نہین ہو سکتی ہے بلکہ ان لوگون نے اہل حدیث کی ضد مین بلا تحقیق باتین بنیر سمجھے سوچے لکھ ماریں غور کرتے تو کبھی یہہ باتین نہ لکھتے - لہذا ہمارے نزدیک یہہ لوگ بھی توہین اہل مکہ سے بری نہین -

اس بحث کے متعلق ضروری مسائل

مسئلہ ۱ توہین مکہ معظمہ کفر ہے - مسئلہ ۲ اہل مکہ سے ظلم زیادتی و دیگر کبایر دوسرے ملک والون کی طرح صادر ہونا ممکن ہے - مسئلہ ۳ اہل مکہ بھی گناہ کے کرنے سے دوسرے ملک والون کیطرح گنہگار ہوتے ہین - مسئلہ ۴ حدود و قصاص اہل مکہ پر بھی دوسرے ملک والون کی طرح جاری ہوتے ہین - مسئلہ ۵ اہل مکہ کی توہین کرنا مکہ کی توہین نہین ہے بلکہ اور ملک کے ساکنین کی طرح ہے - مسئلہ ۶ اہل مکہ و اہل مدینہ سے محبت رکھنا بسبب اونکی تقوی شعاری و دینداری و ہموطنی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بہتر ہے مگر جو انمین فاسق و فاجر جھوٹے ظالم رہزن بدعتی ہین انسے دشمنی رکھنا بھی جزو ایمان ہے حب للہ و بغض للہ کے یہہ معنی ہین - مسئلہ خوشامد سے جھوٹی تعریفین کرنا اہل مکہ یا سلطان روم کی ایسی ہی حرام ہے جیسا کہ اورون کی -

امر پنجم متنازعہ فیہ

فاضل لاہوری نے اشاعۃ السنہ نمبر ۱۱ جلد ۶ مین دعوی کیا ہے کہ اڈیٹر صاحب مشیر قیصر نے اپنے اخبار نمبر ۲ جلد ۸ مطبوعہ ۸ جنوری ۱۸۸۴ء مین ہمکو ایک درجن گالیان دین - اور اڈیٹر صاحب نے اپنے اخبار نمبر ۱۳ جلد ۸ مین فرمایا کہ ہم دعوی کرتے ہین کہ اگر لاہوری صاحب

ایک دشنام بھی ہماری پرچہ مین نکال دین تو ہم ایک ہزار روپیہ دیتے ہین۔

اب ہم یہہ دیکھتے ہین کہ فاضل ممدوح کا دعوے صحیح ہے یا اڈیٹر صاحب کا گالیان دینے سے انکار صحیح ہے۔

فاضل ممدوح نے اپنے دعوی کے ثبوت مین اُسی اخبار سے بجاے بارہ گالیان کے پندرہ ۱۵ بقید صفحہ سطر کا نقشہ مرتب کرکے اپنے اشاعۃ السنہ نمبر ۲ جلد ۷ مین طبع فرمایا۔ اور طرفہ یہہ کہ اڈیٹر صاحب نے جس اخبار مشیر مین گالیون سے انکار کیا تھا اوسمین بھی تیرہ ۱۳ گالیان اور موجود تھین جسکی دوسری فہرست لکھکر فاضل ممدوح نے جتلادی۔

فاضل ممدوح نے ان دشنامون کے دشنام ہونے پر تین دلیلین پیش کی ہین اول دلیل مین خود اڈیٹر صاحب کو منصف بناکر فرمایا ہے۔ کہ اگر آپ انکو دشنام مانتے ہین۔ تو فیصلہ ہوگیا ورنہ ہمکو اجازت دیجئے کہ یہہ الفاظ ہم آپ کے حق مین لکھا کرین۔ دلیل دوم مین فرماتے ہین بشہادت شریعت یا عرف یا قانون جسکو آپ مستند سمجھین عدالت مین ان الفاظ کی تحقیق ہوجاوے۔

دلیل سوم آپنے اخبار مشیر قیصر نمبر ۱۶ جلد ۸ مطبوعہ ۱۵۔ اپریل ۱۸۸۴ء مین اخبار میرٹھ کے الفاظ (جو ان دشنامی الفاظ سے کم اور بعض مساوی ہین) کو گالیان قرار دیا اور اُسکے اڈیٹر کو تہذیب و شرافت سے علیحدہ کیا پھر آپ کے الفاظ جو ان الفاظ سے بڑھے ہوے ہین کیونکر دشنام قرار نہ پائینگی"۔

اڈیٹر صاحب نے جواب مین الفاظ۔ ہٹ دھرمی۔ خلاف دیانت۔ آپکے انصاف و ایمانداری کو دیکھو جس سے بے انصافی و بے ایمانی مراد ہے۔ **فی قلوبھم مرض**۔ الخ جو کافرون کے شان مین وارد ہے۔ شامت اعمال۔ کفر پہانکنا۔ خرافات کو گالی نہین مانا۔ اور دوسرے الفاظ گالیون سے سکوت فرمایا۔ اور دلیل اول کے دوسرے فقرہ کا جواب نہ دیا۔ لیکن جبکہ اڈیٹر صاحب کے نزدیک یہہ الفاظ گالیان نہین ہین تو اڈیٹر صاحب کی طرف سے ایسے الفاظ لکھنے کی اڈیٹر صاحب کے شان مین سب کو اجازت ہے گو فاضل ممدوح اپنی تہذیب و شائستگی سے ایسے الفاظ اڈیٹر صاحب کی شان مین تحریر نفرمادین مگر دوسرے لوگ خصوصاً اڈیٹران اخبار

جواب کہل کہلینگے اڈیٹر صاحب کو مضامین لکھنا مشکل پڑ جائیگا۔

فاضل ممدوح کی دوسری دلیل کے جواب سے اڈیٹر صاحب قاصر ہین۔ ہمارے نزدیک یہہ الفاظ بیشک خلاف تہذیب ہین اڈیٹر صاحب ایسے الفاظ بلکہ اُن سے کچھہ نرم الفاظ کو بمقابلہ اخبار میں ٹہہ گالیان قرار دیچکے ہین پس باعتراف اڈیٹر صاحب یہہ الفاظ گالیان ہین۔ معلوم نہین کہ اڈیٹر صاحب کس درجہ کی نازک طبع و سلطان وقت ہین کہ اپنے ناک پر مکھی بھی بیٹھنے نہین دیتے انکی نسبت کسی نے ادہی بات بھی کہی کہ توہین ہوئی شرافت و تہذیب سے علیحدہ ہوا۔ مگر یہہ جسکی نسبت جو چاہین بلا تامل لکھہ ڈالین نہ علماء کی شان کا خیال کرین نہ بزرگان دین کا لحاظ فرماوین۔

اڈیٹر صاحب نے اپنے اخبار مطبوعہ ۸۔ جنوری ۱۸۸۴ء کے صفحہ ۴ کے دوسرے کالم مین **اشاعۃ السنہ** نمبر ۸ جلد ۶ کی نسبت فرمایا ہے کہ یہہ رسالہ سب و شتم سے بھرا ہے۔ اس امر کے ثبوت مین اڈیٹر صاحب نے اُس رسالہ مین سے ایک بھی لفظ دشنام کا نہ نکالا باوجودیکہ فاضل ممدوح نے **اشاعۃ السنہ** نمبر ۶ جلد ۷ کے صفحہ ۵۴ کے نوٹ پر انعام کا وعدہ بھی کیا تھا مگر اپنے بجائے اوس رسالہ کے **اشاعۃ السنہ** نمبر ۱ جلد ۷ سے لفظ ہٹ دہرمی کا نکالا مگر دعوی اڈیٹر صاحب کا اسوقت صحیح ہوتا جبکہ جس رسالہ کو سب و شتم سے بھرا ہوا فرمایا تھا اسمین ایک لفظ بھی نکالتے۔ جہان سے اس لفظ کو اڈیٹر صاحب نے بطور الزامی جواب نقل کیا ہے اوس جگہ یہہ لفظ فاضل ممدوح نے ایسے موقعہ پر لکھا ہے کہ ہرگز اسکو کوئی دشنام نہین کہہ سکتا کیونکہ کوئی شخص خاص اسکا مخاطب نہین ہے فاضل ممدوح نے ایسے لوگون کو جو قرآن و حدیث کے مطالب (جیسے مضمون ترقی معکوس مسلمانون کی خوفناک حالت وغیرہ) سے ضد و انکار کرتے ہین ہٹ دہرم فرمایا ہے چنانچہ فرماتے ہین "جو لوگ اسکے بعض مضامین کو اس روش مصلحت کے مخالف سمجھتے ہین یہہ انکی نافہمی یا ہٹ دہرمی ہے۔ پس اس جگہ پر لفظ ہٹ دہرمی کو کون گالی کہہ سکتا ہے۔ قرآن و حدیث کا منکر کافر شرک کرنیوالا مشرک بدعت کرنیوالا بدعتی حق کو نہ ماننے والا ہٹ دہرم کہلاتا ہے مگر جب تک کسیکو مخاطب کرکے (جیسے کہ اڈیٹر مشیر نے فاضل ممدوح کو مخاطب ٹھہرایا) کافر بدعتی فاسق ہٹ دہرم نہ کہے گالی کیونکر۔

ہو سکتی ہے پس یہہ لفظ ہٹ دھرمی کا ہرگز اڈیٹر صاحب کے الفاظ کی مساوی نہین ہے جسپر اڈیٹر صاحب ناحق اسکو الزامی جواب سمجھکر اپنے دور قلم پر ناز کرتے ہین یہہ تو کمال درجہ کا ضعف قلم ہے - خلاصہ یہہ کہ خلاف تہذیب الفاظ کا اڈیٹر صاحب کی تحریرات مین باعتراف اڈیٹر صاحب ہونا ثابت ہے جو ایک لایق اڈیٹر صاحب سے صادر ہونا نہایت معیوب ہے اور اُس پر عذرات اڈیٹر صاحب کے جو خلاف اور بے اصل ہین قابل سماعت کے نہین -

امر ششم متنازعہ فیہہ

فاضل ممدوح سلطان روم کو مسلمانان ہند کا ایسا خلیفہ جو احادیث مین وارد ہوا ہے نہین تسلیم کرتے - یہہ امر حقیقت مین متفق علیہ ہے دونون صاحبون مین کچھہ تنازعہ نہین ہے حال اسکا یہہ ہے کہ فاضل ممدوح نے اشاعۃ السنہ نمبر ۱۲ جلد ۶ و نمبر ۱ جلد ۷ مین دعوی کیا ہے کہ سلطان کو شرعی خلیفہ ماننے سے احادیث مانع ہین کیونکہ علاوہ دیگر شروط خلافت کے ایک شرط قریش کا ہونا ہی ہے جو بالاتفاق سلطان روم مین پایا نہین جاتا -

احادیث جنمین قریش کی شرط ہے کتب احادیث سے نقل کی ہین اور شرح مواقف و شرح صحیح مسلم نووی و عون الباری شرح صحیح بخاری کی عبارات اپنی توافق رائے پر نقل کرکے صفحہ ۳۸ مین لکھا ہے اس بیان سے (جسکا خلاف کسی چھوٹی یا بڑی اسلامی کتاب مین نہ پاؤگے) صاف ثابت ہے کہ باتفاق مسلمانان ہند (شیعہ سنی اہل حدیث اہل تقلید حنفی شافعی وغیرہ جنکے سوا ملک ہند مین کسیکا نام و نشان نہین) امام یا خلیفہ وقت کا قریش ہونا شرط خلافت ہے پس فاضل ممدوح اسی خلافت سے جو احادیث مین وارد ہے بحق سلطان روم منکر ہین پس کوئی اگر اپنے محاورہ مین سلطان روم یا اور کسی نواب و بادشاہ کو خلیفہ یا امیر وغیرہ لکھکر تو اس سے فاضل ممدوح کو انکار نہین چنانچہ اشاعۃ السنہ نمبر ۱ جلد ۷ کے صفحہ ۹ مین بحسب محاورہ جدید امیر (جو بمعنی خلیفہ مستعمل ہے) فرما رہے ہین - ہماری دانست مین اس خلافت کا سلطان روم مین از سلف تا خلف کوئی بھی قایل نہین ہے - مسٹر بلنٹ - سید اکبر علی صاحب منصف علیگڈھ اڈیٹر نیر اعظم اڈیٹر مظہر العجایب وغیرہ کا

کا قایل نہ ہونا انکی تحریرات سے ظاہر ہے - خود اڈیٹر صاحب مشیر قیصر بھی اس
خلافت سلطان روم کے قایل نہین ہین چنانچہ اپنے ۲۷ مئی ۱۸۸۴ء کے اخبار
مین فرماتے ہین "مانا کہ سلطان روم کی خلافت وہ خلافت نہ سہی جسکی تعیین بفحوائے والخلافۃ
بعدی ثلثون سنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولیدہ ملک وامارۃ مین صرف ۳۰ سال ہے
لیکن کیا خلفاے اربعہ کی خلافت کو کوئی بادشاہ یا امیر خلیفہ نہین کہلایا" اس سے ظاہر ہے کہ
اڈیٹر صاحب بھی تمسک حدیث نبوی سلطان روم کو خلیفہ نہین کہتے - البتہ یہہ ممکن ہے
کہ کوئی امیر خود اپنے تئین یا اسکی عقیدتمند رعایا وغیرہ اسکو مجازاً خلیفہ کہے - مگر ایسا خلیفہ
فاضل ممدوح کی بحث سے خارج ہے اسمین انکو کچھ تنازعہ نہین اس سے ظاہر ہوا کہ اس مسئلہ
خلافت مین ہر دو حضرات کا اتفاق ہے لیکن چونکہ اڈیٹر صاحب کو ایک عرصہ دراز سے بسبب
تحریرات جانبین کے ضد دکدا گئی ہے لہذا فاضل کی حق و دل بات پر بھی
بے محل و بیجا مخالفت فرماتے ہین جسکی وجہ سے اڈیٹر صاحب کو ایسا دعوی کرنا پڑتا ہے
جو خلاف ہو اور ظاہر ہے کہ ایسے دعوی پر دلیل کہان تک قرین دعوی ہوگی ہم بعض اس
قسم کے اڈیٹر صاحب کے دعاوی کا ذکر کرتے ہین - (۱) اڈیٹر صاحب
نے اسی مقام پر خلافت سلطان روم کا دعوی اس دلیل سے کیا ہے چنانچہ فرماتے ہین
"جس حالت مین کہ تمام کتب تواریخ خلیفہ اور خلافت کے لقب سے بھرے پڑے ہین تو سلطان روم
کی خلافت بدرجہ اولی واجب التسلیم ہوگی" اڈیٹر صاحب فرماویں تو یہان پر تمام سنت جماعت
اور احادیث نبوی کے خلاف دعوی خلافت فرمایا اور دلیل بمقابلہ احادیث نبویہ و اجماع علماء کرام
کتب تواریخ کے لائے حالانکہ بقول اڈیٹر صاحب مورخین نے بھی مجازاً خلیفہ لکھا ہے چنانچہ خود اڈیٹر صاحب
فرماتے ہین "علی الخصوص بنی امیہ و عباسیہ کو مجازاً خلیفہ لکھتے ہین" پس ہم کسی مسلمان
مین ایسی جرات نہین پاتے ہین جو تواریخون سے اجماع امت و احادیث نبوی کو رد کرے - اڈیٹر صاحب
خود تواریخون کو بے اصل سمجھتے ہین چنانچہ بحث مجدد فاضل ممدوح کے جواب مین تواریخون کو
بے اعتبار ٹھہرایا ہے - حالانکہ بحث مجدد مین تواریخ کسی حدیث و اجماع امت کے خلاف نہ تھی
بلکہ مصدق تھی مجددون کا عدم وجود نام و نشان بجز تسلیم تواریخ ممکن نہ تھا - احادیث

دقسران مین تو مجددون کی تواریخ ہو نہین سکتی پہر اگر تواریخ قابل تسلیم نہوا کرے تو پہر
زمانہ آیندہ مین کسی اڈیٹر صاحب کا وجود بہی ثابت نہ ہو۔ پس جہان تواریخ کی ضرورت تہی وہان
تو اڈیٹر صاحب کو ضدا انکار کرنا پڑا اور جہان تواریخ بسبب مخالفت احادیث نبوی و اجماع امت
قابل رد تہی وہان تسلیم کرنا پڑا بلکہ اوسکو دلیل ٹہرانا پڑا ورنہ ایسی خلاف دعوی پر دلیل کہان
ملتی۔ افسوس ہی کہ اس ضد سے ایک عاقل بہی ایسا ہو جاتا ہی۔ (۲) اڈیٹر صاحب کا اسی قسم
کا دوسرا دعوی یہہ ہی کہ "بحث خلافت مذہبی نہین ہی اور نہ اس سے سرکار انگریزی کو کچہہ سروکار
ہے"۔ ہم نہین جانتے ہمارے عاقل و لایق اڈیٹر صاحب کو کیا ہو گیا ہی کہ بحث خلافت کو (جو کتب
احادیث و دیگر مذہبی کتابون مین ہی) مذہبی نہین فرماتے معلوم نہین کہ مذہبی مسئلہ اور کیسا ہوتا ہے۔
دنیا مین جہان مسلمانون کا مذہبی مسئلہ ہی جو بغیر خلیفہ و امام وقت ہو نہین سکتا تو علاوہ مذہبی
مسئلہ ہونیکے گورنمنٹ کو اس بحث سے سب سے زیادہ تعلق ہی سروکار نہ ہونا کیا معنی۔ اڈیٹر صاحب
نے مخالفت و ضد فاضل ممدوح مین گورنمنٹ کی مخالفت۔ ملک کی بے امنی۔ مسلمانون مین نااتفاقی
اہل مناظرہ کی ہنسی۔ اہل علمون کی انگشت نمائی۔ مہذبین کی نام دہرائی کا مطلق خیال نہ فرمایا۔
یہہ سب بوجہ ضد کے ہی ورنہ ہمارے اڈیٹر صاحب ماشاء اللہ فن اڈیٹری مین لایق ہین۔
ان سے ایسی باتون کا صادر ہونا تعجبات سے ہی۔ **اس ضد نے اڈیٹر صاحب کو**
بہت سے خلاف واقعہ امور کے اظہار پر مجبور کیا۔
(ازان جملہ (۱) اخبار مشیر مطبوعہ ۲۷ مئی ۱۸۸۴ء کے صفحہ ۴ کے نوٹ مین اڈیٹر صاحب
فرماتے ہین یہہ امر (انکار خلافت سلطان روم) کروڑہا مسلمانون اور خود سلطان المعظم
کی دلشکنی کا باعث ہی" یہہ فی الحقیقت خلاف واقعہ ہی جبکہ خلیفہ کا قریش ہونا بالاجماع شرط ہے
تو پہر یہہ بحث بجز اڈیٹر صاحب کے اور کس مسلمان کی دلشکنی کا باعث ہوگی۔ ہمارے نزدیک
جو دعوی اسلام رکہتا ہوگا (کروڑہا مسلمان ہون یا سلطان المعظم) وہ ان احادیث خلافت
کو ضرور تسلیم کریگا۔ اڈیٹر صاحب جو ان احادیث کو نہین مانتے اسکا سبب مخالفت فاضل ممدوح
ہے ورنہ حدیثون سے تو انکو بہی انکار نہین ہی۔ (۴) مشیر قیصر مطبوعہ ۸ جنوری مین اڈیٹر
صاحب اہل حدیث کو مسجدون سے نکالنے کی تجویز کرکے وجہ یہہ فرماتے ہین کہ یہہ لوگ مسجد و نہین

نماز کے حیلہ سے آکر ابو حنیفہ کو برا کہتے ہین اپنا مذہب پہیلاتے ہین آمین بالجہر و رفع یدین اخراج کا سبب نہین ہی ورنہ شافعیہ کو بہی نکالتی"۔

یہہ وجہ اڈیٹر صاحب کی بالکل مشاہدہ کے خلاف ہی ہمنے اسکا خلاف بارہا بچشم خود دیکھا بلکہ آجکل ایک شخص متبع سنت مسمی عبد الرحمن کہوری مین مقیم ہی نہ وہ ابو حنیفہ کو گالیان دیتا ہی اور نہ اپنا مذہب پہیلاتا ہے کیونکہ عالم نہین ہی محض عامی ہی لیکن یہان کی حنفیہ اوسکی آمین بالجہر کے مانع ہین اور مارپیٹ پر مستعد ہین ایک صاحب مسمی ہدایت علی تو مسجد ہی مین نہین آتی تاکہ آمین کی آواز نہ سنائی پڑے متبع سنت کی عدم موجودگی مین لوگون سے دریافت کرکے مسجد مین آتی ہین۔ اگر ہماری تحریر پر اعتبار نہ ہو تو ہم اس واقعہ کو صاف لکہتے ہین۔ یا دوسرے لوگون سے دریافت کرلین۔ اسیطرح ایک خاص مدینہ منورہ کا رہنے والا شافعی آیا اُسکا بہی لوگون نے پیچھا لیا ایک صاحب نے فرمایا اسکو کچھہ مت دو یہہ آمین چلا کر کہتا ہی ضرور وہابی ہوگا۔ حق یہہ ہے جو شخص مذہب حنفی نہ رکہتا ہو اہل حدیث ہو یا شافعی وغیرہ اُسکو متعصبین حنفیہ وہابی لامذہب وغیرہ کہینگے۔ خود اڈیٹر صاحب اپنے اخبار مطبوعہ ۸۔ جنوری ۱۸۸۴ء میں جرم زائف کا حال تحریر فرماتے ہین" اگر کوئی شخص مذہب حنفی سے انکار کرے تو لامذہب ہو کر سزا پاتا ہی"۔

یہہ کارروائی مکہ کی حنفیہ کے اڈیٹر صاحب فرماتے ہین دوسری جگہہ کے حنفیون کا کیا حال ہوگا اس سے ظاہر ہے کہ توہین امام ابو حنیفہ رضہ وغیرہ کے الزام صرف برائے نام لگائے جاتے ہین حقیقت مین سبب یہی ہی جو اڈیٹر صاحب نے ارقام فرمایا۔ واضح ہو کہ اس خلاف واقعہ امر کا جواب مولوی محمد سعید صاحب بنارسی نے اپنی کتاب ہدایت المرتاب مین عمدہ لکہا ہی اڈیٹر صاحب ضرور اس کتاب کو طلب کرکے ملاحظہ فرماوین کیونکہ وہ جواب بلا رو و رعایت آزادانہ ہی اسواسطے ہم اپنی عنایت فرما کی محبت و مروت کے لحاظ سے نقل نہین کرسکتے البتہ ہم اڈیٹر صاحب کو مبارکباد دیتے ہین کہ اب بڑے بڑے علماء وقت اپنی کتابون کو آپ کے ذکر خیر سے رونق دیتے ہین۔ اگر یہی چہیڑ چہاڑ مذہبی اڈیٹر صاحب کچھہ دنون جاری رکھینگے تو مستقل رسالے اونکی غد شگذاری مین تصنیف ہوا کرینگے۔ (۵) اڈیٹر صاحب کا قول ہے ابو حنیفہ کو شاگرد نذیر حسین صاحب گالیان دینے لگے" یہہ بہی خلاف ہے۔ (۶) اڈیٹر۔ تقلید انبیا نے

اختیار کی" انبیا کسیکی تقلید نہین کرتے اسلئے خلاف ہے - (۷) تقلید ائمہ اربعہ کے
اہل حدیث منکر ہین محض غلط ہے اہل حدیث تقلید ایک ہی امام کے منکر ہین نہ مطلق تقلید
کے (۸) نذیر حسین صاحب کعبہ مین لامذہبی پھیلانے گئے" خلاف ہے (۹) نذیر حسین
صاحب نے توبہ نامہ مین اپنے تئین وہابی لامذہب لکھا ہے جعلی مین بھی کہین نہین لکھا گیا (۱۰) کوئی
اہل اسلام اور مولوی اڈیٹر غلط خبرین نہین شایع کرتا" صدہا خبرین غلط ہوتی ہین جنکی بعدہ
تصحیح ہوتی ہے - اسی بے احتیاطی سے اخبار جھوٹے مشہور ہوگئے - اسی بحث مین کتنی باتین آپ کی
اخبار کی بے اصل ثابت ہوئین - (۱۱) مسلمان اڈیٹر بجز ثقات اور فرشتہ سیرت اور سچے
لوگون کے کوئی خبر درج اخبار نہین کرتے" اس قسم کے کارسپانڈنٹون کا وجود قریب قرب
محالات سے ہے اس قید سے اخبار کا چلنا مشکل ہے - (۱۲) "فاضل لاہوری نے لاہور مین خود
درخواست عہدہ قضا لینے کے کئے تھے" محض غلط ہے - اڈیٹر صاحب کو اس ضد
نے بہت سی غلط فہمیون کا بھی مرتکب بنایا - ازان جملہ - (۱۳) اڈیٹر صاحب اپنے
متعدد پرچون مین اہل حدیث خصوصاً فاضل ممدوح کو ابوحنیفہ کا توہین کرنے والا لکھا
اور دلیل یہہ ہے کہ فاضل ممدوح نے ابوحنیفہ کا قلیل الحدیث ہونا لکھا ہے پھر اس بنا پر جو منہ
مین آیا بہ اہلا کہہ ڈالا - حقیقت مین یہہ بڑی غلط فہمی ہے فاضل ممدوح نے قلت حدیث
کا ذکر حمایت مین ابوحنیفہ رح کے لکھا ہے جبکہ مخالفین امام صاحب انکی قلت حدیث کو سبب
کسر شان تصور کرتے تھے تو انکے جواب مین فاضل ممدوح کو ثابت کرنا چاہئے کہ قلت حدیث
موجب کسر شان نہین نہ یہہ کہ قلت حدیث (جو واقعی امر ہے) اس سے انکار کر جانا ایسا
جواب تو متعصبین کا ہوا کرتا ہے جسکو کوئی اہل انصاف تسلیم نہین کرتا - کوئی ہمارے پیغمبر خدا
صلعم کو امی ہونے سے توہین کرے تو ہمکو کب مناسب ہے کہ ہم امی ہونے سے انکار کر بیٹھین
بلکہ ہمکو امی لقب تو ضرور تسلیم کرنا چاہئے کہ آپ اگرچہ لکھ پڑھ نہین سکتے تھے مگر تمام دنیا مین
جو علوم اب رائج ہین تتمہ آپ کے علم کا ہین - ہزارون علماء نے آپ کے علم کی
شرح کرنا چاہا مگر کسی نے انتہا نہ پائی - (۱۴) بحث انکار سلطان روم مین اڈیٹر صاحب
نے فاضل ممدوح کو خوشامدی کہا یہہ غلط فہمی ہے بادشاہون کی تعریف کرنا خوشامد

ہوتا ہے۔ پس اثبات خلافت والے خوشامدی ہو سکتے ہین نہ انکار والے (۱۵) نواب صاحب
والی ریاست بھوپال کے شعر ؎ مقلد تا خراب بادہ آرا پرستی شد۔ بکوئے آشنایان سخن
بیگانہ مے آید۔ مین غلط فہمی کر کے منصفین حنفیہ کو بھی ایسے مقلدون مین شامل کر دیا حالانکہ
یہہ سنت کے دشمنون کا رد ہے۔ (۱۶) مولانا سید نذیر حسین صاحب پر مکہ معظمہ مین طرح طرح
کی اذیتین ہونا بیان کر کے ان اذیتون پر انکی توہین و تذلیل کرتے ہین حالانکہ یہہ غلط فہمی ہے
صدہا بزرگان دین کو لوگون نے اذیتین پہونچائین مگر کوئی ذلیل نہین ہوا۔ خود ابو حنیفہ قید خانے
مین ہی انتقال فرما گئے۔ کیا اڈیٹر صاحب کے نزدیک امام صاحب (خدانخواستہ باشد) بھی ذلیل
و خوار تھے آپ حنفی ہو کر اپنے امام کی نسبت ایسا اعتقاد رکھہ سکتے ہین؟ ۹۔ اس ضد نے
فاضل ممدوح سے اڈیٹر صاحب کو بیجا مخالفت اور نکتہ چینی پر مجبور کیا حالانکہ یہہ
کوئی مردانگی نہین ہے اڈیٹر صاحب نے خود اپنے اخبار نمبر ۲۵ جلد ۸ مطبوعہ ۱۷ جون کے صفحہ ۲
کالم تیسرے کی آخر سطر مین فرمایا ہے "یون تو ایک عمدہ سے عمدہ فقرہ پر نکتہ چینی ہو کر حاشیہ
چڑھ سکتے ہین" اس قسم کی بیجا نکتہ چینیان اڈیٹر صاحب نے بہت سی کی ہین منجملہ اونکے (۱۷)
اشاعۃ السنہ نمبر اول جلد ہفتم معمول سے تین ماہ بعد نکلا۔ حالانکہ اشاعۃ السنۃ کی دیر مین
نکلنے کی وجوہات پر (جو اشاعۃ السنہ نمبر (۱۰) جلد (۶) مین موجود ہین) توجہ نہ فرمائی اور نہ
یہہ خیال کیا کہ یہہ کوئی ملکی اخبار نہین ہے جو دیر مین نکلنے سے بے لطف ہو جائے یہہ تو مذہبی
رسالہ ہے جو کبھی بے مزہ نہین ہو سکتا۔ اس ضد کا برا ہو اس نے اڈیٹر صاحب سے
بزرگان دین کی بہت توہین کرائی منجملہ اونکے۔ (۱۸) مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب
کی مذمت مین شعر تصنیف فرمایا اور وہابیون کا گرو۔ لامذہب وغیرہ الفاظ تو تکیہ کلام ہو گیا ہے
اور خود ہی سباب المومن فسوق فرماتے ہین اس سے محض دلشکنی فاضل ممدوح کی منظور
تھی ورنہ نہ تو مولانا ممدوح نے حنفیون کی مذمت کی نہ امام صاحب کو برا کہا خود اڈیٹر صاحب
بھی مولانا ممدوح کو اچھا سمجھتے تھے۔ اس ضد نے اڈیٹر صاحب سے ناانصافی
بھی حد سے زیادہ کرائی۔ از انجملہ (۱۹) اپنا ہر دعوی تو بلا دلیل چھوڑتے جاتے ہین
حتی کہ فاضل ممدوح اور انکے ہمذہبون کو مقلد عبد الوہاب کا فرماتے ہین مگر جب انہی کی دلیل
سے فاضل ممدوح نے حنفیون کو مقلد عبد الوہاب کا لکھا تو لگے دلیل طلب کرنے

اور یہہ نہ جانا کہ اُسی دلیل سے فاضل ممدوح نے ہمکو عبدالوہاب کا مقلد بنایا جس دلیل سے فاضل ممدوح کو بنایا تہا۔ اس ضد نے اڈیٹر صاحب کو اصول وقایع نگاری کا بھی مخالف بنایا۔ چنانچہ (۲۰) مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب کی نسبت بلا تحقیق محض غلط خبرین طبع کردین اور جب ان خبرون کی تکذیب بدلایل ہوگئی اور روبکار پاشا و مکہ کا فوٹوگراف آگیا تو بہی اپنی خبرون کی تکذیب کی اور نہ روبکار مذکور کی نقل کی۔ یہہ امر اصول وقایع نگاری کے بالکل مخالف ہے۔ (۲۱) وکیل احمد صاحب کی خلاف تہذیب تحریرات درج اخبار فرمائین مگر اونکا جواب از جانب فاضل ممدوح جو مہذبانہ تہا باجرت بہی اوسکو اپنے اخبار مین نہ طبع فرمایا۔ یہہ بلا کا تعصب اور خلاف اصول وقایع نگاری ہے۔ (۲۲) عزت علی گورکہپوری کی مفسدانہ وغیر مہذبانہ تحریر کو اپنے اخبار مطبوعہ ۲۔ جون ۱۸۸۶ء مین طبع فرمایا اسمین اُسنے لاکہون اہل حدیث کو مجوس امت کا لکہا جس سے لاکہون مسلمانون مین جوش پیدا ہے یہہ مفسدانہ تحریرات کا طبع ہونا بالکل خلاف اصول وقایع نگاری ہے۔

یہہ لوگ اپنے پاک اور حق مذہب حنفی کو کیسا بدنام کرتے ہین اور باوجود اسکے اپنے تئین چست و چالاک حنفی لکہتے ہین۔ ایک ملا علی قاری حنفی تہے جنہون نے محدثین کے انگلی اُٹہانے کے فعل کی مذمت کیدانی کے خلاصہ مین دیکہہ کر سید انی کا مرتد و کافر ہونا اپنے رسالہ تزئین العبارۃ لتحسین الاشارۃ مین تجویز فرمایا۔ ایک یہہ چست حنفی ہین کہ جب تک اہل حدیث کی تکفیر نہ کرلین گالیان نہ دے لین جب تک اپنے تئین چست حنفی نہین سمجہتے ؎ یہ بین تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا۔ ہم ان چست حنفیون کے عقاید بالکل اگلے حنفیون کے عقاید سے برخلاف پاتے ہین جس سے ہم کہہ سکتے ہین کہ ان مصنوعی چست حنفیون کے مذہب کے بانی کو حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور پیشین گوئی وبہا یطلع قرن الشیطان فرمایا ہے مذہب محدثین کے بانی تو خود رسول خدا صلعم ہین وہ کیونکر اسکے مصداق ہو سکتے ہین سچا حنفی صرف زبانی دعوی سے نہین ہو سکتا ہے تاوقتیکہ اپنے عقاید ابو حنیفہ رح کے عقاید کے مطابق نہ بنا وے۔ اس مضمون کی ایک عبارت ہم شاہ عبدالعزیز صاحب

محدث دہلوی (جو مستند عند الحنفیہ بھی ہین) کی تفسیر فتح العزیز سے تبرکاً نقل کرتے ہین بعضے فرقہا خود را بہ یکی ازین ہر چہار گروہ کہ صاحب طریق مستقیم اند منسوب می کنند و خود را متبع آن بزرگ انگارند حالانکہ این طریق را گذاشتہ در طریق شیطانی منہمک گشتہ اند پس بسبب این نسبت طریق کج آنہا در نظر مردم طریق مستقیم می نماید و در حقیقت بہرہ از طریق مستقیم ندارد مثل یہود و نصاریٰ کہ خود را از اتباع موسیٰ و حضرت عیسیٰ می انگاشتند و از راہ آن دو بزرگ بعد المشرقین دور افتادہ و در امت ما فرقہ شیعہ خود را بائمہ اہل بیت نسبت می کنند و بوی از عقاید و اعمال و اخلاق آن بزرگان در خود ندارند و ہمچنین مداریہ و جلالیہ و دیگر مقبیدان و ملحدان کہ خود را سہروردی و قادری و چشتی میگویند و اعمال و اشغال اصلاً مناسب بارباب این طریق ندارند۔ انتہی" مقام غور ہے کہ موسیٰ و عیسیٰ و اہل بیت علیہم السلام کی زبانی تابعدار گمراہ ہون اور ابی حنیفہ رح کی زبانی تابعدار حنفی کہلاوین اگر سچا حنفی بننا ہے تو بدعات و رسومات و اہل حدیث سے بغض و عناد تبرا و فساد ترک کرکے امام صاحب کے عقاید رکھین ورنہ زبانی دعوی سے کبھی حنفی نہین ہو سکتے۔ آن چست حنفی کی تحقیق کا یہہ حال ہے کہ مولوی ارشاد حسین صاحب کو صاحب ایضاح الحق لکھتے ہین حالانکہ ایضاح الحق مولانا شہید محمد اسمعیل مرحوم کی ہے ایسے ہی چست حنفیون نے پاشا مکہ معظمہ کے روبرو جامع الشواہد (جو ایسے ہی چست حنفیون کی تصنیف ہے) کو مولانا نذیر حسین صاحب کی تصنیف بتلایا جب ان چست حنفیون کے ایمان و انصاف کا یہہ حال ہے تو سست حنفیون کا کیا ٹھکانا ہے جبکہ مخالفت اہل حدیث مین جھوٹھہ و ہود کا ہی جائز بلکہ ایسی عبادت جو حرم محترم مین ادا کرنے کے لائق تصور کیجاوے تو انکی اصلاح کی امید کیا ہے۔ عزت علی گورکھپوری نے ایک ولی اللہ (مولانا نذیر حسین صاحب) کو جھوٹھہ

کی تہمت لگائی خدا نے اسی جرم مین گرفتار کر کے تمام دنیا مین حشر تک خود بدولت ہی کو بدنام کیا سچ ہے ؎ چون خدا خواہد کہ پردہ کس درد - میلش اندر طعنہ نیکان کند

اب ہم اپنے اس مضمون کو ختم کرتے ہین اور اڈیٹر صاحب نے جو اس ضد مین بے اعتدالیان فرمائین ہم نے مشتے نمونہ از خروارے اجتلا دین اگر سب کا ذکر کرتے تو ایک دفتر ہو جاتا ہم اڈیٹر صاحب کی جناب مین بادب عرض کرتے ہین کہ ہمنے آپ کی ان تحریرات کو دیکھا آپ کے اکثر بلا دلیل دعوی پائے - فاضل ممدوح کی دلایل کا جواب درکنار انکا ذکر تک بھی آپ نہین کرتے ہین پھر یہہ کیا مباحثہ - آپنے چند الزام بلا دلیل سنے سنائے (جیسے توہین امام توہین سلطان توہین مذہب لامذہب وہابی فتنہ انگیز مفسد وغیرہ) لگا کر اسی بنیاد پر دو چار پھبتیان ایک دو تمسخرانہ کلمات کچھہ ہجو کے اشعار دس بارہ گالیان لکھہ کر عہدہ برائی چاہتے ہین یہہ کب ممکن ہے - گو عوام آپ کی تحریر کو شاید جواب فاضل ممدوح کہین مگر اہل بصیرت کی نظر تو دلایل پر ہے وہ ایسی پراگندہ تقریر آپ کی کب سنینگے کیا دنیا مین مہذبین و منصفین کی کمی ہے - پس یا تو آپ واسطے مباحثہ کے کوئی عالم تجویز کر دیا خاموشی اختیار کیجئے اور اگر یہی طریقہ کج بحثی کا آپ نے جاری رکھا اور گندہ مضامین جیسے چست خفی کے ہین) کا طبع کرنا موقوف نہ کیا تو آپ کا اخبار بھی مثل اخبار نور الانوار کے متعصب و بے وقعت ہو جائیگا اور آپ کو پیچھا چھوڑانا مشکل پڑیگا اگرچہ فاضل ممدوح نے آپ کو قابل خطاب نہ تصور فرما کر خطاب آپ سے چھوڑ دیا مگر دنیا مین کیا اور اہل حق کم ہین -

آپ نے فاضل ممدوح کی پر زور علمی تقریر ملاحظہ فرمائی - کوئی انکا جواب دینے والا ہے ؟ بڑے بڑے علماء ساکت ہین - انکی منصفانہ و مدلل تحریرات پر فاضل اجل جناب مولوی عبد الحی صاحب نے از راہ انصاف و مقتضائے کمال کبھی نکتہ چینی نہین کی - اگر وکیل احمد صاحب نے کچھہ عامیانہ خیالات ظاہر فرمائے تو اوسکا نمبر ۳ و ۴ و ۵ اشاعۃ السنہ جلد ۱۰ مین جو حال ہوا - وہ آپنے دیکھا - امید ہے کہ ہماری دوستانہ نصیحت پر آپ خیال فرما کر مذہبی چھیڑ چھاڑ سے باز آوینگے - ہم اس بات کا وعدہ کرتے ہین کہ اگر آپ نے آیندہ خاموشی اختیار کی تو اس طرف سے کبھی اشاعۃ السنہ مین آپ کی مزاج پرسی نہ ہوگی - آیندہ آپ کو اختیار ہے +

راقم - ابو محمد جمال الدین ڈاکٹر کھوری ضلع ساگر

مضمون دیگر بجواب مشیر قیصر

حرف مطلب کو میرے سن کی بصد ناز کہا
ہم سمجھتے نہین بکتا ہے یہہ سودائی کیا

چند عرصہ سے بعض امور مذہبی مین اڈیٹر صاحب اخبار **مشیر قیصر** اور جناب مولانا مولوی ابو سعید **محمد حسین صاحب** فاضل لاہوری مین باہم تحریرات ہو رہی ہین جسپر اس عاجز نے نہایت ایمانداری و انصاف سے ایک محاکمہ لکھا جسکا نصف اول اشاعۃ السنہ نمبر ۵ جلد ۷ مین طبع ہوا چونکہ وہ فیصلہ اڈیٹر صاحب کے خلاف تہا اسواسطے اونہون نے اپنے ۱۴ جولائی ۸۴ء کے اخبار مین اپنی ناراضی ظاہر فرمائی - اور کمترین کو متعصب دروغ گو اور ناانصاف فرمایا - ہم بکمال ادب اڈیٹر صاحب سے ملتمس ہین کہ آپنے ہماری جس بات کو دروغ و اتہام فرمایا ہے - ہم ابہی اُسکی تصحیح کرے دیتے ہین - مگر آپ اس قسم کی باتون (جن کو آپ دروغ و اتہام فرماتے ہین) سے آیندہ احتراز فرماوین کیونکہ آپکی تحریرات کا دارومدار اسی قسم کی باتون پر ہے چنانچہ آپکی اس مختصر تحریر مین بہی بکثرت موجود ہین - مین مشتے نمونہ از خروارے چند باتون کی ایک فہرست لکھتا ہون میرا مقصود اس سے صرف یہی ہے کہ آپ آیندہ سے ایسی باتون سے اجتناب فرماوین - مگر مین ان باتون کو غلط کذب دروغ باطل اتہام وغیرہ اپنی زبان سے بسبب تہذیب و پاس ادب آنجناب نہین کہہ سکتا - صرف خلاف واقعہ امور سے تعبیر کرتا ہون ؎ نام رکھینگے وہ ہم لینگے اگر نام جفا - بات شکوہ کی کہینگے تو شکایت ہوگی امید ہے کہ آپ برا نہ مانینگے اور میری اس عجز و انکساری پر رحم فرما کر حق بات کو قبول کرینگے وہ فہرست یہہ ہے -

(۱) آپ کمترین کی نسبت فرماتے ہین کہ "ڈاکٹر صاحب لہوری فرقہ محدثہ کے پیرو ہین علی الخصوص لاہوری صاحب کو تو قبلہ و کعبہ سمجہتے ہین اور اونسے بہت کچہہ اعتقاد رکہتے ہین" اور فاضل ممدوح کی نسبت پیشتر آپ فرقہ جدید لامذہب وہابی غیر مقلد وغیرہ ارشاد فرما چکے ہین تو بزعم خود ہمکو اہلسنت جماعت سے خارج کرکے وہابی لامذہب وغیرہ بنایا حالانکہ یہہ امر واقع کے

بالکل خلاف ہی دیکھو اپنا اخبار مطبوعہ ۱۰ مئی ۱۸۸۱ء کے صفحہ ۴ کے پہلے کالم کو اسمین میں اپنے تئین مقلد لکھا ہے اور یہہ عبارت لکھی ہی "جو مقلدین کہ حدیثون کا کہلے انکار کرتے ہین اونسے مین پناہ انگتا ہون اور ایسے غیر مقلدین جو امام صاحب یا ایمہ پر طعن و بدزبانی کرتے ہین اونکو مین بہت برا جانتا ہون" اسیطرح میں اپنے مضمون محاکمہ مین بہی اپنے تئین قران وحدیث کا تابع کہا ہے۔ اور قرآن وحدیث کے اتباع کا دعوی مقلدین حنفیہ کو ہی۔ پس سچے و پکے حنفیہ (جنکی امام رح نے اترکی قولی بحجۃ الرسول فرمایا ہے اور وہ ہماری ہم مذہب و بہائی ہین) کو میری فیصلہ سے ہرگز انکار نہین ہوسکتا۔ ہان لکھنؤ کے کسی جدید حنفی کا کوئی دوسرا چالیس سیپارہ والا قران ہو یا کسی دوسرے جدید نبی کی حدیث پر ایمان و عمل ہو تو وہ کب ہماری فیصلہ پر راضی ہوگا۔ پس ہماری متوسط عقیدہ سے ظاہر ہے کہ منصفین ہر دو فریق ہماری بہائی و ہم مذہب ہین کیونکہ دونو کے اصول پر قرآن وحدیث و مقدم ہی۔ اور متعصبین ہر دو فریق ہماری دشمن ہین یہی جواب ہمارا خدا کے سامنے ہے اڈیٹر صاحب ہماری عقیدہ پر گواہ رہین — رباعی —

قرآن وحدیث مایۂ خاطر ماست پیرایہ جملہ ظاہر و باطن ماست
من خطبہ سنتش بلب داشتہ ام نقد سخنم سکۂ پیغمبر ماست

(۲) آپ میری نسبت فرماتے ہین کہ مولوی لاہوری صاحب کو تو یہہ قبلہ و کعبہ سمجھتے ہین مین حلفاً کہتا ہون کہ یہہ محض خلاف واقع ہی۔ میرا قبلہ و کعبہ وہی ہی جسکو اللہ تعالی نے مسلمانون کا قبلہ بنایا۔ آدمیون کو قبلہ بنانا کفر ہے۔ لکھنؤ کے بازاری ہر ایک کو بطور تکیہ کلام قبلہ و کعبہ کہتے ہین یا القاب و آداب مین قبلہ و کعبہ لکھتے ہین مین انکو برا سمجھتا ہون۔

فاضل ممدوح کو ایک زبردست عالم سنت جماعت کا جانتا ہون۔ کتاب و سنت کے موافق قول انکا ہو یا کسی مقلد حنفی کا حنفیہ یا محدث کا امام یا مجتہد کا پیر یا اوستاد کا ماننا واجب جانتا ہون مخالف کتاب و سنت کے اونکا یا کسی دوسرے کا قول قابل رد سمجھتا ہون۔ اور جو لوگ کسی عالم مجتہد امام پیر اوستاد کے قول کو باوجود مخالفت قران وحدیث کے واجب الاتباع جانتے ہین اُن لوگون نے اُس عالم کو قبلہ و کعبہ درکنار اپنا خدا بنا لیا ہے مین نہین کہتا بلکہ خود اللہ تعالے سورہ برات مین فرماتا ہی۔ اتخذوا احبارھم ورھبانھم۔ الخ اسکو

آپ کے بڑے بڑے علماء حنفیہ رحمہم اللہ نے لکھا ہے۔ شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی کی تفسیر و شاہ ولی اللہ صاحب کی عقد الجید اور قاضی ثناء اللہ صاحب کی تفسیر مظہری کو دیکھو ان کی تحقیق پر آپ کو بھی بڑا اعتماد ہے۔

(۳) آپ اشاعۃ السنہ کی نسبت فرماتے ہیں کہ "مسلمانوں کی سب و شتم سے بھرا ہے" یہہ محض خلاف واقع ہے۔ باوجود فاضل ممدوح کی استہاد منیر کے آپ نے ایک بھی گالی اس رسالہ میں نہ نکالی۔ (۴) آپ فرماتے ہیں "علماء بمبئی کے مناظرہ پر فاضل ممدوح نے اڈیٹروں کو گالیان دیں" خلاف واقع ہے۔ (۵) آپ مواخذہ مکہ مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب کی نسبت فرماتے ہیں کہ "فاضل ممدوح خود ہی تو اسکو غلط لکھتے ہیں اور خود ہی اوسکو صحیح کہتے ہیں"۔ خلاف واقع ہے جسکو غلط لکھا ہے اوسکو صحیح نہیں کہا اسیطرح بالعکس۔ (۶) آپ فاضل ممدوح کی نسبت فرماتے ہیں کہ "پاشاء حرم و علماء حرم و سلطان المعظم کے ساتھہ دشنام دہی و تمسخر و توہین سے پیش آتے ہیں" خلاف واقع ہے اسکا ثبوت پیش کیجئے (۷) آپ خاکسار کی نسبت فرماتے ہیں کہ "تمنے فاضل لاہوری کی دعوی کا مدلل و موجہ ہونا کچھہ بھی ثابت نہ کیا" واقع کے خلاف ہے تمنے امور متنازعہ فیہ کے بیان میں ہر ایک دعوی پر بحث کی اور فاضل ممدوح کی دعاوی کا مدلل ہونا ثابت کیا ہے۔ آپ نے بھی اسکو تسلیم کر لیا لب تک نہ ہلائی۔ (۸) آپ فرماتے ہیں "اہل حدیث کا مسجدوں میں آنا بنا بر فساد قرار پایا" یہہ خلاف واقع ہے۔ دیکھو معاہدہ علماء فریقین دہلی جسمیں اسکو امن قرار دیا ہے (۹) آپ فرماتے ہیں "اشاعۃ السنہ میں پیری مریدی پر طعن اور اسکی برایان حنفیہ کی توہین کی غرض سے لکھی جاتی ہیں" ؎ جھوٹھ ہو یا غلط ہو بہتان ہو مطلب اپنا تو صرف شہرت ہے اے میرے معزز اڈیٹر صاحب! مضمون پیری مریدی تو پنجاب کے اہل حدیث کی دو گروہ کا جو باہم اختلاف تھا انکی اصلاح و اتفاق کیواسطے لکھا گیا ہے۔ آپ اس مضمون کی شروع کو صفحہ ۳۵ نمبر ۴ جلد ۶ اشاعۃ السنہ کو دیکھو۔ (۱۰) آپ فرماتے ہیں "اشاعۃ السنہ میں حنفیہ کی توہین کی غرض سے امام ابو حنیفہ رح کی برائے نام تعریف جس سے توہین مترشح ہو درج کیجاتی ہے" یہہ خلاف واقعہ ہے ثبوت عنایت ہو۔ (۱۱) "اسی غرض سے امام ابو حنیفہ رح کی قلت حدیث

کا ذکر کیا جاتا ہے۔ نہین بلکہ ابو حنیفہ رح کے دشمنون کے طعن کے جواب مین امر واقعی بیان کیا جاتا ہے (۱۲) اسی غرض سے کتب حنفیہ پر ریویو لکھتے ہین" خلاف واقعہ ہے آپ ثابت کیجئے اور یاد رکھئے اہل حدیث قرآن وحدیث سے حق مسایل بیان کرتے ہین نہ انکو کسی امام کی توہین سے مطلب نہ کسی کے مذہب کے روسے سروکار مسایل حدیث سے بعض مسایل فقہ حنفیہ (جو خلاف کتاب وسنت ہین) کی خود بخود تکذیب ہو جاتی جس سے مقلدین اونپر طرح طرح کے الزام واتہام لگاتے ہین۔ اذیتین پہونچاتے ہین۔ مسجدون سے نکلواتے ہین مگر افسوس ہے کہ اُن مسایل ہی کو موافق قرآن وحدیث کے نہین کرلیتے۔ (۱۳) آپ اس عاجز سے فرماتے ہین کہ" آپ ایمان سے کہین کبھی رسالہ لاہوری مین سوائے حنفیہ کے کسی غیر مقلد کو بھی کوئی نصیحت کیجاتی ہے" جناب اڈیٹر صاحب ہم آپکو ان خلاف واقع امور کے لکھنے مین زیادہ الزام نہین دیتے کیونکہ مخالفت اہل حدیث سے بقول آپ کے" اپنے تعصب سے مجبور ہوگئے" کیونکہ حبك الشئ یعمی ویصم "آپ کو بدیہات کے انکار سے بھی کچھ پرواہ نہین آپ ہمسے ایمان سے پوچھتے ہین ہم حلف سے بیان کرتے ہین کہ آپ کا یہ امر خلاف واقع ہے بیشک اشاعۃ السنہ مین بہت مقامات مین اہل حدیث (جنکو آپ غیر مقلد کہتے ہین) کو نصیحت کی گئی ہے اسی مضمون پیری مریدی ہی کو دیکھ لیجئے (۱۴) جناب اڈیٹر صاحب لاہور کی کسی مسجد مین آپ سے اور کسی نمازی سے لڑائی ہو پڑی ہو تو کچھ آپکی تیز مزاجی سے بعید نہین ہے مگر فریق ثانی (جسنے ابو حنیفہ رح کو برا کہا) کا اہل حدیث ہونا خلاف واقع ہے آپ سے کسی نے غلط کہدیا ہوگا یا آپ بھول گئے ہونگے کیونکہ حدیث مین سباب المومن فسوق وارد ہے اور میت کو برا کہنا حدیث سے منع ہے اہل حدیث کب برا کہہ سکتا ہے اور مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب کا فتوی مطبوعہ مشہور ہے کہ" امامون کا برا کہنے والا پھوٹا رافضی ہے" خصوصاً امام ابو حنیفہ رح (جنکا احسان اہل حدیث پر بسبب قول اترکوا قولی بخبر الرسول بہت بڑا ہے) کو کب برا کہہ سکتا تھا۔ غالباً وہ کوئی عام مقلد ہوگا کسی مولوی یا پیر کے سکھلانے سے امام صاحب پر طعن کرتا ہوگا۔ کیونکہ پڑھے لکھے اکثر مقلد پیرون اور مولویون کے کہنے سے حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہین (جس سے پیغمبر خدا صلعم پر توہین لازم آتی ہے) تو ایک عام مقلد امام صاحب کی عزت کو کیا سمجھیگا۔

* اور کم سے کم ایک کتاب حنفیہ کا نام بتایئے جسپر اشاعۃ السنہ مین ریویو لکھا گیا ہے ورنہ ایسی جرات مصداق ع
چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد ۔ سے ہوتی ہے ۔ ۱۲

(۱۵) آپ نے عاشق حسین صاحب کے واقع کو جو لکھا یہہ صحیح نہین معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ اہل حدیث کا قران وحدیث وایمان ہے اور درود شریف کی فضیلت دونو سے ثابت ہے پس دنیا مین کوئی ایسا اہل مذہب ہوگا جو اپنے دین وایمان کو برا کہے۔ (۱۶) آپ فرماتے ہین "ابتدا تمہید ہی کی فاضل ممدوح سے ہوئی" خلاف واقع ہے ثبوت دیجئے۔ (۱۷) فاضل ممدوح نے مولوی محمد یعقوب صاحب کی نسبت بعض باتین مفسدہ شر آمیز لکھین" ثابت کیجئے کب اور کیا۔ (۱۸) آپ خاکسار سے فرماتے ہین "ہمنے فاضل ممدوح کو کافر وجاہل نہین کہا" یہہ آپکا انکار خلاف واقع ہے آپ خود کافر وجاہل اپنے اخبار مطبوعہ ۸ جنوری ۱۸۹۴ء مین لکھ چکے ہین صفحہ ۴ کے حاشیہ پر آپ نے لکھا ہے "مولوی ہوری کا کفر توڑین" اور صفحہ ۳ کالم ۳ سطر ۲۷ مین لفظ جاہل آپ خود لکھ چکے ہو زیادہ ثبوت درکار ہو تو اپنی گالیون کی فہرست اشاعۃ السنہ نمبر ۲ جلد ۷ مین ملاحظہ فرمالیجئے ؎ از خدا خواہیم توفیق ادب ۔ بے ادب محروم گشت از لطف رب + (۱۹) آپ فرماتے ہین "غلط مقدمات سے استدلال کرنا اور کٹہ حجتی کئے جانیکا مناظرہ مجھکو نہین آتا" آپکا مناظرہ آپ کی تحریرات سے سراسر اسی قسم کا ظاہر ہوتا ہے چنانچہ آپ نے مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب کے جعلی توبہ نامہ کو مقدمہ بنا کر ابتک اسپر استدلال کئے فاضل ممدوح کی نسبت کفر توڑنا ہی اسی سے فرمایا اسیطرح اہل حدیث کو وہابی (جو محض غلط ہے) فرمایا۔ اور اس غلط مقدمہ پر بہت سے بے اصل استدلال سے اپنے اخبار کو زینت دیا کرتے ہین یہی حال آپ کے تمام مناظرہ کا ہے (۲۰) آپ مسایل مذہبی مین دخل در معقولات سے انکار فرماتے ہین حالانکہ مسئلہ مجدد وخلافت (جو بالاتفاق مذہبی ہے) مین بحث فرمائی (۲۱) آپ فرماتے ہین کہ "فاضل ممدوح خواہش نفس سے حلال کو حرام کر دیتے ہین جیسا کہ انہی تصویرات وغیرہ کے باب مین نواب صاحب کی تائید کی" رباعی سخن چین را تو انم چارہ کرد ۔ کہ تا من خود نگویم او چہ چید ۔ دلے از مقتری نتوان برآمد ۔ کہ او از خود سخن ہے آفرید + جناب اڈیٹر صاحب یہہ خلاف واقع ہے فاضل ممدوح کی نسبت آپنے فرمایا کیا روز حشر کو آپکا اور اونکا فیصلہ نہ ہوگا کیا وہ اسکا عوض آپسے نہ لینگے ؎ ہاتھ ہووے گا میرا اور تیرا دامان ہوگا ۔ چاک جب صبح قیامت کا گریبان ہوگا + ہم آپکے سر پر حلف رکھکر پوچھتے ہین کس مسئلہ مین حلال کا حرام کر دیا۔ ہرگز تصویر کو فاضل ممدوح نے حلال نہین فرمایا (۲۲) آپ فاضل ممدوح سے فرماتے ہین "سچی خبرون کے لکھنے پر بلا وجہ کٹہ حجتی کی" یہہ بھی

خلاف واقع ہی۔ آپنے غلط خبرون کے شایع کرنے پر مواخذہ کیا جن خبرون کی تصحیح آپنے آجتک نہ ہوسکی
جناب اڈیٹر صاحب یہہ مردانگی نہین ہی کہ ماری غصہ کے آپ خلاف واقع امور کہنے لگے بلکہ ؎ بہ
مردان کس ست از روی تحقیق ۔ کہ چون خشم آید ش باطل نگوید + (۲۳) آپ فرماتے ہین ہمنے تصویر
کے باب مین نواب کو نصیحت کی یہہ امر واقع کے بالکل خلاف ہی۔ نواب صاحب بھوپال
دام اقبالہم آپکی نصیحت کے محتاج نہین ہین وہ کونسی نصیحت باقی رہی جو اونہون نے خلق کو نہین فرمائی
تصانیف اونکی دنیا بھر مین مشہور ہین۔ علاوہ ازین آپنے نصیحت کی طور پر کب فرمایا بلکہ عادتاً وحاسداً
عیب چینی فرمائی جیسا کہ آپکی عادت ہی۔ آپکو اہل حدیث سے دلی عداوت و پرخاش رہا کرتی ہی اونکے
عیبون کی تلاش رات دن رہتی ہی ؎ چون خدا خواہد کہ پردہ کس درد۔ میلش اندر طعنہ پاکان برد +
اور جب کچھہ بھی نہین پاتے تو حاسدون کی جھوٹی خبرون ہی سے اپنے دلکے پھپھولے پھوڑتے ہین جیسا کہ
تصویر کے باب مین آجتک جھوٹون کی تائید کرتے چلے جاتے ہو۔ اسیطرح ہر ایک بات پر الجھہ
پڑتے ہو ؎ یہہ الجھہ پڑنے کی خدا چھی نہین۔ بے محابا گفتگو اچھی نہین + اسیطرح جھوٹی توبہ نامہ
سید محمد نذیر حسین صاحب کو درج اخبار فرماکر اہل حدیث کو پیٹ کر کھلواتے سناتے
چلے جاتے ہو اور جب جھوٹی خبرین بھی اہل حدیث کی نسبت نہین ملتی ہین تو سیدھی سادھی اونکی
باتون کو زبردستی اولٹی بناکر چھیڑ چھاڑ سے باز نہین رہتے۔ چنانچہ ابھی فاضل ممدوح کے رمضان مین
شملہ جانے پر اپنی بدظنی سے رمضان گذاری کا عیب لگایا اور یہہ خیال نہ فرمایا کہ بجز رمضان گذاری کے
کوئی دوسرا بھی سبب شملہ جانیکا ہوسکتا ہے ؎ چشم بد اندیش کہ برکندہ باد۔ عیب نماید ہنرش
در نظر + اسیطرح نواب صاحب بھوپال دام اقبالہم کے ایک عمدہ پر مضمون سیدھے سادھے شعر پر بدظنی
سے اولٹے معنی لگاکر اعتراض کر دیا ہے ؎ ہنر بچشم عداوت بزرگ تر عیب ست۔ گل ست
سعدی و در چشم دشمنان خارست + خلاصہ یہہ کہ آپ کو اہل حدیث سے بڑا بغض و حسد ہی جسکا نتیجہ
دین و دنیا مین اچھا معلوم نہین ہوتا۔ اسلئے اہل حدیث سے دل صاف کیجئے ؎ کرے نہ یار اگر دل کو
صاف کینہ سے + عزیز! موت بھلی پھر تو ایسے جینے سے۔ آپ خود انصاف فرمائیے کہ ریاست بھوپال
مین بطفیل نواب صاحب بتوارث رونق دین اسلام ہی اوسکا عشر عشیر بھی تو کسی مسلمانی
ریاست مین نہین ہی آپسے تو آپ ذرہ ذرہ سی باتون پر نکتہ چینی و عیب جوئی کرتے ہین اور جن

نوابون رئیسون کے یہان شرک بدعت رسومات جاہلیت فسق و فجور ہوا کرتے ہین اور جنکی تصانیف کے دیوان پڑھے رندانہ اشعار اور شرک و بدعت سے مملو ہین اونکو نصیحت تو درکنار اونکی تعریف و ثنا مین آپکے اخبار کے کالمون کے کالم سیاہ ہوتے ہین وجہ کیا ہے کہ آپ شاعر ہین اور وہ آپکے ہم مذہب حنفی مقلد ہین کیون صاحب آپکی یہی نصیحت ہے اور ایسے ہی ناصح ہوا کرتے ہین کہ اہل بدعت سے ملت اور اہل حدیث سے عداوت ؎ یون تو ہر ایک سے وہ خلق سے پیش آتا ہے۔ پر ہمین سے نہ کبھی اوسنے کبھی پیار کی بات ✦ چونکہ آپ کی تحریر سراسر خلاف واقع امور سے پُر تھی اسواسطے اسی فہرست کے لکھنے سے تمام تحریر کا جواب خود بخود ہو گیا۔ مگر پاس خاطر آنجناب آپکے بعض شکوک (جو امور اربعہ پر آپنے فرمائے ہین) دفع کئے جاتے ہین۔

امر اول کی نسبت آپنے اپنی پیشتر چھیڑ چھاڑ کرنیکا اقرار فرمالیا ہے ہان اگر فاضل ممدوح نے کچھ آپکی نسبت اس سے پہلے کبھی لکھا ہو تو آپ پیش کرین پھر فرمائیے یہہ شر آپ کی جانب سے ہے تمہین تو کسی جانب سے ؎ عوض بوسہ کی ہمنے گالیان دین یا کہ حضرت نے۔ بھلا انصاف تو کیجئے نکالا کسنے شر پہلے ✦

امر دوم کی نسبت بھی آپ کو اپنے مفسدانہ دعاوی سے انکار نہین ہے بلکہ اہل حدیث کو مسجدون سے نکلوا دینے کے دعوی کا آپکو صریح اقبال ہے۔ گو آپنے بحیلہ رفع شر ہی فرمایا ہو مگر یہہ آپکا قیاس علماء ہر دو فریق رد کرتے ہین (دیکھو معاہدہ دہلی)۔

امر سوم کی نسبت بھی آپ کو اقرار ہے گو آپ بیجا عذر فرماتے ہین کہ پہلے ہمارے علماء کو فاضل ممدوح نے برا کہا مگر ثبوت اسکا کبھی آپسے نہ ہو سکا۔

امر چہارم مین آپنے مدلل تقریر نہ لکھنے کا اقرار کر لیا گو اپنا معمولی بیجا عذر اسمین بھی کیا کہ ہمارا مذہبی اخبار نہین ہے کہ مدلل تقریر کرین۔ پس ہمارے چارون امور باعتراف آن جناب صحیح ثابت ہوئے اسلئے یہہ فیصلہ ہمارا آپ کے نزدیک بھی بحال ہے۔

یہہ جو امر چہارم مین آپنے عذر کیا بوجہ ذیل نادرست ہے (۱) مذہبی اخبار ہو یا غیر مذہبی جبکہ آپنے بحث چھیڑی مدلل لکھنا ضرور ہے۔ (۲) آپ کے اخبار مین اکثر مسایل مذہبی دلایل مذہبی سے لکھے جاتے ہین گو ضعیف ہی دلایل سہی۔ گورکھپوری صاحب نے توبہ کے معنی اور وکیل احمد صاحب نے بحث ایمان وغیرہ آپکے اخبار مین طبع کرائین جن سے آپ کا اخبار مذہبی نہوا۔ تو فاضل ممدوح کے دلایل کے

✦ جو حصہ اول مضمون سابق مین بنمبر رسالہ نمبر ۵ جلد ۷ مذکور ہوا ہے۔

جوابات لکھنے سے کیونکر ہو جاتا۔ اصل وجہ جواب نہ دینے کی سب پر روشن ہے آپ چاہیں جتنا چھپائیں کہیں لیاقت بھی چھپتی ہے ؎ کہلگیا عشق بتاں طرز سخن سے مومن ٭ اب کرتے ہو عبث بات بناتے کیوں ہو ٭ (۳) آپنے مذہبی مسائل مسئلہ مجدد و خلافت وغیرہ میں بحث فرمائی اور بزعم خود دلائل بھی لکھے گو اہل علم انکو دلائل نہ کہیں آپنے بحث مجددین مورخین کی بے اعتباری کی دلیل پکڑی اور بحث خلافت میں مورخین کی مجازی خلافت لکھنے سے احادیث صحیحہ کا انکار کیا جس سے آپ کا مطلب نکلتا تھا۔ (۴) جو مذہبی مسائل کے متعلق بحث نہیں ہے بلکہ اخبارون کے متعلق جیسا کہ توبہ نامہ جعلی کا اثبات بدلائل کیوں نہ لکھا آپ آپکی بناوٹی عذرات کی اصلیت خوب کہلگئی کہ آپ اس کوچہ مناظرہ سے محض نابلد ہیں۔ شاعری و ٹوٹی پھوٹی اخبار چینی کے سوا خیریت ہے گو آپ چاہے جتنا چھپاویں ؎ کی بناوٹ بہت سی باتوں میں ۔ پر کہیں چھپتی ہے چھپائی بات ٭ اب یقین ہے کہ آپ ہمارے فیصلہ پر راضی ہونگے اگر کچھ کلام ہو تو بشوق ارقام فرمائیے ہمنے بھی اہتمام کر لیا ہے آپکی خدمت گذاری کو ہم اپنی تمام ضروریات پر مقدم رکھینگے کیونکہ آپ ہمارے عنایت فرما قدیم ہیں آپکی خاطر ہمکو منظور ہے۔ مگر امور ذیل کی پابندی آپ پر لازم ہے اگر ایک سے بھی تجاوز فرمایا تو آپ کا عجز و شکست تصور کیا جاویگا۔ یہہ امور اسواسطے جتلائے جاتے ہیں کہ آپکی تحریرات کا دارومدار انہی پر ہے جو خلاف قواعد مناظرہ ہیں۔ (اول) خلاف تہذیب کلمہ کوئی نہ ہو (دوم) علماء اسلام جن سے آپکو کد ہے اونکا ذکر طعن طنز سے (نہ استارۃً نہ صراحۃً) نہ آنے پاوے۔ (۳) اپنی اُن باتوں (جو اہل حدیث کے مقابلہ کیواسطے تجویز کر رکھی ہیں اور جنکو مقدمات بنا کر اونسے اپنے اعتبار کے زینت بخشنے والے استدلال واسطے الزام دہی اہل حدیث کی کئے ہیں جیسے اہل حدیث وہابی ہیں توبہ نامہ مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب نے مکہ میں لکھا ہے۔ ابو حنیفہ رح کو نواب صاحب بھوپال و فاضل ممدوح برا لکھتے ہیں وغیرہ) کو اگر میرے مقابلہ میں آپ تحریر کریں تو ہر ایک بات کو پہلے مدلل کر لیں اور ان باتوں کے رد میں جو دلائل فاضل ممدوح نے لکھی ہیں ہر ایک کا جواب دے لیں اگر ایک دلیل بھی بلا جواب آپنے چھوڑ دی اور وہی مردود بات پیش کی تو شکست فاش و کٹھہ حجتی آنجناب متصور ہوگی۔

(۴) ہمارا جواب آپ لکھیں تو ہر دلیل کا اگر ایک بھی دلیل بلا جواب آپنے چھوڑی تو ہمارے مدعا کے ثبوت کو کافی خیال کیجاویگی (۵) آپکی قلم سے جو بات نکلیگی (خواہ ظرافت ہی میں ہو)

ہم آپکی دلیل طلب کرینگے۔ (۶) ہماری آپکی تحریرات امانتداری و دیانت داری پر ہونا چاہئے خلاف حق امور کہنے سے بچنا چاہئے ورنہ آپکے لئے شکست ہی ہوگی + ابو محمد جمال الدین

مسٹر بلنٹ کی رای موید تجویز اشاعۃ السنہ نمبر ۱۱ جلد ۶

(بقیہ عبارت صفحہ ۱۴۹ - کتاب مسٹر بلنٹ فیوچر آف اسلام)

اور معین پولٹیکل نظم و نسق اور ایک خاص اور معین وسعت جغرافیائی اوسکے وجود کی شرط مین داخل ہین اور علاوہ برین محمدیت ایک ایسی قوت ہی جو بلا یکتو ہونیکی نہین رہ سکتی - محمدیت یا تو دوست ہوکر رہیگی یا عدو ہوکر - آیندہ دس برس تک مسلمانون کے لئے کچھہ نہ کرنا گویا اُن سے مخالفت کا ٹھان لینا ہی - اونکی حالت مین بے پروائی اور بیخبری کی قبول کی قابلیت نہین ہی اور وہ ایسی نازک محل کے قریب ہوتی جاتی ہین کہ جہان کم سے کم اونکو دو باتون مین نہایت قوی اور مستحکم پولٹیکل حمایت کی ضرورت واقع ہوگی - خلافت کو دنیوی سلطنت کسی نہ کسی پیرایہ مین خواہ مخواہ قایم رہنے دینا پڑیگا گو وہ شاید سلطنت بطور شہنشاہی کے نہو - اور اگر اس باب مین اور حج مکہ کو آزادی کے ساتھہ پہونچنے مین اونکی حفاظت و حمایت مین کچھہ بھی کمی ہوئی تو پھر یہہ دعوی کرنا فضول اور بے سود ہوگا کہ ہم اونکے اغراض اور تعلقات کی حمایت کرتے ہین یا انکے ساتھہ اپنے فرایض سلطانی کا کوئی حصہ ادا کرتے ہین - یہہ دلیل نہین قایم ہوسکتی کہ اگر ہم مسلمانونکے ساتھہ پولٹیکل جسٹس (انصاف و معدلت) کرینگے تو ہندوستان کی قاعدہ مساوات مذہبی مین کچھہ خلل پڑیگا - پس بعد زوال شہنشاہی عثمانیہ کے (جب کبھی اوسکا وقوع ہو) انگلستان کا طریق عمل اسلام کی نسبت صاف کہلا ہوا اور معین نظر آتا ہی - خلافت کو جو اگرچہ پھر شہنشاہی نہ رہیگی لیکن تاہم ایک خود مختار سلطنت ہوگی - برٹش سایہ حمایت مین لے لینا ضرور ہوگا اور اُسکی پولٹیکل قیام و وجود کی علانیہ ذمہ داری کر لینی ہوگی کہ آیندہ پھر یورپ کا کوئی حملہ اُسمین خلل اندازی نہ کرے اور صفحہ ۱۵۲ مین لکھا ہی - حج کا انتظام بلاشبہ ہماری فرایض کا ایک فوری اور ضروری حصہ ہے اور دنیای اسلامیہ مین ہمارے دباؤ اور رسوخ قایم رکھنے کے لئے ایک مقدم شرط ہی - ہماری سخت غلطی ہے اگر ہم اسمین غفلت کرین باب اول مین جو مینے نقشہ مندرج کیا ہی اوس سے معلوم ہوا ہوگا

* اشاعۃ السنہ نمبر ۳ جلد ۷ مین جو اس عبارات کا نمبر صفحہ ۲۴۹ اور اس سے پہلی عبارت کا نمبر صفحہ ۲۴۶ و ۲۴۲ لکھا گیا ہی وہ غلط لکھا گیا صحیح سب مین بجائے ۲۰۰ کے ۱۰۰ ہے - ۱۲